اللّٰہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان بتوفیق خالق کون ومکان کتاب افزای شاہراہ رشد وہدایت فرحت بخش قلوب علماے [illegible]

[illegible] ۱۲۹۶ [illegible]

تحفۃ الاتقیاء فی فضائل الانبیاء

[illegible] از تالیفات [illegible] غازی پوری [illegible]

مع ترجمہ اردو از جانب مطبع بتصحیح تام وتنقیح مالا کلام از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفی عنہ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

فهرس ما فی تحفة الاتقیاء فی فضائل سید الانبیاء من الابواب

صفحه	ابواب
۵	الباب الاول فی شفقة سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم علی امتہ
۲۲	الباب الثانی فی بیان محبة اللہ تعالی بالنبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم
۲۷	الباب الثالث فی اکرام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکة معہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱	الباب الرابع فی الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علیہ
۴۷	الباب الخامس فی توقیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۵۳	الباب السادس فی حکم المحبة بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
۷۵	الباب السابع فی اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۱	الباب الثامن فی بیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء
۱۲۰	والمرسلین علیہم صلوات رب العلمین
۱۲۴	الباب التاسع فی دعوة سیدنا ابراہیم علیہ السلام لبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومیلادہ
۱۴۳	الباب العاشر فی حلیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵۷	الباب الحادی عشر فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشمائلہ
۱۷۹	الباب الثانی عشر فیما کان علیہ الناس فی الجاھلیة من الضلالة وفی بیان الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعثتہ وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
۱۹۲	الباب الثالث عشر فی علامات النبوة والمعجزات
۲۳۰	الباب الرابع عشر فی المعراج
۲۴۱	الباب الخامس عشر فی شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمة للعلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الانبیاء والمرسلین علیہم

سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جس نے نبیوں اور پیغمبروں کو بھیجا۔ اُن سب پر

الصلوات منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجات

خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ اُنہیں سے بعض کے ساتھ اللہ تعالے نے کلام کیا اور بعض کے درجے بڑہائے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واعوذ

مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالے کے سوا اور کوئی معبود برحق نہین۔ وہ ایک ہے اُسکا کوئی شریک نہین اور

باللہ من الخیالات المخترعات واشہد ان محمدا

نئے خیالات سے خدا کی پناہ مانگتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ محمد

عبدہ ورسولہ الذی ہدانا سبیل الحق وحفظنا

خدا کے بندے اور اُسکے ایسے رسول ہین کہ جنھوں نے ہمکو حق کا رستہ دکھایا اور ہمکو

عن الضلالۃ والظلمت صلی اللہ علیہ صلوۃ

گمراہی اور تاریکیون سے بچایا اللہ تعالے اُن پر ایسا درود بھیجے

۳

دائمة لا تنفد كما لا تنفد ما في علم ربي من الكلمت

کہ جو دائم رہے فنا نہو۔ جسطرح وہ کلمات فنا نہین ہوتے جو میرے پروردگار کے علم مین ہین

وعلى اله واصحابه الذين اوضحوا مناهج الصدق

اور آنکے آل واصحاب پر بھی رحمت نازل کرے۔ جنھون نے راستی کے طریقے ظاہر کردیے

وفتحوا لنا ابواب الحسنات اما بعد فيقول العبد

اور نیکیون کے دروازے کھول دیے۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ بندہ

المفتقر الى رحمة رب العلمين وشفاعة سيد

محتاج رحمت پروردگار عالم و شفاعت سید

المرسلين ابو الطيبات محمد عبد الواجد

المرسلین ابو الطیبات محمد عبد الواجد

التولوي الغازيفوري ابن المنشي محمد نصير

ساکن موضع تولی ضلع غازیپور خلف منشی محمد

الدين صانهما الله عن الافات والشرور

نصیر الدین۔ (خدا ان دونون کو آفتون اور برائیون سے محفوظ رکھے اور

جمعهما تحت لواء الحمد يوم ينفخ في الصور ان الله

صور پھونکے جانے کے دن دونون کو لواء الحمد کے نیچے اکٹھا کردے) یہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

وملائكته يعتنون باظهار شرف النبي الكريم و

اور اسکے فرشتے نبی کریم کی بزرگی کے اظہار مین اہتمام اور

تعظيم شانه العظيم كما قال العلامة البيضاوي

آنکی شان برتر کی تعظیم کرتے ہین چنانچہ علامہ بیضاوی

فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهٖ تَعَالَىٰ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّونَ

اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر میں ان اللہ و ملائکتہ یصلون

عَلَى النَّبِيِّ وَاِنَّهٗ تَعَالَىٰ اَنْعَمَ عَلَيْنَا اِذْ بَعَثَ النَّبِيَّ صَلَّى

علی النبی کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے ہمپر احسان کیا کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَنَا فِي اُمَّتِهٖ خَيْرَ الْاُمَمِ فَنَحْنُ

اللہ علیہ وسلم کو بھیجا - اور ہمکو آنکی امت میں کیا جو دیگر تمام امتوں سے بہتر ہے بس تو ہم

اَحَقُّ اَنْ نَعْتَنِيَ بِاِظْهَارِ شَرَفِهٖ وَتَعْظِيمِ شَانِهٖ وَاَنْ

اسکے زیادہ مستحق ہیں کہ آپکے اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کریں اور

نُحَدِّثَ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ الْعَظِيمَةِ وَاِنِّي رَاَيْتُ شَوْقَ النَّاسِ

اس بزرگ نعمت کا چرچا کرتے رہیں - اور میںنے لوگونکا شوق

بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ اِلَىٰ ذِكْرِ اَوْصَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(اللہ تعالے کے فضل سے) ذکر اوصاف نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْتُ فِي هٰذِهِ الْاَوْرَاقِ بَعْضَ آيَاتِ

علیہ وسلم کیطرف زیادہ پایا - تو ان اوراق میں بعض آیتیں

الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ وَاَحَادِيثِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ فِي فَضَائِلِهٖ

قرآن عظیم کی اور بعض حدیثیں نبی کریم کی فضائل رسول مقبول میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَوْضِيحِ مَخَارِجِ الْآيَاتِ

(صلے اللہ علیہ وسلم) مع توضیح مخارج آیات

وَالْاَحَادِيثِ وَرَتَّبْتُهٗ عَلَىٰ اَبْوَابٍ وَسَمَّيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ

واحادیث جمع کردیں اور انکو چند ابواب میں مرتب کیا - اور اس کتاب کا نام

بِتُحْفَةِ الْاَتْقِيَاءِ فِيْ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَبِاللّٰهِ

تحفۃ الاتقیاء ـ فی فضائل سید الانبیاء رکھا ـ اللہ تعالے سے

التَّوْفِيْقُ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَالْاِنْتِهَاءِ وَاَرْجُوْ مِمَّنْ يُّطَالِعُهٗ وَ

اسکی ابتدا اور انتہا میں توفیق مطلوب ہے اور میں اسکے مطالعہ کرنے اور

يَنْتَفِعُ بِهٖ اَنْ يَّدْعُوَ لِيْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَحُسْنِ

نفع اٹھانے والے سے یہ امید رکھتا ہوں کہ میرے حق میں دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرے ـ اور حسن

الْخَاتِمَةِ وَاَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنِ الْخَطَاءِ فِيْ تَرْتِيْبِ الْاَبْوَابِ وَالْاَحَادِيْثِ

خاتمہ کا طالب رہے ـ اور میری خطا سے درگزر کرے ـ بشرطیکہ ترتیب ابواب اور احادیث

وَغَيْرِهٖ اِنْ وَجَدَهٗ فَاِنِّيْ مَا اَرَدْتُ مِنْهُ الْفَخْرَ فِي الدُّنْيَا

وغیرہ میں اسے کوئی غلطی معلوم ہو ـ کیونکہ میں نے اس سے دنیوی فخر کا ارادہ نہیں کیا ـ

بَلْ نَوَيْتُ ثَوَابَ الْعَاقِبَةِ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَهٗ

بلکہ ثواب آخرت کی نیت ہے اور میں اللہ تعالے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اسے

لِيْ سَبَبًا لِّشَفَاعَةِ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

میرے حق میں شفاعت سید المرسلین کا وسیلہ بنا دے ـ اللہ تعالے آپ پر اور

عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

دیگر تمام نبیوں اور پیغمبروں پر ـ اور آنکے آل و اصحاب اور

اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۰

ازواج و ذریات پر رحمت نازل فرمائے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ شَفَقَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پہلا باب ـ ہمارے سردار محمد

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُمَّتِهِ

(صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم) کی اپنی امت پر شفقت کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي آخِرِ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ

اللہ تعالی سورۂ توبہ کے آخر میں فرماتا ہے۔ مسلمانو۔ تمھارے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

تمھیں میں کا ایک ایسا رسول آیا ہے کہ تمھارا رنجیدہ ہونا آپ پر گراں گزرتا ہے۔ تمھارے آرام دینے پر حریص

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ

مسلمانوں کے ساتھ نہایت نرم دل اور مہربان ہے۔ اب اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو کہدے کہ میرا خدا مجھے کافی ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا۔ اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ۶

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ

وسلم فرماتے ہیں۔ ہر نبی کی ایک دعا منظور و قبول ہوا کرتی ہے۔

[illegible]

الامام الرازي [illegible]
[illegible] امور ان [illegible] الى
[illegible] البشر [illegible]
الملك [illegible] طاعات [illegible] ودون طاعة
البشر [illegible] الا بالتعبد [illegible] في الاقدام على المعاصي وربما ان
النبوة تفضل من الله يختص بها من يشاء من عباده سواء كان ملكا او
بشرا انتهى ١٢ **قوله** لكل نبي دعوة [illegible] قال الامام النووي
في شرح مسلم بعد نقل الاحاديث التي اشتملت على [illegible]
[illegible] هذه الاحاديث [illegible] بعضها بعضا ومعناها ان لكل نبي له دعوة متيقنة
الاجابة وهو على يقين من اجابتها واما باقي دعواتهم فهم على طمع الاجابة وبعضها
يجاب وبعضها لا يجاب وذكر القاضي عياض [illegible] يحتمل ان يكون
المراد لكل نبي دعوة لامته كما في الروايتين الاخريين والله اعلم وفي هذا
الحديث بيان كمال شفقة النبي صلى الله عليه وسلم على امته ورأفته بهم
واعتنائه بالنظر في مصالحهم المهمة فأخر صلى الله عليه وسلم دعوته الى
اهم اوقات حاجاتهم واما قوله صلى الله عليه وسلم فهي نائلة ان شاء الله من مات
من امتي لا يشرك بالله شيئا ففيه دلالة لمذهب اهل الحق ان كل من
مات غير مشرك بالله تعالى لم يخلد في النار وان كان مصرا على
الكبائر وقد تقدمت دلائله وبيانه في مواضع كثيرة وقوله صلى الله عليه وسلم ان شاء الله
[illegible] على وجه التبرك والامتثال لقول الله تعالى ولا تقولن لشيء اني
فاعل ذلك غدا الا ان يشاء الله والله اعلم انتهى كلام الامام النووي
وقال العلامة القسطلاني في شرح البخاري [illegible]
[illegible] المذكور قال ابن الجوزي
هذا من حسن تصرفه صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] ومن كثرة كرمه ان آثر امته على نفسه ومن
صحة نظره ان جعلها للمذنبين [illegible]
انتهى ١٢

فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً

اور ہر نبی اپنی دعا مین جلدی کر چکا ہے - البتہ مینے اپنی دعا شفاعت

لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ

اُمت کے متعلق روز قیامت کے لیئے چھپا رکھی ہے - یہ دعا انشاءاللہ اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالیگی جو

أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي آخِرِ بَابِ

میری اُمت مین سے اس حالت مین مرگیا ہو کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نکیا ہو - اس حدیث کو آخر باب

إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ مِنْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ مِنْ صَحِيْحِهِ وَعَنْ

اثبات شفاعت مین (جو صحیح مسلم کی کتاب الایمان مین ہے) امام مسلم نے روایت کیا ہے - اور

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انس بن مالک نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ

وسلم تمام آدمیون سے بہتر سب سے زیادہ سخی - اور سب سے زیادہ دلاور

النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ

تھے - ایک رات مدینے کے لوگ یکایک گھبرا اُٹھے - اور

نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

چند آدمی آواز کیجانب چلے تو آنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ

سلم باہر سے واپس تشریف لاتے ہوئے ملے کیونکہ آپ سب سے پہلے اُس آواز کیطرف چل نکلے تھے اور آپ اس گھوڑے پر

لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا

جو ابو طلحہ کی ملک اور ننگی پیٹھ تھا - گلے مین تلوار لٹک رہی تھی اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ تم ہرگز خوف نکرو

قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

اور فرمایا کہ ہمنے تیز روی مین اس گھوڑے کو دریا پایا - یا یہ گھوڑا دریا صفت ہے - راوی کا قول ہے کہ یہ گھوڑا سست چلتا تھا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ شُجَاعَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکو مسلم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب شجاعت مین روایت کیا ہے

مِنْ كِتَابِ الْفَضَائِلِ مِنْ صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ

یہ باب صحیح مسلم کی کتاب الفضائل مین ہے اور لفظ حدیث مسلم کی روایت مین ہین اور روایت

الْبُخَارِيُّ بِمَعْنَاهُ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ فِي بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ

بخاری تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اس کے ہم معنے ہے جسکو بخاری نے باب حسن خلق

وَالسَّخَا مِنْ كِتَابِ الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ وَعَنْ مَالِكِ

وسخا مین روایت کیا ہے اور یہ باب صحیح بخاری کی کتاب الادب مین ہے اور مالک

ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن الحویرث بطور روایت کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت مین آئے

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً

کہ ہم سب ہمعمر نوجوان تھے - اور بیس دن آپکی خدمت مین رہے

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا فَلَمَّا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم خو تھے جب

ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ

آپنے یہ گمان کیا کہ ہم اپنے اہل وعیال سے ملنے کے خواہش مند یا مشتاق ہین تو آپنے اُن لوگونکا حال

تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا

جنکو ہم گھرون پر چھوڑ آئے تھے - ہمنے آپکو اطلاع دی - فرمایا اپنے اپنے گھر چلے جاؤ اور

فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا

انھیں میں رہو - اور انکو سکھاؤ - اور حکم کرو - اور چند چیزوں کا ذکر کیا کہ انمیں بعض کو یاد رکھتا ہوں

أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ

اور بعض یاد نہیں - اور نماز اسطرح ادا کرو جسطرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو - اور جب وقت

الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ رَوَاهُ

نماز آجائے تو چاہیئے کہ تمھارے لیے تم میں کا ایک آدمی اذان کہے اور تم میں کا بڑا امامت کرے اسکو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ كِتَابِ أَخْبَارِ الْآحَادِ وَ

امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی اول کتاب اخبار آحاد میں روایت کیا ہے اور

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا

انس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا آسانی کرو

وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ

سختی نکرو - اور خوشخبری دو - نفرت نہ دلاؤ - اور ابو وائل بطور روایت

قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ عبد اللہ (بن عمر) ہر جمعرات کے دن لوگونکو وعظ سنایا کرتے تھے - آپنے

لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ

ایک آدمی کہا کہ اے ابو عبد الرحمن مجھے تو یہ پسند ہے کہ آپ ہمکو ہر روز وعظ سنایا کریں

يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ

آپنے جواب دیا کہ مجھکو اس سے صرف یہ بات روک رہی ہے کہ میں تمکو ملول کرنا مکروہ جانتا ہوں

وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں وعظ کے ساتھ تمھاری خبرگیری اسیطرح کرتا ہوں جسطرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُمَا

وسلم رنج رسانی کے خوف سے ہماری خبرگیری کیا کرتے تھے - اِن دونون حدیثون کو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ

بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے - اور انس بن

مَالِكٍ حَدَّثَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي

مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین - مین

لَأَدْخُلُ فِي الصَّلوٰةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ

نماز مین داخل ہوکر یہ ارادہ کیا کرتا ہون کہ اسے دراز کردون - پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہون

فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلوٰتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ

اسلیے نماز مین تخفیف کردیتا ہون کیونکہ مین اُس شدت رنج کو جانتا ہون جو رونے کے سبب اسکی ماں کو

بُكَائِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الصَّلوٰةِ فِي

ہوتا ہے اسکو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب الصلوۃ مین روایت کیا ہے یہ اُس

بَابِ مَنْ أَخَفَّ الصَّلوٰةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ وَعَنْ أَبِي

باب مین ہے جسمین اُس شخص کا ذکر ہے جنے بچہ کے رونے کے باعث نماز مین تخفیف کی ہے

مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَكَادُ

ابو مسعود انصاری بطور روایت کہتے ہین کہ ایک شخص نے عرض کیا - یا رسول اللہ - مین

أُدْرِكُ الصَّلوٰةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

نماز مین شامل نہین ہوسکتا - کیونکہ فلان شخص ہمین بڑی لمبی نماز پڑھاتا ہے - راویکا قول ہے کہ مینے نبی صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ

اللہ علیہ وسلم کو کسی نصیحت کے موقع پر ایسا غضبناک نہین دیکھا جیسا کہ اوسدن دیکھا

فقال ايها الناس انكم منفرون فمن صلى بالناس

آپنے فرمایا - لوگو بیشک تم نفرت دلاتے ہو - جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاوے

فليخفف فان فيهم المريض والضعيف وذا الحاجة رواه

اسے چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ انہیں بیمار - اور ضعیف اور کام کرنے والے لوگ ہوتے ہیں - اسکو

البخاري في صحيحه في كتاب العلم وعن سعد ان

امام بخاری نے اپنی بخاری کی کتاب العلم میں روایت کیا ہے - اور سعد سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى رهطا وسعد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو کچھ دیا - اسوقت سعد

جالس فترك رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا هو

موجود تھے - پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا کہ وہ

اعجبهم الي فقلت يا رسول الله ما لك عن فلان فوالله

میرے نزدیک سب سے اچھا تھا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فلان شخص سے اعراض کیوں کیا - خدا کی قسم

اني لاراه مؤمنا فقال او مسلما فسكت قليلا ثم

میں اسے مومن جانتا ہوں - آپنے فرمایا - بلکہ مسلمان - میں تھوڑی دیر تک چپ رہا - پھر

غلبني ما اعلم منه فعدت لمقالتي فقلت ما لك

اسکے حال کی معلومات مجھپر غالب آگئی اور میں نے اپنا قول پھر دہرایا - اور عرض کیا کہ آپنے

عن فلان فوالله اني لاراه مؤمنا فقال او مسلما فسكت

فلان شخص سے اعراض کیوں کیا - خدا کی قسم میں اسے مومن جانتا ہوں - آپنے فرمایا - بلکہ مسلمان میں

قليلا ثم غلبني ما اعلم منه فعدت لمقالتي وعاد

تھوڑی دیر تک چپ رہا - پھر اسکے حال کی معلومات مجھپر غالب آگئی اور میں نے اپنا قول پھر دہرایا اور

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا - پھر ارشاد کیا اے سعد مین

لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ

ایک شخص کو دیا کرتا ہون حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک پسندیدہ ہوا کرتا ہے صرف اس خوف سے کہ

اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي بَابِ إِذَا لَمْ يَكُنِ

اللہ تعالے اوندھے منھ دوزخ مین نہ ڈالدے - اسکو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری مین روایت کیا باب اذا لم یکن

الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ مِنْ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

اسلام ور حقیقت مہو - اور یہ کتاب الایمان مین ہے اور مسلم نے اسے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

اپنی صحیح مسلم کی کتاب الزکاۃ مین روایت کیا ہے - ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے حضرت بلال آپکے ہمراہ تھے آپکو گمان ہوا کہ مینے

لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ

عورتونکو کچھ نہین سنایا - چنانچہ آپنے انکو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا - پس

الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ

عورتون نے اپنی بالیان اور انگوٹھیان پھینکنی شروع کین اور حضرت بلال اپنے کپڑے کے آنچل مین لیتے گئے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہتے ہین کہ عورتون نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا آپسے فائدہ حاصل کرنے مین مرد ہمپر غالب آگئے ہین آپ ہمارے لئے

يوماً من نفسك فوعدهن يوماً لقيهن فيه

اپنی طرف سے کوئی دن مقرر کرین چنانچہ آپنے جسدن کا وعدہ کیا اسی دن آپنے ملے

فوعظهن وامرهن فكان فيما قال لهن ما منكن

اور انکو سمجھایا اور حکم کیا پھر آپنے جو کچھ فرمایا اسمین یہ بھی تھا کہ تم مین

امرأة تقدم ثلثة من ولدها الا كان لها حجاباً من

جو عورت اپنے تین بچے موت کے لیے پیش کرے گی تو وہ بچے اسکے لیے

النار فقالت امرأة واثنين فقال واثنين رواهما

دوزخ کی آڑ بنجائینگے - ایک عورت نے کہا دو؟ فرمایا دو بھی - ان دونوں کو

البخاري في صحيحه في كتاب العلم وعن عبد الله

امام بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے اور عبداللہ

ابن عمر ان عبد الله بن ابي لما توفي جاء ابنه الى النبي

ابن عمر سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم فقال اعطني قميصك اكفنه فيه

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اپنا کرتا دیجیے تاکہ مین اُسے کفنا دون

وصل عليه واستغفر له فاعطاه قميصه فقال آذني

اور آپ اسپر نماز پڑھیے اور اسکے لیے مغفرت مانگیے آپنے کرتا دیدیا اور فرمایا کہ مجھے خبر دینا -

اصلي عليه فاذنه فلما اراد ان يصلي عليه جذبه عمر

مین اُسپر نماز پڑھونگا چنانچہ اسنے خبر دی - پھر جب آپنے نماز پڑھنی چاہی تو حضرت عمر نے کھینچ لیا

فقال أليس الله نهاك ان تصلي على المنافقين فقال

اور یہ کہا کہ کیا اللہ تعالے نے آپکو منافقوں کے جنازہ کی نماز سے منع نہین کیا - آپنے فرمایا

أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

مجھے دونوں طرح کا اختیار ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تو اُنکے لئے مغفرت مانگ یا نہ مانگ

إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

اگر تو اُنکے لئے ستر مرتبہ مغفرت مانگے گا تو خدا اُنکی مغفرت نکریگا

فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ

چنانچہ آپنے نماز پڑھی - اور پھر یہ آیۃ اُتری کہ اُنمیں کا کوئی مرجائے تو آپ ہرگز نماز نہ پڑھ

أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهٖ فِي كِتَابِ

اور نہ اُسکی قبر پر کھڑا ہو - اُسکو بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب

الْجَنَائِزِ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ فِي صَحِيحِهٖ

الجنائز میں روایت کیا ہے اور لفظ حدیث انہیں کے ہیں اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اپنی صحیح کی

فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے - اور جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهٗ

علیہ وسلم عبد اللہ بن اُبی کے پاس اُسکے دفن ہونے کے بعد آئے اور اُسے نکالا

فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهٖ وَأَلْبَسَهٗ قَمِيصَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پھر اُسپر اپنا لعاب ڈالا - اور اپنا کرتا پہنایا - اُسکو بخاری نے

فِي صَحِيحِهٖ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ

اپنی صحیح کی کتاب الجنائز میں روایت کیا ہے - اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ

الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

طفیل بن عامر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا

١٥

إنّ دوساً قد هلكت عصت وأبت فادع الله عليهم

کہ قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا اسنے نافرمانی کی۔ اور انکار کیا۔ آپ انکے حق میں بددعا کیجئے

فقال اللّهمّ اهد دوساً وائت بهم رواه البخاريّ في

آپنے فرمایا۔ الٰہی دوس کو ہدایت کر اور انکو لے آ۔ اسکو امام بخاری نے اپنی

صحيحه في كتاب المغازي في باب قصة دوس

صحیح بخاری کی کتاب المغازی میں روایت کیا ہے۔ جس باب میں قبیلہ دوس

والطفيل بن عمرو الدوسيّ وعنه أنه سمع رسول الله

اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ مذکور ہے انہیں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے رسول اللہ

صلّى الله عليه وسلّم يقول إنّما مثلي ومثل الناس كمثل

صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا میری اور دیگر لوگوں کی مثال اس

رجل استوقد ناراً فلمّا أضاءت ما حوله جعل الفراش

شخص کی سی ہے جسنے آگ جلائی اور جب اسنے اپنے گردے میں روشنی پھیلا دی تو پروانوں

وهذه الدوابّ التي تقع في النار يقعن فيها وجعل

اور ان کیڑوں پتنگوں نے جو آگ میں گرا کرتے ہیں انمیں گرنا شروع کیا وہ شخص

ينزعهنّ ويغلبنه فيقتحمن فيها فأنا آخذ بحجزكم

انکو کھینچتا ہے اور وہ اسپر غالب آتے اور آگ میں گرے پڑتے ہیں۔ میں تمہاری کمریں تھام کر

عن النار وهم يقتحمون فيها رواه البخاريّ في صحيحه

آگ سے نکالتا ہوں اور وہ انمیں گرے جاتے ہیں۔ اسکو بخاری نے اپنی صحیح کی

في كتاب الرقاق في باب الانتهاء عن المعاصي ورواه

کتاب الرقاق میں روایت کیا ہے۔ جس باب میں گناہوں سے باز رہنے کا ذکر ہے اور اسکے

مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَفِي آخِرِ

معنے کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے اور آخر

الرِّوَايَةِ لَهُ فَانَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ

روایت مسلم میں یہ ہے کہ میں تمہاری کمرین تھام کر آگ سے نکالتا ہون اور یہ کہتا ہون آگ سے نکلو

هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي وَتَقَحَّمُونَ فِيهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

آگ سے نکلو - تم مجھپر غالب آتے اور اسمین گرے جاتے ہو - اور ابوہریرہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین - کوئی مومن ایسا نہین

إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ

کہ دنیا و آخرت مین - مین اسکا ولی نہ ہون تم چاہو تو یہ آیت پڑھو

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ

نبی مومنون کی جان سے زیادہ انکا ولی ہے - پس جو کوئی مسلمان مرجائے

وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا

اور مال چھوڑے اسکا وارث عصبہ ہوگا خواہ کوئی ہو - اور جو قرض

أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

یا کنبا چھوڑ مرے وہ میرے پاس آئے - مین اسکا ولی ہون اسکو امام بخاری نے اپنی

صَحِيحِهِ فِي بَابِ الصَّلٰوةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا مِنْ كِتَابِ

صحیح بخاری کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین قرضدار پر نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ کتاب

الْاِسْتِقْرَاضِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

الاستقراض مین ہے - اور ترمذی نے اسکے معنے کو مختصر طور پر

١٧

من كلام العلامة القسطلاني في شرح صحيح البخاري ١٢

في أول أبواب الفرائض من جامعه وعن أنس

اپنی جامع ترمذی کے اول ابواب فرائض میں روایت کیا ہے اور انس

ابن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن مالک بطور روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يدخل على أم حرام بنت ملحان وكانت أم حرام

ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے اور ام حرام

تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها رسول الله

عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں - چنانچہ انکے گھر رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فأطعمته وجعلت تفلي رأسه

صلے اللہ علیہ وسلم گئے اور انھوں نے آپکو کھانا کھلایا اور آپکے سر میں جوئیں دیکھنے لگیں

فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو گئے - پھر بیدار ہوئے

وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله

تو ہنستے تھے - ام حرام بولیں - یا رسول اللہ - آپ کیوں ہنستے ہیں

قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله

فرمایا میری امت کے بہت سے لوگ اس حالت میں میرے سامنے آئے کہ خدا کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں

يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك

اس دریا کے بیچوں بیچ چلے جا رہے ہیں تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں - یا بادشاہوں کی طرح

على الأسرة شك إسحاق قالت فقلت يا رسول الله

تختوں پر بیٹھے ہیں (اسحاق راوی کو شک ہو گیا ہے) ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

۱۹

ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَدَعَا لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

خدا سے دعا کیجیے کہ مجھے ان مین شامل کر دے - چنانچہ رسول اللہ صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَھُوَ

اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا کی - اور پھر سر رکھا سو رہے بعد اسکے پھر بیدار ہوئے اور

یَضْحَکُ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

ہنسے - میں نے عرض کیا - یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین - فرمایا

نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

میری امت کے بہت سے لوگ اس حالت مین میرے سامنے آئے کہ خدا کی راہ مین جہاد کر رہے ہین

کَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ

جیسا کہ پہلی بار فرمایا تھا) ام حرام کہتی ہین - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے

اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتِ

کہ خدا مجھے ان مین شامل کر دے - آپنے فرمایا کہ تو پہلو نہین شامل ہے - چنانچہ ام حرام

الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعٰوِیَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْ

معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ مین سفر دریا کیلئے سوار ہوئین اور

عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

دریا سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر ہلاک ہو گئین - اسکو امام بخاری نے

فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ کِتَابِ الْجِھَادِ فِیْ بَابِ الدُّعَاءِ بِالْجِھَادِ

صحیح بخاری کی کتاب الجہاد مین روایت کیا ہے اور یہ اس باب مین ہے جسمین جہاد

وَالشَّھَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ بِمَعْنَاہُ

اور شہادت کی دعا مردون عورتون کے لئے ہے - اور ابو داؤد نے اسکے معنے

فی سننه فی کتاب الجهاد وعن عبد الله بن عمرو

سنن ابوداود کی کتاب الجہاد میں روایت کیے ہیں - اور عبداللہ بن عمرو

ابن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم تلا قول

ابن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله تعالی فی ابراهیم رب انهن اضللن کثیرا من الناس

اللہ تعالے کا یہ قول حکایت قول ابراہیم کے متعلق پڑھا - الٰہی ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا

فمن تبعنی فانه منی الآیة وقال عیسی علیه

پس جو شخص میری پیروی کریگا وہی میرا ہے (الآیۃ) اور حضرت عیسے علیہ

السلام ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم

السلام کا یہ قول پڑھا الٰہی اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے

فانك انت العزیز الحکیم فرفع یدیه وقال اللهم

تو تو قادر اور دانا ہے - اسکے بعد آپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ فرمایا الٰہی

امتی امتی وبکی فقال الله یا جبریل اذهب الی

میری امت کو بخش - میری امت کو بخش - اور رو دیے - اللہ تعالے نے حکم دیا اے جبریل

محمد وربك اعلم فاسئله ما یبکیك فاتاه جبریل

محمد کے پاس جاؤ گو تمھارا رب خوب جانتا ہے لیکن انسے پوچھو کہ آپ کیوں روتے ہیں چنانچہ جبریل

علیه السلام فسأله فاخبره رسول الله صلی الله

علیہ السلام آئے - اور آپسے سوال کیا - رسول اللہ صلے اللہ

علیه وسلم بما قال وهو اعلم فقال الله تعالی

علیہ وسلم نے انکو اپنے مقولہ کی خبر دی (حالانکہ خدا خوب جانتا تھا) کہ اللہ تعالے نے فرمایا

وكيف قال إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم

فقيل الأول معناه إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم

وقيل السدي إن هذا السؤال قبل يوم القيامة

طلب المغفرة

[illegible]

يا جبرئيل اذهب الى محمد فقل انا سنرضيك في

اے جبرئیل محمد کے پاس جاؤ اور انسے کہو کہ ہم تمکو رضامند کر دینگے اور

امتك ولا نسوءك رواه مسلم في صحيحه في كتاب

امت کے معاملہ میں غمناک نرکھینگے - اسکو مسلم نے اپنی صحیح مسلم کی کتاب

الايمان في باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم

الایمان میں روایت کیا ہے اس باب میں جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذکر ہے

لامته وبكائه شفقة عليهم

امت کے لیے اور جہاں آپکے رونے شفقت امت کے عالم کرنیکا بیان ہے

الباب الثاني في بيان محبة الله تعالى بالنبي

دوسرا باب محبت الٰہی کا بیان نبی

صلى الله عليه وسلم واعطاه ما احب وسيعطيه ما يحب قال الله

صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ

تعالى والضحى والليل اذا سجى ما ودعك ربك وما

تعالے نے فرمایا ہے [illegible] قسم اور رات کی [illegible] کہ نہ چھوڑا تمکو تمہارے رب نے اور نہ بیزار ہوا

قلى وللآخرة خير لك من الاولى ولسوف يعطيك

[illegible] اور آخرت [illegible] بہتر ہے [illegible] تمکو کچھ ایسا دیگا

ربك فترضى الم يجدك يتيما فآوى ووجدك ضالا

کہ تم خوش ہو جاؤ گے [illegible] یتیم [illegible] ٹھکانا دیا - اور راہ گم کردہ پایا

فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر

پھر رہبری کی - اور تمکو درویش پایا پس غنی کر دیا - اب یتیم پر قہر نکرو

۲۲

التنزيل في تفسير

ولما نزلت قال عليه السلام اذا لا ارضى

فط ودد ... من امتى في النار حتى يقبل وسوف يعطيك ربك

من الثواب وقيل من النصر والتمكين وكثرة المؤمنين فترضى قاله

البغوي في معالم التنزيل واسمها ثم جواب القسم يتثنين بعد يتثنين قاله

في الجلالين والمراد يتثنين قوله تعالى ما ودعك ربك وما قلى ويتثنين قوله

تعالى وللآخرة خير لك من الاولى ولسوف يعطيك ربك فترضى فالقسم

وقوله تعالى الم يجدك يتيما فآوى قال البيضاوي تعديد لما انعم عليه

تنبيها على انه كما احسن اليه فيما مضى يحسن فيما يستقبل وان تأخر البيضاوي

وقال البغوي في معالم التنزيل عن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم سألت ربي مسألة وددت اني لم اكن سألته قلت

يا رب ... آتيت سليمان ... وداود ... عظيما ... قال الم اجدك يتيما فآويتك

[illegible] ... قال الم اجدك ... قلت بلى يا رب قال الم ...

[illegible] ... قلت بلى ... قال الم ...

وانك تجيب ذلك ...

والاخرى كان احر ... ذلك اجره

ان حال في الآخرة خير من ذلك وتقدم على الانبياء بعد كل الانبياء

السلام وشهادة امته على الامم وغير ذلك بما انقطع من جواب الرسول الخ

وقال في معالم التنزيل بالاسناد عن عبد الله قال قال رسول الله

الله عليه وسلم انا اهل البيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا اي ودلائل

قوله ولسوف يعطيك ربك ... قال في معالم التنزيل

قال عطاء ... ان شاء ... الامة عليه السلام ...

عسى باب ... معقول ... توجهوا ... قوله والسائل فلا تنهر طالب العلم هذا ما في معالم التنزيل وفيه اسناد حديث

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور سائل کو نہ جھڑکو - اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا اظہار کرو

عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ

سفیان اسود بن قیس سے اور وہ جندب

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى

بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ جبریل علیہ السلام

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے روکے گئے - قریش کی ایک عورت کہا

أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى

کہ ایکے تو آپکے شیطان نے سبت دیر لگائی - جواب مین یہ آئتین نازل ہوئین - والضحی واللیل اذا سجی

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

ما ودعک ربک وما قلے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ التَّهَجُّدِ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ

کتاب التہجد مین روایت کیا ہے اور جندب بن سفیان فرماتے ہین

اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ

کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوے اور دو تین دن تک

لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو

اٹھ نہ سکے ایک عورت آئی اور آپسے کہا اے محمد مجھے توقع ہے

أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ

کہ تمہارے شیطان نے تمکو چھوڑ دیا مین گمان نہین کرتی کہ وہ

لیلتین او ثلاث فانزل اللہ والضحیٰ واللیل اذا سجی

دو یا تین رات سے آپکے قریب آیا ہو - اللہ تعالیٰ نے - والضحیٰ واللیل اذا سجی

ما ودعک ربک وما قلی رواہ البخاری فی صحیحہ فی

ما ودعک ربک وما قلی نازل ۔ اسکو بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی

کتاب التفسیر فی تفسیر سورۃ والضحیٰ ورواہ مسلم

کتاب التفسیر مین - سورۃ والضحیٰ کی تفسیر کے متعلق روایت کیا ہے اور مسلم نے

فی صحیحہ فی کتاب الجہاد فی باب ما لقی النبی صلی

اپنی صحیح مسلم کی کتاب الجہاد کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین مشرکین کے ہاتھ سے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین وعن شعبۃ

اللہ علیہ وسلم کو اذیتین پہنچنے کا ذکر ہے اور شعبہ

عن الاسود بن قیس قال سمعت جندبا البجلی قالت

اسود بن قیس سے بطور روایت بیان کرتے ہین کہ مینے جندب بجلی سے سنا ہے کہ

امرأۃ یا رسول اللہ ما اری صاحبک الا ابطاک

ایک عورت نے اعتراض سے کہا یا رسول اللہ مجھے تو یہ گمان ہے کہ آپکے مصاحب (جبرئیل) نے بہت دیر لگائی

فنزلت ما ودعک ربک وما قلی رواہ البخاری فی

چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ما ودعک ربک وما قلی - اسکو بخاری نے

صحیحہ فی کتاب التفسیر فی تفسیر سورۃ والضحیٰ

اپنی صحیح بخاری کی کتاب التفسیر مین سورہ والضحیٰ کی تفسیر کے متعلق روایت کیا ہے

وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب النبی

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ چند آدمی جو رسول خدا

صلى الله عليه وسلم ينتظرونه فخرج حتى اذا دنا

صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ایک جگہ بیٹھے آپکا انتظار کر رہے تھے - چنانچہ آپ نکلے اور جب

منهم سمعهم يتذاكرون فتسمع حديثهم فاذا بعضهم

آنکے قریب پہنچے تو انھیں باہم باتین کرتے سنا - اور آنکیطرف کان لگایا - انہین بعض کا

يقول عجبا ان الله اتخذ من خلقه خليلا فابراهيم

یہ قول تھا کہ مین تعجب کرتا ہون خدانے اپنی مخلوق مین سے ایک شخص کو اپنا دوست بنایا یعنے ابراہیمؑ

خليله وقال آخر ماذا باعجب من وكلم الله موسى

اُسکے دوست ہین دوسرے نے کہا اس سے زیادہ تعجب کیا ہوگا کہ اُسنے موسے سے

تكليما وقال آخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال آخر

کلام کیا - ایک اور نے کہا عیسے اُسکا کلمہ اور اُسکی روح ہے ایک اور نے کہا

وآدم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال قد سمعت

آدم اُسکے برگزیدہ نبی ہین - یہ سنکر آپ تشریف لائے - اور سلام کیا - پھر فرمایا کہ مینے

كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك

تمھاری باتین اور تعجب کرنا سب سن لیا - ابراہیمؑ خلیل اللہ ہین اور وہ اسی لائق ہین

وموسى نجيه وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته و

اور موسے اُسکے ہمراز ہین اور وہ اسی لائق ہین - عیسے اُسکے کلمے اور روح ہین اور

هو كذلك وآدم اصطفاه الله تعالى وهو كذلك

وہ اسی لائق ہین - آدم اُسکے برگزیدہ نبی ہین - اور وہ اسی لائق ہین -

الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم

سنو جی مین محبوب خدا ہون - اسمین کسی قسم کا فخر نہین - اور مین قیامت کو لواء حمد

الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ

اٹھاؤنگا آدم اور انکے ماسوا اسی لواء الحمد کے نیچے ہونگے - اسمین فخر نہین مین سب سے پہلے شفاعت کرونگا

وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ

اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی - اسمین فخر نہین - اور مین سب سے پہلے

الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ

جنت کی زنجیر ہلاؤنگا - اسمین فخر نہین - چنانچہ اللہ تعالے دروازے کھولدیگا - اور مجھے اسمین داخل کریگا - اور میرے ساتھ فقراء

الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ

مسلمان ہونگے - اسمین فخر نہین - مین اللہ کے نزدیک اولین وآخرین سے بہت زیادہ مکرم ہون

وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ اَوَّلِ سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ مَا اُعْطِيَ

اسمین فخر نہین - اسکو دارمی نے سنن دارمی کے اول مین روایت کیا ہے اس باب مین جہان

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اس بزرگی کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیگئی ہے - اور ترمذی نے

فِيْ جَامِعِهٖ فِيْ اَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ

جامع ترمذی کے ابواب مناقب مین ذکر کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ اِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیسرا باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان اکرام مین

بِقِتَالِ الْمَلٰٓئِكَةِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب ہوکر فرشتونکے جنگ کرنے سے متعلق ہے - اللہ تعالے

فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

سورہ آل عمران مین فرماتا ہے - بیشک خدا نے مقام بدر مین تمھاری مدد کی جبکہ تم پست حالت مین تھے

حتی ترضی افرضیت قال نعم کذا فی شرح صحیح البخاری للعلامة القسطلانی وقوله علیه اداة الحرب ای آلة الحرب من سلاح ونحوه ۱۲ ش ق

فاتقوا الله لعلكم تشكرون اذ تقول للمؤمنين

پس تو خدا سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو - جبکہ تم مسلمانوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ

الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلثة الاف من الملئكة

کیا تمکو یہ کافی نہوگا کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے

منزلين بلى ان تصبروا وتتقوا ويأتوكم من فورهم

جو آسمان سے اتریں ہاں اگر تم صبر کرو - اور خدا سے ڈرو اور دشمن اپنے اسی جوش خروش سے تمہارے سامنے آئیں

هذا يمددكم ربكم بخمسة الاف من الملئكة مسومين

تو خدا ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے جو علامت خاص رکھتے ہوں -

وما جعله الله الا بشرى لكم ولتطمئن قلوبكم به و

اور اس مدد کو اللہ تعالے نے تمہارے لئے صرف بشارت کا سامان اور تمہارے دلوں کے اطمینان کا باعث بنایا

ما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ليقطع طرفا

مدد اسی خدا کیطرف سے ہوتی ہے جو غالب اور دانا ہے - تاکہ

من الذين كفروا او يكبتهم فينقلبوا خائبين عن

کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک کردے یا ذلیل کرے اور وہ ناکامیاب ہوکر واپس ہو جائیں

ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا

بدر هذا جبريل اخذ برأس فرسه عليه اداة الحرب

جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر تھامے اور لڑائی کے ہتیار لگائے ہوئے ہیں

وعن رفاعة بن رافع وكان من اهل بدر قال جاء

اور رفاعہ بن رافع جو اہل بدر میں سے ہیں بطور روایت فرماتے ہیں کہ

جَبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ

جبرئیل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ کہا کہ تم

أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا

اپنے لوگو نمین اہل بدر کو کیسا سمجھتے ہو۔ فرمایا تمام مسلمانون سے افضل یا اسی کے قریب کوئی اور کلمہ فرمایا

قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُمَا

جبرئیل بولے اسیطرح وہ فرشتے ہین جو بدر مین حاضر ہوے تھے دیگر فرشتون سے افضل گنے جاتے ہین ان دونون حدیثون

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْمَغَازِي فِي بَابِ شُهُودِ

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی مین روایت کیا ہے جسمین

الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ

بدر مین ان فرشتون کے حاضر ہونے کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ روایت فرماتی ہین کہ جب رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ

صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خندق سے واپس آئے۔ اور ہتھیار اوتار کر

وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ

غسل کیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ تمنے تو ہتھیار رکھدیے

وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا

مگر خدا کی قسم ہمنے ابھی نہین رکھے کافرون کیطرف جائیے آپنے فرمایا کہان جاؤن جبرئیل بولے وہان

وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بنی قریظہ کیطرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

إِلَيْهِمْ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا

انپر جا چڑھے۔ انس بطور روایت کہتے ہین کہ گویا مین ابتک اس غبار کو دیکھ رہا ہون جو

في زقاق بني غنم موكب جبرئيل حين سار رسول الله

بنی غنم کے رستے میں جبرئیل کے لشکر کے باعث بلند ہو گیا تھا۔ جبکہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم الى بني قريظة وعن البراء بن

صلے اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ پر چڑھائی کر رہے تھے۔ اور براء بن

عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم قريظة

عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ کے دن

لحسان بن ثابت اهجُ المشركين فان جبرئيل معك

حسان بن ثابت کو حکم دیا کہ تم مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بیشک جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں

روى البخاري الاحاديث الثلاثة في صحيحه في كتاب

ان تینوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی میں

المغازي في باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم

روایت کیا ہے۔ جس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

من الاحزاب وعن سعد بن ابي وقاص قال رأيت

احزاب سے واپس ہونے کا ذکر ہے۔ سعد بن ابی وقاص بطور روایت فرماتے ہیں کہ میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد ومعه رجلان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن اس حال میں دیکھا کہ آپکے ہمراہ دو شخص اور تھے

يقاتلان عنه عليهما ثياب بيض كاشد القتال

جو آپکی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انکے کپڑے سفید تھے۔ میں نے انکی سی سخت لڑائی

ما رأيتهما قبل ولا بعد رواه البخاري في صحيحه في كتاب

نہ کبھی پہلے دیکھی نہ بعد۔ اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی۔

المغازی فی باب اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا

مین روایت کیا ہے - جس باب مین اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا کا ذکر ہے -

ورواہ مسلم بمعناہ فی صحیحہ فی کتاب الفضائل

اور مسلم نے اسکے معنے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل - مین روایت کئے ہین

فی باب اکرامہ بقتال الملٰئکۃ معہ صلی اللہ علیہ

جس باب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب ہو کر فرشتونکے جنگ کرنے کے باعث آپکے اکرام کا ذکر ہے

وسلم وروی مسلم بالاسناد الاخر فی الباب المذکور

اور مسلم نے سعد سے دوسرے اسناد کے ساتھ باب مذکور مین روایت کیا ہے

عنہ قال رایت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ سعد کہتے ہین مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف

وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب

اور بائین طرف احد کے دن دو شخص دیکھے - جنکے کپڑے

بیاض ما رایتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و

سفید تھے نہ مینے انکو نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا نہ اس کے بعد - یہ دونون جبرئیل اور

میکائیل علیہما السلام

میکائیل علیہما السلام تھے

الباب الرابع فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و

چوتھا باب - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور

السلام علیہ قال اللہ تعالٰی فی سورۃ الاحزاب ان اللہ وملئکتہ

سلام بھیجنے کے بیان مین - اللہ تعالٰے سورۂ احزاب مین فرماتا ہے - کہ اللہ اور اسکے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

نبی پر درود بھیجتے ہیں - مسلمانو - تم بھی ان پر درود

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اور سلام بھیجا کرو - جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا

عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

حالانکہ میں ابھی مبعوث نہیں ہوا تھا - میں اب تک اسے پہچانتا ہوں - اسکو مسلم نے

صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اول میں روایت کیا ہے - اور علی بن ابی طالب سے روایت

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ

فرماتے ہیں کہ ہم مکہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے - اتفاقاً آپکے ہمراہ

فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ

بعض اطراف مکہ کیطرف نکلے - اور پہاڑوں اور درختوں سے ہوکر گذرے - ہماری رہگذر میں

بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کوئی درخت یا پہاڑ ایسا نہ تھا جسنے یہ نہ کہا ہو - کہ السلام علیک یا رسول اللہ

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي أَوَّلِ سُنَنِهِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا

اسکو دارمی نے اول سنن دارمی میں اور ترمذی نے روایت کیا ہے اسیطرح

فِي مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيحِ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ وَعَنْ يَعْلَى

مشکوۃ المصابیح کے باب المعجزات میں ہے - اور یعلی

۳۴

ابن مرة الثقفي قال ثلاثة اشياء رأيتها من رسول الله

ابن مرہ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے تین باتیں رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم بينا نحن نسير معه اذ مررنا

صلے اللہ علیہ وسلم ل دیکھیں (۱) ہم آپکے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اتفاقا ہمارا گزر

ببعير يسنى عليه فلما راه البعير جرجر فوضع جرانه

ایک اونٹ کیطرف ہوا جو پانی کھینچا کرتا تھا۔ اونٹ نے آپکو دیکھا فریاد کی اور اپنی گردن جھکا دی

فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اين

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس آکر ٹھیر گئے اور یہ فرمایا کہ اسکا

صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل

مالک کہاں ہے۔ چنانچہ مالک آگیا۔ آپنے فرمایا اسے میرے ہاتھ بیچ ڈال اُسنے کہا نہیں بلکہ

نهبه لك يا رسول الله وانه لاهل بيت ما لهم

یا رسول اللہ ہم آپکو ہبہ کرتے ہیں۔ اور یہ اُن لوگوں کی ملک ہے جنکے پاس

معيشة غيره قال اما اذ ذكرت هذا من امره فانه

وجہ معاش بجز اسکے اور کچھ نہیں۔ آپنے فرمایا کہ اگر یہی حال ہے تو خیر مگر یہ

شكى كثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا اليه

کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کرتا ہے۔ اس سے نیکی کرو۔ (۲)

ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه

پھر ہم آگے چلکر ایک منزل میں آترے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتى غشيته ثم

وسلم سو رہے۔ اتنے میں زمین کو چیرتا ہوا ایک درخت آیا اور اُسنے آپکو ڈھانک لیا

رجعت الى مكانها فلمّا استيقظ رسول الله صلى الله

اپنی جگہ چلا گیا جب وقت رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم ذكرت له فقال هي شجرة استأذنت ربها

علیہ وسلم بیدار ہوئے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا - آپنے فرمایا یہ درخت اپنے خدا سے اذن لیکر آیا تھا

في ان تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذن

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کر آئے چنانچہ اللہ تعالے نے اسکو اذن دیدیا

لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فاتته امرأة بابن لها به

(۳۶) پھر ہم آگے چلکر ایک پانی کیطرف گزرے - یہاں ایک عورت آپکے خدمت میں ایک بچہ لیکر آئی جسے

جنة فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم بمنخره ثم

جنون تھا - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا نتھنا پکڑا اور پھر

قال اخرج فاني محمد رسول الله ثم سرنا فلما رجعنا ۳۴

یہ فرمایا کہ نکل جا میں محمد رسول اللہ ہون - پھر ہم وہان سے پلٹ کر

مررنا بذلك الماء فسألها عن الصبي فقالت و

اسی پانی کیطرف گزرے آپنے لڑکے کا حال پوچھا - اس عورت نے کہا کہ

الذي بعثك بالحق ما رأينا منه ريبا بعدك رواه

اس خدا کی قسم جسنے آپکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے - ہمنے آپکے بعد اسکی کوئی حرکت ایسی جس سے جنونکا شک ہو نہیں دیکھی اسکو

في شرح السنة كذا في مشكوة المصابيح في باب

شرح السنہ میں روایت کیا ہے اور اسیطرح مشکوۃ المصابیح کے باب

المعجزات وعن حذيفة قال سألتني امي متى

المعجزات میں ہے - اور حذیفہ سے روایت ہے کہ آپنے کہا میری ماں نے مجھے پوچھا کہ

عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

جانے کا وقت (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس) کب آئے گا - مینے جوابدیا

مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا

فلان فلان دن سے مین آنکے پاس جانے کا کوئی وقت نہین نکال سکتا - میری ماں نے مجھے برا بھلا کہا مینے کہا

دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ

اچھا مجھے چھوڑدو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن اور آنکے ساتھ

الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ

مغرب پڑھون - اور یہ سوال کرون کہ آپ میرے اور تمھارے لئے مغفرت چاہین - مین نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - اور آپکے ساتھ مغرب پڑھی چنانچہ آپنے نماز پڑھی

حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي

یہان تک کہ عشاء کی نماز ادا کی - پھر آپ واپس ہوئے اور مین پیچھے ہولیا آپنے میری آواز سنی

فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ

اور فرمایا یہ کون ہے - کیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان - فرمایا تجھے کیا کام ہے

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ قَالَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ

خدا نے تجھے اور تیری ماں کو بخشدیا - پھر فرمایا کہ یہ فرشتہ

الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ

زمین پر اس رات سے پہلے کبھی نازل نہین ہوا - اس نے اپنے خدا سے اجازت لی ہے کہ

يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ

مجھے سلام کرے اور اس بات کی بشارت دے کہ فاطمہؓ جنتی عورتون کی سردار ہین

الانوار فی ... شرح ان ... معافاتال ... مناوی تذکرہ ...

الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة

اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں

رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب وقال

اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب مناقب میں روایت کرکے کہا ہے

هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه

کہ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے - ہم نہیں جانتے

الا من حديث اسرائيل وعن نبيه بن وهب ان

کہ اسرائیل کے سوا کسی اور نے روایت کیا ہو - اور نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ

كعبا دخل على عائشة فذكروا رسول الله صلى الله

کعب حضرت عائشہؓ کے پاس آئے - حاضرین رسول اللہ صلے اللہ

تعالى عليه وسلم فقال كعب ما من يوم يطلع

وسلم کا تذکرہ کرنے لگے - کعبؓ نے کہا - بلا ناغہ ہر روز

الا نزل سبعون الفا من الملئكة حتى يحفوا بقبر

ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر اطہر

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يضربون باجنحتهم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھانک لیتے ہیں - اور اپنے بازو بچھاتے ہیں

ويصلون على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں

حتى اذا امسوا عرجوا وهبط مثلهم فصنعوا مثل

پھر جب شام ہوتی ہے تو یہ چلے جاتے ہیں اور اسیقدر اور فرشتے اتر آتے ہیں اور اسیطرح خدمت بجا لاتے

ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ

یہانتک کہ جب زمین شق ہو گی تو آپ ستر ہزار

أَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ أَوَائِلِ

فرشتوں کے جلو مین نکلین گے - ملائکہ آپکو لے چلین گے - اسکو دارمی نے شروع

سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن دارمی مین روایت کیا ہے جس باب مین اُس اکرام کا ذکر ہے جو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بَعْدَ مَوْتِهٖ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آپکی وفات کے بعد کیا ہے - اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجے گا اللہ تعالےٰ اسپر

عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَابِ

دس رحمتین نازل کریگا - اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوٰۃ کے اُس بابمین روایت کیا ہے

الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

جسمین تشہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر ہے

وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ فِيْ بَابِ

اور اسکو دارمی نے سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے جس بابمین

فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے اور

أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ

ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حال مین تشریف لائے

يَوْمًا وَالْبُشْرَى يُرَى فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي

کہ خوشی کے آثار آپکے چہرہ پر نمایان تھے۔ پھر آپنے فرمایا کہ میرے پاس

جِبْرَئِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا يُرْضِيكَ

جبرئیل علیہ السلام آکر یہ کہگئے ہین کہ اے محمد کیا تم اس سے خوش نہین ہوتے

يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ

کہ تمھاری امت مین سے جو شخص تمپر ایکبار درود بھیجے گا مین

عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ

اسپر دس رحمتین۔ اور تمھاری امت مین سے جو شخص تمپر ایکبار سلام بھیجے گا مین

عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ

اسپر دس بار سلام بھیجونگا۔ اسکو نسائی نے سنن نسائی کی کتاب السہو کے

السَّهْوِ فِي بَابِ الْفَضْلِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اس باب مین روایت کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ

اور اسکو دارمی نے سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے

الرِّقَاقِ وَلَفْظُهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسکے لفظ یہ ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اسحال مین تشریف لائے

يَوْمًا وَهُوَ يُرَى الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کہ خوشی کے آثار آپکے چہرہ سے نمایان تھے۔ لوگون نے کہا۔ یارسول اللہ

إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بِشْرًا لَّمْ نَكُنْ نَرَاهُ قَالَ أَجَلْ إِنَّ مَلَكًا

ہم آپکے چہرہ پر شادمانی کے ایسے آثار دیکھتے ہین کہ پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ آپنے فرمایا۔ ہان۔ ایک فرشتہ

۳۹

أَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ أَنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ أَمَا يُرْضِيكَ

میرے پاس آکر یہ کہگیا ہے کہ اے محمدؐ تمھارا رب تمسے فرماتا ہے کہ کیا تم اس سے خوش نہین ہو

أَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ

کہ تمھاری امت مین سے جو شخص تمپر ایکبار درود بھیجیگا مین آسپر

عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ

دس رحمتین - اور جو ایکبار سلام بھیجے گا مین آسپر دس بار سلام بھیجونگا سفرماتے ہین

قُلْتُ بَلَى وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

مینے کہا - ہان - مین اس سے خوش ہون - اور انس بن مالک بطور روایت کہتے ہین کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین - جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

اللہ تعالے آسپر دس رحمتین نازل کرتا ہے اور آسکے دس

خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

گناہ معاف ہوتے ہین اور دس درجے بلند کیے جاتے ہین - اسکو نسائی نے

فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ فِي بَابِ الْفَضْلِ فِي الصَّلٰوةِ

سنن نسائی کی کتاب الرقاق کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے - اور عبد اللہ

ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

فرمایا ہے قیامت کے دن وہی شخص میرے قریب رہے گا جو مجھپر اکثر درود بھیجیگا -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ

اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کی کتاب الصلٰوۃ کے اُس

بَابِ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب مین روایت کیا ہے جسمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے

وَسَلَّمَ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر کے پاس آجاؤ - چنانچہ ہم پاس آگئے - پھر جب آپ

ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ

منبر کے ایک پایہ پر چڑھے - تو فرمایا آمین - پھر جب دوسرے پایہ چڑھے

قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ اٰمِيْنَ

فرمایا آمین - پھر جب تیسرے پایہ پر چڑھے - فرمایا آمین

فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ

پھر جب اُترے ہمنے کہا - یارسول اللہ - آج ہمنے آپ سے وہ بات سنی ہے

شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ

کہ پہلے کبھی نہ سنی تھی - فرمایا - جبریل میرے روبرو ہوکر یہ کہگئے ہین کہ

بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا

خدا کرے وہ شخص رحمت سے دور رہے کہ جو رمضان کو پائے اور اسکے گناہ معاف نہون - مینے کہا آمین پھر جب

۴۰

رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِندَهُ فَلَمْ يُصَلِّ

دوسرے پایہ پر چڑھا تو یہ کہا وہ شخص رحمت سے دور ہے جسکے روبرو آپکا ذکر آئے اور وہ

عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ

آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین - پھر جب میں تیسرے پایہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص رحمت سے دور ہے جسنے

مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ

جسنے اپنے بوڑھے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا - اور انھوں نے اسے

الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

جنت میں نہ پہنچایا - میں نے کہا آمین - اسکو حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد بتایا ہے

كَذَا فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِلْحَافِظِ عَبْدِ الْعَظِيْمِ

کتاب ترغیب و ترہیب مؤلفہ حافظ عبد العظیم

الْمُنْذِرِيِّ فِي التَّرْغِيْبِ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا

منذری میں اسیطرح ہے - اس باب میں جہاں خالصاً للہ رمضان کے روزے رکھنے کی ترغیب کا ذکر ہے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ

وسلم نے فرمایا جو شخص مجھپر میری قبر کے قریب آکر درود بھیجے گا میں اسے سن لونگا - اور جو مجھپر

نَائِيًا اُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَعَنْهُ

دور سے درود بھیجیگا وہ مجھے پہنچ جائیگا - اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور انہی سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے

لا تجعلوا بیوتکم قبورا و لا تجعلوا قبری عیدا و

لوگو۔ اپنے گھروں کو قبر اور میری قبر کو عید نہ بناؤ ہاں

صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ

مجھپر درود بھیجتے رہنا۔ کیونکہ تمھارا درود خواہ تم کہین ہو مجھے پہنچ جائے گا اِسکو

النسائی کذا فی مشکوٰۃ المصابیح و عن عبد اللہ

نسائی نے روایت کیا ہے اسیطرح مشکوٰۃ المصابیح مین ہے اور عبداللہ سے روایت ہے کہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملٰئکۃ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کے اکثر فرشتے ایسے ہین

سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ

جو روئے زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہین یہ میری اُمت کا سلام مجھے پہنچایا کرتے ہین۔ اسکو

النسائی فی سننہ فی کتاب السہو فی باب التسلیم

نسائی نے سنن نسائی کی کتاب السہو مین روایت کیا ہے جس باب مین

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رواہ الدارمی فی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا ذکر ہے۔ اور دارمی نے

سننہ فی کتاب الرقاق و عن ابی ہریرۃ قال قال

سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی مسلمان مجھپر سلام بھیجتا ہے

علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ

تو اللہ تعالے میری روح واپس کردیتا ہے تاکہ اُسکے سلام کا جواب دون اسکو

۴۴

أَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَعَنْ عُمَرَ

ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین روایت کیا ہے - اور عمر

ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ

بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا - دعا

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى

آسمان و زمین کے مابین ٹھہری رہتی ہے - اوپر نہیں جاتی جبتک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو

نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِيْ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ

اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے - اسیطرح مشکوٰۃ المصابیح مین ہے -

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور فضالہ بن عبید بطور روایت کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ

اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز مین دعا کرتے سنا جسنے نہ تو خدا کی تعریف کی

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا - رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اے نمازی تو نے جلدی کی - پھر انکو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کا طریقہ بتا دیا - اسکے بعد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا کہ اسنے خدا کی بزرگی اور حمد بیان کی

وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور رسول اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا - اسوقت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ رَوَاهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سنے فرمایا - دعا مانگ قبول ہوگی - سوال کر ملیگا - اِسکو

النَّسَائِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

نسائی نے سنن نسائی کے اُس بابمین روایت کیا ہے جسمین تمجید اور نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم پہ نماز مین درود بھیجنے کا ذکر ہے - اور عبداللہ بن

دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ

دینار بطور روایت کہتے ہین کہ مینے عبداللہ بن عمرؓ کو

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبراطہر پر کھڑے دیکھا کہ آپ پیغمبرؐ اور ابو بکرؓ

وَعُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا فِيْ بَابِ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ

اور عمرؓ پر درود بھیج رہے تھے - اسکو مالک نے مؤطا کے اُس باب مین روایت کیا ہے جسمین

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر ہے - اور عبد الرحمن بن

اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ

ابی لیلے روایت کرتے ہین کہ کعب بن عجرہ مجھے ملے اور یہ کہا کیا مین تمکو ایک

هَدِيَّةً اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا

ہدیہ ندون - وہ یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن ہمارے پاس تشریف لائے

فقلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف

ہمنے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمکو معلوم ہے۔ مگر آپ پر

نصلی علیک فقال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل

درود کسطرح بھیجا کرین۔ فرمایا یہ کہا کرو۔ اے خدا محمدؐ اور آل محمد پر درود بھیج

محمد کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم

جسطرح تو آل ابراہیم پر درود بھیج چکا ہے۔ تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔ اے خدا

بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم

محمدؐ اور آل محمد پر برکت نازل کر۔ جسطرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی ہے۔

انک حمید مجید رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب

تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔ اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الدعوات

الدعوات و رواہ مسلم فی صحیحہ فی کتاب الصلوۃ

مین روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوۃ کے اُس

فی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد

باب مین روایت کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تشہد کے بعد درود بھیجنے کا ذکر ہے

التشہد الا ان فی روایتہ قد عرفنا مکان قد علمنا

مگر مسلم کی روایت مین لفظ قد علمنا کی جگہ لفظ قد عرفنا آیا ہے

وعن ابی ھریرۃ عن النبی قال من سرہ ان یکتال

اور ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسکو پورے

بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل

پیمانہ سے ثواب لینا اچھا معلوم ہوتا ہو تو ہم پر (کہ ہم اہل بیت نبوت ہین) درود بھیجتے وقت یہ کہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے خدا محمد پر جو نبی ہیں اور آنکی ازواج پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

اور آنکی اولاد - اور اہل بیت پر ایسا درود بھیج جیسا کہ تو ابراہیم پر بھیج چکا ہے تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ

اور بزرگ ہے - اسکو ابوداؤد نے سنن ابوداؤد کی کتاب الصلوٰۃ میں روایت کیا ہے جس

بَابِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

باب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تشہد کے بعد درود پڑھنے کا ذکر ہے

التَّشَهُّدِ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ

اور عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے اور وہ کعب بن

عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ

عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے عرض کیا آپکے سلام بھیجنے کا طریقہ ہمنے معلوم کر لیا ہے -

فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

آپکے درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے - فرمایا یہ کہا کرو - اے خدا محمدؐ پر

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اور آل محمد پر ایسا درود بھیج جیسا کہ تونے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر بھیجا تھا

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے - اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر ایسی برکت نازل کر جیسے

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر نازل کی تھی - تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے -

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ رَوَاهُ

عبدالرحمن کا قول ہے کہ ہم اس درود مین اتنا لفظ اور کہتے ہین وعلینا معہم۔ اسکو

النَّسَائِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ

نسائی نے سنن نسائی کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِ السَّهْوِ

صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ مذکور ہے۔ اور یہ کتاب السہو مین ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ تَوْقِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پانچوان باب۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توقیر کے بیان مین۔

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ تعالے سورہ بقر مین فرماتا ہے۔ مسلمانو

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ

لفظ راعنا نہ کہو۔ بلکہ انظرنا کہا کرو۔ اور سنو۔ اور کافرونکے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النُّوْرِ

دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالے آخر سورہ نور مین فرماتا ہے

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۤءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۤءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ہمارے رسول کو اپنے مابین اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایکدوسرے کو پکار لیتے ہو۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ

خدا انکو خوب جانتا ہے جو دوسرے کی آڑ مین ہو کر کھسک جاتے ہین۔ بس تو

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہین وہ کسی فتنے کے پہنچنے یا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

دردناک عذاب میں مبتلا ہونے سے ڈرتے رہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سورۂ احزاب میں فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ

مسلمانو۔ نبی کے گھر وں میں داخل نہوا کرو۔ مگر اس وقت

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا

کہ تمکو کھانا کھانے کی اجازت ملے اسکے پکنے کا انتظار نکیا کرو۔ مگر جب

دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

بلائے جاؤ تو چلے جایا کرو اور جب کھاچکو چلدیا کرو۔ اور وہاں

لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ

بات چیت کرنے کے لیئے نہ ٹھیرو۔ اس سے نبی کو ایذا ہوتی ہے اور وہ تمسے شرماتے ہیں

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

لیکن خدا حق سے نہیں شرماتا۔ اور جب نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمھارے اور انکے دلوں کی

وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ

پاکیزگی کا سبب ہے۔ تمکو یہ مناسب نہیں کہ رسول خدا کو ایذا دو۔ اور نہ یہ

تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

کہ نبی کے بعد کبھی انکی بیویوں سے نکاح کرو یہ خدا کے نزدیک

عَظِيْمًا عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَا اَعْلَمُ

بڑا گناہ ہے۔ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک فرماتے ہیں ۔ میں

الناس بهذه الآية آية الحجاب لما اهديت

اس آیت یعنے آیت حجاب کے شان نزول کو خوب جانتا ہون - جبکہ

زينب الى النبي صلى الله عليه وسلم كانت معه

زینب بعد نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئین اور آپکے ساتھ

في البيت صنع طعاما ودعا القوم فقعدوا يتحدثون

گھر مین رہین تو آپ نے بطور ولیمہ کچھ کھانا پکوایا اور لوگونکو بلایا - لوگ بیٹھے باتین کرتے رہے

فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يخرج ثم يرجع وهم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی باہر جاتے تھے کبھی اندر آتے تھے مگر لوگ اسیطرح

قعود يتحدثون فانزل الله تعالى يا ايها الذين آمنوا

بیٹھے باتین کرتے رہے - اسوقت اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی - مسلمانو -

لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام

نبی کے گھرون مین داخل نہوا کرو مگر اسوقت جبکہ تمکو کھانے کیلئے بلایا جائے

غير ناظرين اناه الى قوله من وراء حجاب فضرب

اسکے پکنے کا انتظار نکیا کرو (من وراء حجاب تک) اسوقت

الحجاب وقام القوم رواه البخاري في صحيحه في كتاب

پردہ مقرر ہوا - اور لوگ اٹھگئے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

التفسير وقال الله تعالى في سورة الحجرات يا ايها الذين

کتاب التفسیر مین روایت کیا ہے - اور اللہ تعالے سورۂ حجرات مین فرماتا ہے اے

آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله واتقوا الله

مسلمانو - خدا اور اسکے رسول کے سامنے پیشدستی نکرو - اور خدا سے ڈرو

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

بیشک خدا سنتا جانتا ہے - مسلمانو - اپنی

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

آوازین نبی کی آواز سے اوپر نہ بڑھاؤ - اور آنسے پکار پکار کر باتین نکرو

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

جسطرح آپسمین کرتے ہو کہین ایسا نہو تمھارے اعمال نابود ہو جاینں اور تمکو خبر بھی نہو

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ أُولَٰئِكَ

جو لوگ رسول خدا کے سامنے اپنی آوازین پست رکھتے ہین - آن کے

الَّذِينَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

دلون کو اللہ تعالے نے تقوے کے لئے آزمایا ہے - آنکے لئے مغفرت اور

عَظِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ ٥٠

بڑا ثواب ہے - جو لوگ تمکو حجرون کے پیچھے سے پکارتے ہین - آنمین اکثر

٥١

لا يعقلون ولو أنهم صبروا حتى تخرج إليهم لكان

سمجھتے نہیں ۔ اور اگر وہ تمھارے نکلنے تک صبر کرتے تو

خيرا لهم والله غفور رحيم عن نافع بن عمر عن

انکے لئے بہتر ہوتا ۔ اور اللہ بخشنے والا ۔ مہربان ہے ۔ نافع بن عمر

ابن أبي مليكة قال كاد الخيران يهلكا أبا بكر وعمر

ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہین کہ دو نیک شخص یعنے ابو بکر وعمر ہلاک ہونے کو تھے

رفعا أصواتهما عند النبي صلى الله عليه وسلم حين

کہ انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنی آوازین بلند کین جبکہ

قدم عليه ركب بني تميم فأشار أحدهما بالأقرع بن

آپکے پاس قبیلۂ بنی تمیم کے سوار آئے ۔ ایک نے کہا کہ اقرع بن

حابس أخي بني مجاشع وأشار الآخر برجل آخر قال

حابس جو قبیلۂ بنی مجاشع مین سے ہے امیر مقرر ہو ۔ دوسرے نے کسی اور کے لئے کہا ۔

نافع لا أحفظ اسمه فقال أبو بكر لعمر ما أردت إلا

نافع کہتے ہین مجکو اسکا نام یاد نہین رہا ۔ اسوقت ابو بکر نے عمر سے کہا اس معاملہ مین تم صرف

خلافي قال ما أردت خلافك فارتفعت أصواتهما

میری مخالفت کرتے ہو ۔ عمر نے جواب دیا ۔ مین تمھاری مخالفت نہین چاہتا ۔ اسمین دونو نکی آوازین بلند ہوگئین

في ذلك فأنزل الله يا أيها الذين آمنوا لا ترفعوا

اور اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ مسلمانو ۔ اپنی آوازین بلند نکرو ۔

أصواتكم الآية قال ابن الزبير فما كان عمر يسمع

الآیۃ ۔ ابن زبیر کا قول ہے کہ پھر تو عمر کا یہ طریقہ ہو گیا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ

جبتک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھ نہ لیتے تھے کہ یہ کیا کہا عمرؓ کی کوئی بات سمجھ نہ سکتے تھے اور

يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ابن زبیر نے اسے اپنے باپ (یعنے نانا) ابوبکرؓ کیجانب سے ذکر نہیں کیا۔ اور ابن جریج کیطور روایت

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

کہتے ہیں کہ مجکو ابن ابی ملیکہ نے - اور انکو عبد اللہ بن زبیر نے

أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

خبردی کہ قبیلۂ بنی تمیم کے چند سوار رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ

علیہ وسلم کے پاس آئے ابوبکرؓ نے کہا قعقاع بن معبد کو امیر بنا دیجئے

وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

اور عمرؓ نے کہا - اقرع بن حابس کو مقرر فرمایئے - ابوبکرؓ نے کہا

مَا أَرَدْتَّ إِلٰى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُّ خِلَافَكَ

میری مخالفت سے تمہارا کیا مقصود ہے - عمرؓ نے کہا میرا مقصود تمہاری مخالفت نہیں ہے

فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ يَا أَيُّهَا

پھر دونو جھگڑے اور دونو کی آوازیں بلند ہوگئیں - اس معاملہ میں یہ آیت اتری - اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ حَتّٰى

مسلمانو خدا اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو

انْقَضَتِ الْآيَةُ وَعَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(اسکے آخر الآیۃ) اور موسے بن انس انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ

کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابتؓ بن قیس کو تلاش کیا۔

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ

تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں آپکے پاس انکی خبر لاکے دیتا ہوں۔ چنانچہ گئے

فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ

تو انکو اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھا پایا - پوچھا کہ

مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

تمھارا کیا حال ہے۔ ثابتؓ نے کہا برا حال ہے۔ میں اپنی آواز۔ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ

صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی رکھا کرتا تھا۔ اسلئے میرے عمل نابود ہوگئے اور میں

النَّارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

۵۳

دوزخی ہوگیا۔ پھر وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ثابت

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ

یہ یہ کہتے ہیں۔ موسے کا قول ہے کہ وہ شخص ثابت کے پاس دوسری مرتبہ بڑی بشارت

عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ

لیکر گیا۔ آپنے حکم دیا ثابت سے کہدو کہ تم

أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَى الْبُخَارِيُّ

دوزخیوں میں نہیں۔ بلکہ جنتیوں میں ہو۔ بخاری نے

الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ فِي

ان تینوں حدیثوں کو صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں

تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ وَعَنِ النُّعْمٰنِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ

تحت تفسیر سورۂ حجرات روایت کیا ہے - نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ایکبار

اِسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ

ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور اتفاقاً حضرت

عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ اَلَا

عائشہؓ کو بڑی آواز سے بولتے سنا - آپنے گھر میں جاکر حضرت عائشہؓ کو طمانچہ مارنے کیلئے پکڑا - اور کہا

اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں تمکو دیکھتا ہوں کہ اپنی آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی رکھتی ہو -

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ

اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کو روکتے رہے اور

اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ابو بکر خفا ہو کر چلے گئے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انے

خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ

ابو بکر کے چلے جانیکے بعد فرمایا - کیوں دیکھا مینے تمکو ایک مرد کے ہاتھ سے بچالیا - نعمان کا قول ہے

فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کہ ابو بکر نے چند روز توقف کیا - اور ایکدن پھر رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا

علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور یہ دیکھا کہ دونوں نے صلح کرلی ہے - ابوبکرؓ نے

اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ

جسطرح تم دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں داخل کرلیا تھا صلح میں بھی کرو -

۵۴

٥٥

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اچھا ہمین منظور ہے - اچھا ہمین منظور ہے

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَدَبِ فِيْ بَابِ

اسکو ابوداؤد نے سنن ابوداؤد کی کتاب الادب مین روایت کیا ہے جس باب مین

مَاجَاءَ فِي الْمِزَاحِ وَعَنْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ

خوش طبعی کرنے کا ذکر ہے - اسحق سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہم عمران

ابْنِ حُصَيْنٍ فِيْ رَهْطٍ مِّنَّا وَفِيْنَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا

ابن حصین کے پاس اپنی قوم کے لوگونمین بیٹھے تھے اور ہم مین بشیر بن کعب تھے - پس

عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمران نے اسدن یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ قَالَ اَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهٗ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ

حیا سر بسر خوبی ہے - یا یہ فرمایا ہے کہ ہر طرح کی حیا بہتر ہے - یہ سنکر بشیر

ابْنُ كَعْبٍ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ وَالْحِكْمَةِ اَنَّ مِنْهُ

ابن کعب بولے - ہم بعض کتابون یا حکمت مین یہ لکھا پاتے ہین کہ بعض حیا

سَكِيْنَةً وَّوَقَارًا لِّلّٰهِ قَالَ وَمِنْهُ ضُعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ

اطمینان دل اور تعظیم الٰہی کا باعث ہوتی ہے اور بعض ضعف کا - اسحاق کا قول ہے کہ یہ سنکر

عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ اَلَا اَرَانِيْ اُحَدِّثُكَ

عمران ایسے غضبناک ہوے کہ دونو آنکھین سرخ ہوگئین - اور یہ کہا کہ مین تو تمکو

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہون اور تم اسکا مقابلہ کرتے ہو

قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ

اسحٰق کا قول ہے کہ عمران نے حدیث مذکور کو مکرر بیان کیا اور علیٰ ہذا القیاس بشیر نے اپنی بات دوہرائی اور

عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ

عمران سخت غضبناک ہوئے پھر ہم بار بار یہ کہتے رہے کہ اے ابا نجید بشیر ہم میں سے ہے اسمین کچھ

لَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

کھوٹ نہیں۔ اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے۔

فِي بَابِ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ

جس باب میں ایمان کی شاخوں کی تعداد بیان کی ہے۔ اور سالم بن

عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عبد اللہ سے مروی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا

علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنے عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو جب

اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

وہ تم سے اجازت لیا کریں سالم کا قول ہے کہ اسوقت بلال بن عبد اللہ نے کہا خدا کی قسم

لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا

ہم تو اُنکو روکینگے۔ یہ سنکر عبد اللہ اُن کیطرف متوجہ ہوئے اور ایسا برا بھلا کہا

سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ

کہ اس سے پہلے مینے کبھی نہیں سنا تھا۔ اور پھر یہ کہا کہ میں تمسے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم کہتے ہو کہ ہم عورتوں کو روکینگے۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور مجاہد ابن عمرؓ سے بطور روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت

الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَّهٗ یُقَالُ لَهٗ وَاقِدٌ اِذًا یَّتَّخِذْنَهٗ

مسجدوں میں جانے کی اجازت دیدیا کرو۔ ابن عمرؓ کے ایک لڑکے نے جسکا نام واقد تھا یہ کہا کہ تو عورتیں

دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ

فریب کا ذریعہ بنالیں گی۔ راوی کا قول ہے ابن عمرؓ نے لڑکے کے سینہ پر ضرب ماری اور یہ کہا کہ میں تجھکو

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا رَوَاهُمَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو عمل سے انکار کرتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو

مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ کِتَابِ الصَّلٰوةِ فِیْ بَابِ خُرُوْجِ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوۃ میں روایت کیا ہے جس باب میں

النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ الخ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

عورتوں کے مسجد میں جانے کا ذکر ہے اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم ایک جماعت میں تھے جسمیں مہاجرین

وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ یَا

اور انصار موجود تھے۔ اتفاقًا ایک اونٹ آیا اور اسنے آپکو سجدہ کیا صحابہ نے کہا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ

یا رسول اللہ جبکہ چوپائے اور درخت آپکو سجدہ کرتے ہیں تو ہم بدرجہ اولٰے

۵۷

اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ

سجدہ کرنا چاہیئے - آپنے فرمایا - اپنے پروردگار کی عبادت اور اپنے بھائی کی عزت کرو

وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ

اور اگر میں کسیکو کسیکے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت سے کہتا کہ

تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ

اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے اور اگر خاوند عورت سے کہے کہ تو زرد پہاڑ کے پتھر

اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ

سیاہ پہاڑ کیطرف اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ کیطرف اٹھا لیجا تو

يَنْبَغِىْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ كَذَا فِىْ مِشْكٰوةِ

اسے زیبا ہے کہ کر گزرے - اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور اسیطرح مشکوۃ

الْمَصَابِيْحِ فِىْ كِتَابِ النِّكَاحِ فِىْ بَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَ

المصابیح کی کتاب النکاح کے باب عشرۃ النساء میں ہے - اور

عَنِ ابْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ

ابن شماسہ مہری بطور روایت کہتے ہیں - کہ ہم عمرو بن العاص کے پاس اسوقت آئے جبکہ

وَهُوَ فِىْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِىْ طَوِيْلًا وَّحَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَى

وہ حالت موت میں بکثرت رو رہے تھے - اور اپنا منہ

الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُوْلُ يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

دیوار کیطرف پھیر رکھا تھا انکے بیٹے نے کہا اے باپ کیا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو بشارت نہیں دی - کیا رسول اللہ صلے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ

علیہ وسلم نے تمکو فلان بشارت نہین دی - راوی کا قول ہے کہ عمرو بن العاص نے ادھر منھ کیا اور یہ کہا

إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ

کہ ہم جسے سب سے افضل گنتے ہین کلمۂ شہادت ہے یعنے لا الٰہ الا اللہ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ

محمد رسول اللہ - مجھپر تین حالتین گزری ہین (۱) میرے

رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

گمان مین کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ

علیہ وسلم کے ساتھ مجھسے زیادہ بغض رکھتا ہو - اور میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ بہتر نہ تھی کہ کبھی موقع پاکر

مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ

آپکو شہید کر ڈالون - مین اگر اس حالت مین مر جاتا تو ضرور

مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي

دوزخی ہوتا - (۲) پھر جب اللہ تعالے نے میرے دل مین اسلام ڈال دیا

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ

تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ داہنا ہاتھ لایئے

فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ

تاکہ آپسے بیعت کرون آپنے ہاتھ بڑھایا مینے اپنا ہاتھ کھینچ لیا - آپ نے فرمایا

مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ

اے عمرو - تجھے کیا ہو گیا - مینے عرض کیا کہ مین ایک شرط کرنی چاہتا ہون آپ نے فرمایا

٥٩

تشترط بماذا قلت أن يغفر لي قال أما علمت يا

کیا شرط کرنی چاہتے ہو - میںنے کہا کہ میرے گناہ معاف کر دیے جائیں آپ نے فرمایا اے عمرو کیا تم نہیں

عمرو أن الإسلام يهدم ما كان قبله وأن الهجرة تهدم

کہ اسلام گزشتہ گناہوں کی عمارت ڈھا دیتا ہے اور ہجرة

ما كان قبلها وأن الحج يهدم ما كان قبله وما كان

سابق گناہوں کی بنیاد گرا دیتی ہے - اور حج پہلے گناہ معاف کرا دیتا ہے اُس وقت

أحد أحب إلي من رسول الله صلى الله عليه وسلم

کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب

ولا أجل في عيني منه وما كنت أطيق أن أملأ

اور میری نظروں میں آپ سے بزرگتر نہ تھا اور آپکی بزرگی کے باعث میری یہ مجال نہ تھی کہ

عيني منه إجلالاً له ولو سئلت أن أصفه ما

آپکو آنکھ بھر کر دیکھ سکوں - اگر مجھ سے کوئی آپکا حلیہ پوچھے تو

أطقت لأني لم أكن أملأ عيني منه ولو مت على

میں بتا نہیں سکتا کیونکہ میں آپکو اچھی طرح آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا - اگر میں

تلك الحال لرجوت أن أكون من أهل الجنة ثم

اس حال میں مرجاؤں تو امیدوار ہوں کہ جنتی ہو جاؤں - پھر

ولينا أشياء ما أدري ما حالي فيها فإذا أنا مت فلا

ہم بہت سی چیزوں کے مالک ہو گئے - میں نہیں جانتا کہ انکی بابت میرا کیا حال ہو - جب میں مرجاؤں

تصحبني نائحة ولا نار فإذا دفنتموني فسنوا علي

تو نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ ہو نہ آگ - اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر

التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ
مٹی ڈالدینا - اور میرے قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر اونٹ ذبح ہوکر
وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهِ
اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ مین تم سے انس حاصل کرون اور دیکھون کہ مین کیا جواب دیکر
رُسُلَ رَبِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ
اپنے پروردگار کے فرشتوں کو واپس کرتا ہون - اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان مین روایت
فِيْ بَابِ كَوْنِ الْاِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهٗ وَعَنْ اَنَسِ
جس باب مین یہ ذکر ہے کہ اسلام سابق کے گناہون کو دور کردیتا ہے - اور انس
ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے
فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ
اور عبداللہ ابن حذافہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میرا باپ کون ہے آپنے فرمایا تیرا باپ
حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ
حذافہ ہے - پھر آپ باربار فرماتے رہے کہ اور پوچھو اور پوچھو بعدہ عمر نے دوزانو بیٹھکر
فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى
کہا کہ ہم اللہ تعالے کے رب ہونے اور اسلام کے دین برحق ہونے اور محمد صلی اللہ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ
علیہ وسلم کے نبی ہونے سے رضامند ہین - یہ بات تین مرتبہ کہی پھر رسول خدا خاموش ہوگئے اسکو
صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ
بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے اور مقدام بن معدی کرب

٦١

الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کندی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ

وہ وقت نزدیک ہے کہ ایک شخص اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور اسکو میری حدیث پہنچے

مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کوئی حدیث پہنچیگی تو یہ کہیگا کہ ہمارے تمہارے مابین کتاب اللہ کافی ہے

فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ

ہم اُس میں جس شئے کو حلال پائینگے اُسے حلال جانینگے اور جس شئے کو حرام پائینگے

مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اُسے حرام سمجھینگے — سنو جی جس شئے کو رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَعَنْ قَبِيصَةَ عَنْ

علیہ وسلم نے حرام کردیا وہ اُسی شئے کی مانند ہے جسے خدا نے حرام کردیا ہو — اور قبیصہ

أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ النَّقِيبَ صَاحِبَ

اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ عبادہ بن الصامت انصاری نقیب اور مصاحب

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا مَعَ مُعَاوِيَةَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معاویہ کے ساتھ

أَرْضَ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتَبَايَعُونَ كِسَرَ

ملک روم کی طرف جہاد کو نکلے اور لوگوں کا یہ حال دیکھا کہ

الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ وَكِسَرَ الْفِضَّةِ بِالدَّرَاهِمِ فَقَالَ

سونے کے ٹکڑے دیناروں سے اور چاندی کے ٹکڑے درہموں سے بیچ رہے ہیں فرمایا

١٣

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

اے لوگو تم سود کھاتے ہو ۔ سیتے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ سونا سونے کے ساتھ نہ بیچو تو

إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نَظِرَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ

برابر ۔ برابر ۔ لین دین میں نہ زیادتی ہو نہ مہلت ۔ معاویہ نے اُنسے کہا

يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا أَرَى الرِّبَا فِي هٰذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَظِرَةٍ

اے ابو الولید میں تو اس میں مہلت ہی کو سود میں داخل سمجھتا ہوں

فَقَالَ عُبَادَةُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبادہ بولے کہ میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں

وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ رَأْيِكَ لَئِنْ أَخْرَجَنِي اللّٰهُ لَا أُسَاكِنُكَ

اور تم اپنی رائے کا اظہار کرتے ہو ۔ اگر خدا مجھے نکالدے تو میں ایسی

بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا إِمْرَةٌ فَلَمَّا قَفَلَ لَحِقَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ

جگہ نہ رہونگا جہاں مجھپر تمھاری حکومت ہو ۔ پھر جب یہ واپس آئے تو مدینے چلے گئے اور

لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ فَقَصَّ

ان سے عمر بن الخطاب نے کہا کہ اے ابو الولید تم یہاں کیونکر چلے آئے انھوں نے

عَلَيْهِ الْقِصَّةَ وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاكَنَتِهِ فَقَالَ ارْجِعْ

سارا قصہ اور اپنے رہنے سہنے کا تذکرہ بیان کر دیا ۔ عمر رض نے فرمایا

يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِلَى أَرْضِكَ فَقَبَّحَ اللّٰهُ أَرْضًا لَسْتَ فِيهَا

اے ابو الولید اپنی جگہ واپس چلے آؤ خدا اُس زمین کا بُرا کرے جسمیں تم

وَأَمْثَالُكَ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ لَا إِمْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ

یا تم جیسے آدمی ہوں۔ اور معاویہ کو حکم دیا کہ ان پر تمہاری حکومت نہیں چل سکتی

وَاحْمِلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ الْأَمْرُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ

لوگوں کو انکا قول ماننے پر ابھارو کیونکہ بات وہی ہے جو انہوں نے کہی۔ اور ابو سلمہ سے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِرَجُلٍ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ

روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے ایک شخص سے کہا میرے بھتیجے جسوقت میں تم کو

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنایا کروں تو اسکے مقابلہ میں مثالیں بیان کیا کرو

رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي أَوَائِلِ سُنَنِهِ

ابن ماجہ نے ان تینوں حدیثوں کو سنن ابن ماجہ کے اوائل میں روایت کیا ہے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ

قیس بن سعد بطور روایت کہتے ہیں کہ میں مقام حیرہ میں آیا تو یہ دیکھا کہ لوگ

يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم کو بطریق اولیٰ سجدہ کرنا چاہیے چنانچہ پھر میں نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے حیرہ میں یہ دیکھا کہ لوگ

لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَكَ قَالَ

اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ آپ اس سے کہیں زیادہ سجدہ کے مستحق ہیں۔ فرمایا

٦٥

أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ

یہ بتا کہ تو میری قبر پر آئے تو کیا اسے سجدہ کرنے لگے - میں نے عرض کیا

لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

نہیں - فرمایا بس تم مجھکو بھی سجدہ نکرو - اگر میں کسیکو کسیکے لئے سجدہ کا حکم دیتا

لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ

تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں - کیونکہ

اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ فِي

اللہ تعالے نے ان پر مردوں کا حق لگا دیا ہے اسکو ابو داؤد نے سنن ابو داؤد کی

كِتَابِ النِّكَاحِ فِي بَابِ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

کتاب النکاح میں روایت کیا ہے اس باب میں جہاں عورت پر خاوند کے حق کا بیان ہے -

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي حُكْمِ الْمَحَبَّةِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى

چھٹا باب - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے بیان میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ

اللہ تعالے سورہ توبہ میں فرماتا ہے

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

اسے نبی کہدو - اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں

وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

اور کنبے قبیلے والے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جسکے

كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ ...

مندے سے ڈرتے ہو اور وہ مکان جو ... تمہارے نزدیک خدا

قوله

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَأْتِیَ اللّٰهُ

اور اسکے رسول اور اسکی راہ مین جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہین تو اچھا اتنی دیر صبر کرو کہ خدا

بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

اپنا حکم نافذ کرے اور خدا فاسقون کی قوم کو ہدایت نہین کرتا - ابو ہریرہ سے مروی ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ

جسکے قبضہ مین میری جان ہے - تم مین کوئی شخص کامل مومن نہین ہوتا جبتک کہ مین اسکے نزدیک

مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ

اسکے باپ اور اولاد سے زیادہ دوست نہو جاؤن - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

٦٦

کِتَابِ الْاِیْمَانِ فِیْ بَیَانِ اَنَّ حُبَّ الرَّسُوْلِ صَلَّی

کتاب الایمان مین روایت کیا ہے جس باب مین یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

علیہ وسلم کی محبت ایمان مین داخل ہے - اور انس بطور روایت کہتے ہین کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین کوئی شخص کامل مومن نہین ہوتا

حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ

جبتک مین اسکے نزدیک اسکے باپ اور اولاد اور تمام آدمیون سے زیادہ دوست نہو جاؤن

اَجْمَعِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْبَابِ الْمَذْکُوْرِ وَرَوَاهُ

اسکو بخاری نے باب مذکور مین روایت کیا ہے - اور اسی کو

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْاِيمَانِ فِي بَابِ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے جس باب میں یہ ذکر ہے

وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

مِنَ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ وَعَنْهُ عَنِ

اپنے کنبے اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت رکھنی واجب ہے - اور وہی انس

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا - جس شخص میں تین خصلتیں ہوں

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيمَانِ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ

وہ ایمان کا مزہ اٹھاوے گا (۱) خدا اور اسکا رسول اُسکے نزدیک

اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ

کل ماسوا سے زیادہ دوست ہو (۲) جس کسی مسلمان سے دوستی رکھے تو خالص اللہ کے واسطے (۳)

يَكْرَهَ اَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

کفر کی طرف پلٹ آنے کو ایسا برا سمجھے جیسا آگ میں گرائے جانے کو -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْاِيمَانِ فِي بَابِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے - جس باب میں

حَلَاوَةِ الْاِيمَانِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ اَيْضًا فِي

حلاوۃ ایمان کا ذکر ہے اور مسلم نے بھی صحیح مسلم کی

كِتَابِ الْاِيمَانِ فِي بَابِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ

کتاب الایمان میں روایت کیا ہے - جس باب میں ان خصلتوں کا ذکر ہے کہ جو انکے ساتھ موصوف ہو

وجد حلاوة الایمان وعن عبد الله بن مسعود

وہ ایمان کا مزہ اٹھائے گا ۔ اور عبد اللہ بن مسعود بطور روایت

قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

فقال یا رسول الله کیف تقول فی رجل احب قوما

اور یہ کہا ۔ یا رسول اللہ ۔ آپ اس شخص کے نسبت کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہے

ولم یلحق بهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور ان سے ملا نہو ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

المرء مع من احب وعن سالم بن ابی الجعد عن

آدمی اسیکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے ۔ اور سالم بن ابی الجعد

انس بن مالك ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه

انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم فقال متی الساعة یا رسول الله قال ما

وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ۔ قیامت کب قائم ہوگی ۔ آپنے فرمایا

اعددت لها قال ما اعددت لها من کثیر صلوة

تونے قیامت کیلئے کیا سامان کر رکھا ہے ۔ اسنے کہا کہ مینے اسکے لئے نکچھ زیادہ نمازیں تیار کر رکھی ہیں

ولا صوم ولا صدقة ولکنی احب الله ورسوله

نہ زیادہ روزے ۔ نہ زیادہ صدقات وخیرات مگر میں خدا اور آسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں

قال انت مع من احببت رواهما البخاری فی صحیحه

آپنے فرمایا تو اسیکے ساتھ ہے جسے دوست رکھتا ہے ۔ ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی

عبد الرحیم ٥٢٨

فِی کِتَابِ الْاَدَبِ فِی بَابِ عَلَامَةِ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ

کتاب الادب مین روایت کیا ہے جس باب مین علامت حُبِّ فی اللہ کا ذکر ہے

وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

ثابت انسؓ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ

علیہ وسلم سے قیامت کا حال پوچھا اور یہ کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی - آپنے فرمایا

وَمَاذَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ لَاشَیْئَ اِلَّا اَنِّی اُحِبُّ اللّٰہَ

تونے اُسکے لئے کیا تیاریان کر رکھی ہین - اُسنے کہا بجز اسکے اور کچھ نہین کہ خدا

وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ

اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہون - آپنے فرمایا تو اُسیکے ساتھ ہے

اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَیْئٍ فَرْحَنَا بِقَوْلِ النَّبِیِّ

جسے دوست رکھتا ہے - انسؓ کہتے ہین کہ ہم کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوے کہ جتنا رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خوش ہوے کہ تو اُسیکے ساتھ ہے جسے دوست رکھتا ہے انس کہتے ہین

فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ

کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دوست رکھتا ہون

وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ

اور توقع ہے کہ مین انکی محبت کے باعث اُنہین کے ساتھ ہونگا اگرچہ مین اُنکی برابر

اَعْمَالِھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ

عمل نہین کرسکتا - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیار کے

في باب مناقب عمر بن الخطاب ورواه مسلم مع

باب مناقب عمر بن الخطاب میں روایت کیا ہے اور مسلم نے

تغير يسير في صحيحه في كتاب البر والصلة وعن

تھوڑے سے تغیر کے ساتھ صحیح مسلم کی کتاب البر والصلہ میں روایت کیا ہے اور

أبي واقد الليثي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بينما هو جالس في المسجد والناس معه إذ أقبل

مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکے گردا گرد بیٹھے تھے۔ اتفاقاً

ثلاثة نفر فأقبل اثنان إلى رسول الله صلى الله عليه

تین شخص آئے اور انہیں سے دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بڑھے

وسلم وذهب واحد قال فوقفا على رسول الله صلى

اور ایک چلا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم فأما أحدهما فرأى فرجة في الحلقة

علیہ وسلم کے پاس جا کھڑے ہوئے۔ ایک نے حلقہ میں تھوڑی سی خالی جگہ دیکھی

فجلس فيها وأما الآخر فجلس خلفهم وأما الثالث

اور وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرا اسکے پیچھے جا بیٹھا۔ اور تیسرا

فأدبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم

پیٹھ پھیر کر چلدیا۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے

قال ألا أخبركم عن النفر الثلاثة أما أحدهم فأوى

تو یہ فرمایا۔ کہ کیا میں تمکو ان تینوں کے حال کی خبر دوں۔ ایک نے

إلى الله فآواه الله وأمّا الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه وأمّا

خدا کیطرف ٹھکانا ڈھونڈھا - خدا نے اسے ٹھکانا دیا - اور دوسرے نے شرم کی اسلیئے خدا کو اس سے حیا آگئی

الآخر فأعرض فأعرض الله عنه رواه البخاري في

تیسرے نے منہ پھیر لیا خدا نے اُس سے منہ پھیر لیا - اسکو بخاری نے

صحيحه في كتاب العلم ورواه مسلم في صحيحه في

صحیح بخاری کی کتاب العلم مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی

كتاب السلام في باب من أتى مجلسا الخ وعن ابن

کتاب السلام مین روایت کیا ہے جس باب مین اُس شخص کا ذکر ہے جو کسی مجلس مین جائے (الی آخرہ) اور

عبّاس قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم

ابن عباسؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أحبّوا الله لما يغذوكم من نعمه وأحبّوني لحبّ الله

لوگو - خدا کو اسلیئے دوست رکھو کہ وہ تمھارے کھانے کو نعمتین دیتا ہے - اور خدا کی دوستی کے باعث مجھکو دوست رکھو

وأحبّوا أهل بيتي لحبّي رواه الترمذي في جامعه

اور میری محبت کے سبب میرے اہل بیت سے محبت کرو - اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کے

في أبواب المناقب في باب مناقب أهل بيت النبي

ابواب مناقب مین روایت کیا ہے جہان اہل بیت رسول اللہ

صلّى الله عليه وسلّم وعن أسلم عن عمر أنّه فرض

صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا ذکر ہے - اور اسلم عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے

لأسامة في ثلاثة آلاف وخمسمائة وفرض لعبد الله

اسامہ کے لیئے تین ہزار پانسو مقرر کیے اور عبد اللہ

ابْنُ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ

ابن عمرؓ کے لئے صرف تین ہزار اسوقت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے کہا

لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى الْمَشْهَدِ

کہ آپ اسامہ کو مجھپر فضیلت کیوں دیتے ہیں - خدا کی قسم وہ کسی غزوہ میں مجھسے پہلے نہیں گئے

قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ زید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى

تیرے باپ سے زیادہ پیارے اور اسامہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھسے زیادہ محبوب تھے - اسلئے میں نے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِبِّي رَوَاهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر فضیلت دی ہے - اِسکو

التِّرْمِذِيُّ فِي الْكِتَابِ الْمَذْكُورِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ

ترمذی نے کتاب مذکور کے باب مناقب

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

زید بن حارثہؓ میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے

وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

اور جبلہ بن حارثہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ

مَعِیَ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ

میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجیے۔ فرمایا لو یہ زید موجود ہے اگر تیرے ساتھ جاتا ہے

اَمْنَعْهُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَیْكَ اَحَدًا

تو منع نہیں کرتا۔ زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکے ہوتے کسیکو پسند نہیں کرتا

قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

جبلہ کا قول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا۔ اسکو ترمذی نے

فِی الْبَابِ الْمَذْکُوْرِ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ

باب مذکور میں روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو

اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ الرُّوْمِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَعَنْ

حدیث ابن رومی کے سوا جو علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں نہیں پہچانتے اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ

وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے عمر نے عرض کیا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا نَفْسِیْ

کہ یا رسول اللہ آپ مجھے میری جان کے سوا اور ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پاک ذات کی جسکے

بِیَدِهٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهٗ

قبضہ میں میری جان ہے جبتک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے زیادہ محبوب ہو جاؤں ایمان کامل نصیب نہ ہوگا عمر نے کہا

عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ

اب آپ میرے نزدیک میری جان سے زیادہ محبوب ہین

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُ الْاٰنَ یَا عُمَرُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رض اب ایمان کامل ہوگیا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الْاِیْمَانِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کے اول کتاب الایمان

وَالنُّذُوْرِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

والنذور مین روایت کیا ہی اور ابو ذر سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ

اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِمْ

ایک شخص کسی قوم کو چاہتا تو ہے مگر اُن کے سے عمل نہین کر سکتا

قَالَ اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ

فرمایا اے ابوذر تو جسے چاہیگا اُسیکے ساتھ ہوگا مینے عرض کیا کہ مین تو خدا

وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

اور اُسکے رسول کو چاہتا ہوں فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جسے چاہیگا اسکو دارمی نے

فِیْ سُنَنِهٖ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ فِیْ بَابِ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہی جس باب مین بیان ہے کہ آدمی جسے چاہیگا

وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِیْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ

اور ابن سیرین سے روایت ہے کہتے ہین مینے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس

شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہین کہ جو ہم کو انس

ے۱۲

أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ

یا اہل انس سے ہاتھ لگے ہیں عبیدہ نے کہا کہ میرے پاس آپ کا ایک بال ہو

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

تو میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے اسکو بخاری نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْوُضُوءِ فِي بَابِ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ

صحیح بخاری کی کتاب الوضوء میں روایت کیا ہے جس باب میں اُس پانی کا ذکر ہے جس سے

بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ وَعَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

آدمی کے بال دھوئے جاتے ہیں اور عباس اپنے باپ سہل بن سعد سے اور وہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا احد پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ فِي بَابِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الزکوۃ میں روایت کیا ہے جس باب میں

خَرْصِ التَّمْرِ وَسَنَذْكُرُ أَحَادِيثَ حَنِينِ الْجِذْعِ وَهِيَ

کھجوروں کے اندازہ کرنے کا ذکر ہے اور تنہ درخت کے رونے کی حدیثیں

مُنَاسِبَةٌ لِهٰذَا الْبَيَانِ أَيْضًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ

جو اس بیان کے مناسب ہیں ہم عنقریب باب معجزات میں

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتواں باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ تعالی سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے - اے نبی کہدو اگر تم

تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا اور تمھارے

ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قُلْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

گناہ بخشدیگا - اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اے نبی کہدو کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ٥ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

پھر اگر وہ منہ پھیرلیں تو خدا کافروں کو دوست نہیں رکھتا - ابو ہریرہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص میری فرمانبرداری کرتا ہے

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ

وہ گویا خدا کی فرمانبرداری کرتا ہے اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ گویا خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور جو

اَطَاعَ اَمِيرِي فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى اَمِيرِي

میرے امیر کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے اور جو میرے امیر کی نافرمانی کرتا ہے

فَقَدْ عَصَانِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي اَوَّلِ كِتَابِ

وہ میری نافرمانی کرتا ہے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی اول کتاب

الْاَحْكَامِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

الاحکام میں روایت کیا ہے اور عبد اللہ سے بطور روایت کہتے ہیں

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ

کہ تمام باتوں سے بہتر خدا کی کتاب ہے - اور تمام طریقوں سے بہتر

هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور تمام کاموں سے بڑے

مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَّمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

بدعت کے کام ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ آئیگی - اور تم خدا کو عاجز نہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

وسلم فرماتے ہیں میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی - مگر سرکش

قَالُوا وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ

صحابہ نے عرض کیا کہ سرکش کون ہے فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ جنتی ہوگیا اور جسنے

عَصَانِي فَقَدْ أَبَى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَتْ

نافرمانی کی گویا اسنے سرکشی کی - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت کہتے ہیں کہ

مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ

چند فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اصحاب میں آئے کہ آپ سو رہے تھے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ

بعض نے کہا کہ یہ تو سوتے ہیں دوسروں نے جواب دیا کہ آنکھ

نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا

سوتی ہے اور دل بیدار ہے - انہوں نے کہا کہ تمہارے اس دوست کی ایک عجیب مثال ہے

فاضربوا له مثلاً فقال بعضهم انه نائم وقال

تم اُس مثال کو بیان کرو بعض نے کہا کہ یہ تو سو رہے ہین اور

بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا

دوسرون نے جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار ہے انہون نے کہا

مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مادبة

اِن کی مثال اُس شخص کی سی ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور اُس مین مہمانی مقرر کی

وبعث داعيا فمن اجاب الداعي دخل الدار و

اور بلانے والے کو بھیجا - پھر جسنے بلانے والے کی بات مان لی وہ اُس گھر مین داخل ہو گیا

اكل من المادبة ومن لم يجب الداعي لم يدخل

اور مہمانی کا کھانا کھایا اور جسنے بلانے والے کی نہ مانی وہ اُس گھر مین داخل

الدار ولم ياكل من المادبة فقالوا اولوها له يفقهها

ہو سکا اور نہ اُسنے کھانا کھایا پھر فرشتون نے کہا کہ اس مثال کے معنی بیان کرو تاکہ یہ سمجھین

فقال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة

بعض نے کہا یہ تو سو رہے ہین دوسرون نے جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے

والقلب يقظان فقالوا الدار الجنة والداعي محمد

اور دل بیدار ہے انہون نے کہا وہ گھر جنت ہے اور بلانے والے محمد

صلى الله عليه وسلم فمن اطاع محمدا صلى الله

صلے اللہ علیہ وسلم ہین بس تو جسنے محمد صلے اللہ

عليه وسلم فقد اطاع الله ومن عصى محمدا صلى

علیہ سلم کی اطاعت کی اُسنے گویا خدا کی اطاعت کی اور جسنے محمد صلے اللہ

79

الله علیه وسلم فقد عصی الله ومحمد صلی الله علیه

صلی الله علیه وسلم کی نافرمانی کی اُسنے خدا کی نافرمانی کی اور محمد صلی الله علیه وسلم

وسلم فرق بین الناس وعن ابی موسی عن النبی

لوگون مین باعث امتیاز ہین - اور ابو موسی سے رسول خدا

صلی الله علیه وسلم قال انما مثلی ومثل ما بعثنی

صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا میری اور اُس چیز کی مثال جسکو

الله به کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت

خدا نے مجھے بھیجا ہے اُس شخص کی سی ہے جسنے کسی قوم کے پاس جا کر یہ کہا کہ مینے

الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء

لشکر اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور مین ننگا ڈرانے والا ہون تم جلد نجات کا رستہ نکالو

فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا وانطلقوا علی

پھر اُسکی قوم کے ایک گروہ نے اُسکا کہا مان لیا اور راتون رات

مهلهم فنجوا وکذبت طائفة منهم فاصبحوا مکانهم

آرام سے چلے اور نجات پائی اور ایک گروہ نے اُسے جھٹلایا اور صبح تک اپنی مکانون میں رہے

فصبحهم الجیش فاهلکهم واجتاحهم فذلک مثل

پھر صبح کے وقت لشکر نے اُنکو آلیا - اور ہلاک کیا اور جڑ پیڑ سے اُکھیڑ دیا بس یہی مثل

من اطاعنی فاتبع ما جئت به ومثل من عصانی

اُس شخص کی ہے جسنے میری اطاعت اور جو کچھ مین لایا ہون اُسکی پیروی کی اور اُس شخص کی مثل ہے

وکذب بما جئت به من الحق روی البخاری الاحادیث

اور جو حق مین لایا ہون اُسے جھٹلایا ان چارون حدیثون کو بخاری نے

الاربعة في صحيحه في كتاب الاعتصام في باب

صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام میں روایت کیا ہے جس باب میں

الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنے کا بیان ہے

وعن علقمة عن عبد الله قال لعن الله الواشمات

اور علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے گودنے والیوں

والمونشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

اور گدوانے والیوں اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو جدا

المغيرات خلق الله فبلغ ذلك امرأة من بني اسد

کرنے والیوں کو کہ خدا کی پیدا کی چیز کو متغیر کرتی ہیں لعنت کرتا ہے۔ عبد اللہ کا یہ قول بنی اسد کی ایک عورت نے

يقال لها ام يعقوب فجاءت فقالت انه بلغني

سنا جسے ام یعقوب کہتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ کے پاس آئی اور یہ کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے

انك لعنت كيت وكيت فقال ومالي لا العن من

تم ایسی ایسی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہو جواب دیا کہ میں ایسیوں پر لعنت نہ بھیجوں

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن هو

جن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور جو

٨١

فِی کِتَابِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَمَا وَجَدْتُ

کتاب اللہ مین ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا میں نے تو پڑھا دونون پٹھون کے مابین تھا سب پڑھ ڈالا مگر

فِیْہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ کُنْتِ قَرَأْتِیْہِ لَقَدْ وَجَدْتِیْہِ أَمَا

تمہارا قول کہین نہ پایا۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ تو اگر غور سے پڑھتی تو ضرور پاتی ۔ کیا تو نے

قَرَأْتِ وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

یہ آیت نہین پڑھی کہ جو کچھ رسول تمکو دیوین اسے لیلو۔ اور جس سے منع کرین اس سے باز رہو

قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَإِنَّہٗ قَدْ نَھٰی عَنْہُ قَالَتْ فَإِنِّیْ أَرٰی أَھْلَکَ

اس عورت نے کہا۔ ہان یہ تو پڑھا ہے۔ عبد اللہ بولے کہ رسول خدا نے ان چیزون سے منع کیا ہے وہ بولی مین تمہاری عورت کو

یَفْعَلُوْنَہٗ قَالَ فَاذْھَبِیْ فَانْظُرِیْ فَذَھَبَتْ فَنَظَرَتْ

ایسا کرتے دیکھتی ہون۔ عبد اللہ نے جواب دیا اچھا جاؤ اور غور سے دیکھو۔ چنانچہ وہ گھر مین گئی اور دیکھا

فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِھَا شَیْئًا فَقَالَ لَوْ کَانَتْ کَذٰلِکَ مَا جَامَعَتْنَا

لیکن وہان کچھ نہ پایا۔ عبد اللہ نے کہا اگر ایسا ہوتا تو ہماری گھر والی ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ کِتَابِ التَّفْسِیْرِ فِیْ تَفْسِیْرِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر مین تفسیر

سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ فَلَا وَرَبِّکَ

سورۂ حشر کے تحت مین روایت کیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے سورۂ نسار مین فرمایا ہی تمہارے پروردگار کی قسم

لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي

لوگ کامل مومن ہونگے جبتک اپنے جھگڑوں میں تمکو حکم نہ ٹھہرائیں گے۔ اور اسکے بعد

أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

تمہارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں برائی نہ پائیں گے۔ اور گردن جھکا کر اُسے مان نہ لیں گے اور اگر ہم

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوهُ

اُنپر اسکو فرض کرتے کہ اپنی جانیں دے ڈالو یا اپنے شہروں سے نکل کھڑے ہو تو

إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا

تھوڑے ہی سے آدمی اسکو بجالاتے۔ اور اگر وہ نصیحت کے مطابق عمل کرتے تو انکے لئے بہتر

لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُمْ مِّنْ لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ۸۴

ہوتا اور اُنکا دین مضبوط کر دیتا اور اُسوقت ہم اُنکو اپنے پاس سے اجر عظیم عنایت کرتے

وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

اور انکو سیدھا رستہ دکھاتے اور جو لوگ خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ

وہ اُنلوگوں کے ہمراہ ہونگے جنپر خدا نے اپنا فضل کر رکھا ہے یعنے پیغمبروں

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ

اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ ہونگے

أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

یہ لوگ سب اچھے رفیق ہیں یہ خدا کا فضل ہے اور خدا کا

عَلِيمًا ۝ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنْ

جاننا کافی ہے عروہ سے روایت ہے کہ زبیر کسی

الانصاری فی شریج من الحرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انصاری شخص سے ایک پانی کی نالی کی بابت جو پتھریلی زمین سے آتی تھی جھگڑ پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فقال الانصاری

نے فرمایا اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر کے اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دے۔ انصاری نے کہا

یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہہ ثم قال

یا رسول اللہ یہ حکم اسلیئے ہی کہ زبیر آپ کی پھوپی کے بیٹے ہیں۔ یہ سنکر آپکا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا پھر فرمایا

اسق یا زبیر ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر ثم ارسل

اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر۔ پھر پانی کو یہانتک روک کہ کیاریوں کی ڈول تک چڑھ آئے۔ پھر

الماء الی جارک واستوعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر

اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو

حقہ فی صریح الحکم حین احفظہ الانصاری کان اشار

ظاہر حکم دیکر انکا پورا حق دلوادیا اسوقت جبکہ انصاری نے آپ کو غصہ دلایا۔ اس سے پہلے

علیہما بامر لہما فیہ سعۃ قال الزبیر فما احسب ہذہ الآیات

ایسی بات کا حکم کیا تھا کہ اسمیں دونوں کے لیئے آسانی تھی۔ زبیر کہتے ہیں میں یہی گمان کرتا ہوں کہ یہ آیتیں

الا نزلت فی ذلک فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک

میرے معاملہ میں نازل ہوئی ہیں - تمھارے پروردگار کی قسم لوگ مومن کامل نہوں گے جبتک اپنے جھگڑوں میں

فیما شجر بینهم رواه البخاری فی صحیحه فی کتاب التفسیر

تمکو حکم نہ بنائیں گے اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں

فی تفسیر سورة النساء ورواه مسلم عن عروة بن الزبیر عن

تفسیر سورہ نساء کے تحت میں روایت کیا ہے اور مسلم عروہ بن زبیر سے

عبد الله بن الزبیر فی صحیحه فی کتاب الفضائل

اور وہ عبد اللہ بن زبیر سے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کرتے ہیں

ورواه ابن ماجة فی اول سننه کمسلم وقال الله

اور ابن ماجہ نے مسلم کی طرح سنن ابن ماجہ کے اول میں روایت کیا ہے اللہ تعالی

تعالی فی سورة المائدة واطیعوا الله واطیعوا الرسول

سورہ مائدہ میں فرماتا ہے - خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کرو -

واحذروا فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا

اور ڈرتے رہو اگر تم پھر جاؤ تو یہ سمجھ رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ

البلغ المبین وقال الله تعالی فی سورة الانفال

صریح طور پر صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالی سورہ انفال میں فرماتا ہے

یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم

مسلمانو خدا رسول کا کہا قبول کرلو جبکہ اس شے کی طرف بلائے

لما یحییکم واعلموا ان الله یحول بین المرء وقلبه

جس سے تم زندہ رہو اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالی بندے اور اسکے دل کے مابین حائل ہے

۳ مجانستہم باعمالکم ہذا المنتقط مما قالہ الامام البیضاوی فی تفسیرہ ۱۲

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ

اور یہ بھی جان لو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے ابوسعید بن معلے بطور روایت کہتے ہیں کہ میں

أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اتفاقاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا

فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ

میں نے جواب نہ دیا۔ بعد فراغ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا

أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي

کیا اللہ تعالی کا یہ قول نہیں ہے کہ خدا رسول جب تمکو بلائیں تو فوراً جواب دو۔ پھر مجھسے فرمایا

لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ

١٥ تو مسجد سے نکلنے نہ پائیگا کہ میں تجھکو قرآن کی ایک سب سے بڑی سورۃ بتاؤں گا

مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ

پھر میرا ہات پکڑ لیا اور جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے یاد دلایا کہ

أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

آپنے فرمایا تھا میں تجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتاؤں گا۔

قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

آپنے فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے

الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ

جو مجھے دیا گیا ہے اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے اول میں روایت کیا ہے

كِتَابِ التَّفْسِيرِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ

اور اللہ تعالی سورہ توبہ کے آخر میں فرماتا ہے

لَقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي

بیشک اللہ تعالیٰ نے نبی اور اُن مہاجرین و انصار کی توبہ قبول کر لی جنہوں نے

سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ

مشکل کے وقت میں نبی کی پیروی کی اسکے بعد کہ اُن میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو چلے تھے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

پھر اُن پر رحمت نازل کی کیونکہ خدا اُن کو بخشنے والا مہربان ہے اور اُن تین شخصوں پر بھی رحمت نازل کی

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

جو پیچھے رہ گئے تھے یہانتک باوجود کشایش کے زمین اُن پر تنگ ہو گئی

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ

اور اُنکو اپنی جانیں اجیرن ہو گئیں اور وہ جان گئے کہ خدا سے بھاگ کر خدا ہی کی طرف پناہ ملتی ہے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

پھر اُن پر رحمت نازل کی تاکہ توبہ کریں بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

مسلمانو خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ

مدینے والون اور اطراف کے دہقانیون کو یہ مناسب ہین

يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ

کہ رسول خدا سے پیچھے رہجائین اور اپنی جانون کو رسول کی جان سے اچھا سمجھین

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ

یہ اسلیئے کہ جب اُن کو پیاس یا رنج یا بھوک کی تکلیف

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ

خدا کے رستہ مین ہوگی اور کسی ایسی جگہ چلین گے جس سے کافرون کو غصہ آئے

٨٧ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ

اور دشمن سے کچھ حاصل کرینگے تو اُنکے لئے نیک عمل لکھا جائے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً

خدا نیکون کا بدلہ ضایع نہین کیا کرتا اور وہ جب

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

تھوڑا یا بہت خرچ کرین گے یا کسی مقام کو طے کرجائینگے تو اُنکیلیے ثواب لکھا جائے گا

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

تاکہ خدا اُن کو اُنکے نیک عملون کی جزا عنایت کرے ابن شہاب

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ

عبد اللہ بن کعب بن مالک نے (جو کعب کو

بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ

انکے نابینا ہونیکے وقت ہات پکڑکے لیجایا کرتے تھے) یہ کہا کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا

حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ

جبکہ وہ قصہ تبوک کی بابت پیچھے رہجانے کا حال بیان کیا کرتے تھے. کعب کا قول ہے کہ میں

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا

کسی غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا

إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ

البتہ غزوہ تبوک میں رہگیا. ہاں غزوہ بدر میں بھی میں نہیں جا سکا

وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

لیکن اُسکی بابت کسی پیچھے رہجانے والے پر عتاب نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ

علیہ وسلم قریش کے قافلہ کے ارادے سے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے

٨٩

وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ

بلا میعاد مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں مقابلہ کرادیا بیشک میں

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں حاضر ہوا ہوں جبکہ

تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ

ہمنے اسلام پر عہد کیا تھا میں لیلۃ العقبہ کے مقابلہ میں غزوۂ بدر کو زیادہ پسندیدہ نہیں بتاتا

وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي

اگرچہ بدر بہ نسبت لیلۃ العقبہ لوگوں میں زیادہ مشہور ہے میرا واقعہ یہ ہے

أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ

کہ میں کبھی ایسا توانا اور تونگر نہ تھا جیسا غزوہ بتوک سے

فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ

پیچھے رہجانے کے موقع پر تھا خدا کی قسم اس سے پہلے میرے پاس

رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ

کبھی دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں اس غزوہ میں میں نے دو سواریاں جمع کرلی تھیں

وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ کیا کرتے تھے

إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا

تو پوشیدہ طور سے کہیں اور کا نام لے دیتے تھے تا آنکہ یہ غزوہ [illegible] آگیا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں چڑھائی کر کے

سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ

لمبے سفر چٹیل میدان اور بکثرت دشمنون کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور مسلمانون پر ظاہر کر دیا

لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي

کہ غزوہ کی تیاری کرین اسوقت آپنے لوگون کو اپنے ارادہ سے آگاہی دی

يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مسلمان رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے ساتھ

كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيوَانَ

اس کثرت سے جمع ہوگئے کہ انکو روزنامچہ کی کتاب یعنے دفتر لکھ نہ سکا

قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّهُ

کعب کا قول ہے کہ جو شخص غائب ہو جانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ یہ سمجھتا تھا کہ

سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ

جبتک خدا کی وحی نہ اترے گی میرا حال رسول خدا سے مخفی رہیگا۔ الحاصل رسول الله

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ

صلے الله علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ اسوقت کیا جبکہ درختون کے پھل

وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ

اور سایے اچھے معلوم ہوتے تھے رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور آپکے ساتھ تمام مسلمان تیار ہوگئے

مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ

مین صبحکو اپنی تیاری کے فکر مین نکلتا مگر واپسی کے وقت کوئی سامان تیار نہ کر سکتا

شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي وَأَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى

اور اپنے دل مین سوچتا کہ مین تیاری پر قادر ہون چندروز اسی طرح گزر گئے

فِي حِينَ اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کہ لوگ سخت کوشش کرتے رہے پھر صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي

علیہ وسلم مع دیگر مسلمانون کے چل کھڑے ہوئے اور مین ذرا بھی تیاری نکرسکا

شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ

اسوقت مینے دل مین کہا کہ ایکدو دن مین تیاری کرکے لشکر سے جا ملون گا

فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ

چنانچہ لوگونکے چلے جانے کے بعد مین صبح کے وقت اپنی تیاری کی فکر مین نکلا مگر واپسی کے وقت تیار

شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي

نہو سکا اگلے دن پھر صبح کے وقت نکلا اور پھر تیار نہو سکا چند روز اسی طرح گزرے

حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ

یہانتک کہ لوگ آگے دوڑ گئے اور میرے ہات سے غزوہ جاتا رہا مینے ارادہ کیا کہ کوچ کرکے انہین پکڑ لون

قوله وتفارط الغزو بالفاء والراء والطاء المهملتين أي فات وسبق قاله العلامة القسطلاني ۱۲

وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ

اور کاش مین ایسا کرتا مگر یہ میرے مقدر مین نہ تھا پھر جب مین

فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجا سکنے کے بعد لوگون مین جاتا

فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا

اور اُن کے مجمعون مین گشت کیا کرتا تھا تو اس سے رنج ہوتا کہ مین (پیچھے رہجانے والون مین) اسی شخص کو دیکھتا تھا

عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ

جو نفاق کے ساتھ مطعون یا ناتوانی کے باعث خدا کی طرف سے معذور ہے اور

يذكرني رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ تبوكا

اس اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے یاد نہیں کیا یہانتک کہ آپ مقام تبوک میں پہنچے

فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما فعل كعب فقال

پھر تبوک پہنچکر جبکہ آپ لوگوں کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے یہ فرمایا کہ کعب کو کیا ہوا

رجل من بني سلمة يا رسول الله حبسه برداه ونظره

بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اُن کو تو آنکے دو چادروں اور

في عطفيه فقال معاذ بن جبل بئس ما قلت والله

اپنے دو نو جانب متکبرانہ نظر اندازی نے روک لیا ہے معاذ بن جبل بولے تو نے بری بات کہی

يا رسول الله ما علمنا عليه الا خيرا فسكت رسول

یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو اُن کو نیک ہی جانتے ہیں یہ سنکر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم قال كعب بن مالك فلما بلغني

صلی اللہ علیہ وسلم ساکت ہو گئے کعب بن مالک کہتے ہیں جب مجھے یہ خبر ملی کہ

انه توجه قافلا حضرني همي وطفقت اتذكر

آپ واپس آنے والے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا اور میں نے جھوٹا مسودہ گانٹھنا شروع کیا

الكذب واقول بماذا اخرج من سخطه غدا واستعنت

میں سوچتا تھا کہ کل رسول خدا کے غصہ سے کیونکر عہدہ برآ ہو سکونگا اسلیے

على ذلك بكل ذي رأي من اهلي فلما قيل ان رسول

اپنے کنبے کے تمام عقلمند لوگوں سے مدد لیتا رہا۔ پھر جب یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم قد اظل قادما زاح عني الباطل

صلی اللہ علیہ وسلم قریب آ گئے ہیں تو میرے دل سے جھوٹا مسودہ نکل گیا

وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ

اور مجھے معلوم ہو گیا کہ میں جھوٹی باتیں بنا کر آپ سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں گا تو میں نے

صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا

سچ سچ بیان کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت آ گئے

وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ

آپ کا قاعدہ تھا کہ سفر سے آتے وقت مسجد میں اتر کر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ

پھر لوگوں کو مشرف بزیارت کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے الحاصل جب آپ یہ کر چکے تو

الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا

پیچھے رہجانے والے آ گئے اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھائیں یہ

بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کچھ اوپر اسّی آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

علیہ وسلم نے انکا ظاہری عذر قبول کیا اور سب سے بیعت لیکر انکے لئے استغفار چاہی

وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ

اور انکی نیتوں کو خدا کے سپرد کر دیا پھر میں آپ کے پاس آیا اور سلام کیا آپ

الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ

غضبناک آدمی کی طرح مسکرائے اور یہ فرمایا کہ آگے آؤ میں چلکر آپکے روبرو بیٹھ گیا

بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ

آپنے فرمایا تم کیوں پیچھے رہگئے تھے تمنے تو اپنے لئے سواری خرید لی تھی

ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ

مینے عرض کیا ہاں خدا کی قسم اگر مین آپ کے سوا کسی اور

أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ

دنیادار کے پاس بیٹھتا تو ضرور کوئی بہانہ بنا کر اسکے غصہ سے عہدہ برآ ہو سکتا تھا کیونکہ

أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ

مین بڑا بولنے والا آدمی ہون لیکن خدا کی قسم مجھے معلوم ہے اگر

الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ

آج آپسے کوئی ایسی جھوٹی بات کہونگا کہ جس سے آپ خوش ہو جائین گے تو اللہ تعالی بہت جلد

يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ

آپ کو مجھسے ناراض کر دیگا اور اگر سچ سچ بات کہنے مین آپ مجھپر خفا ہون گے

فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ

تو مجھے اللہ تعالی کی طرف سے معافی کی امید ہے قسم ہے خدا کی مجھے کوئی عذر نتھا

وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ

بخدا مین اتنا توانا اور تونگر کبھی نتھا جتنا آپسے جدا ہو جانے کے وقت تھا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بالکل سچا ہے

فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ

اچھا یہانسے چلے جاؤ تا کہ خدا تمہاری نسبت کوئی حکم صادر فرمائے چنانچہ مین کھڑا ہو گیا اور بنی سلمہ کے اکثر آدمی چلدیئے

فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا

اور میرے پیچھے ہو لیئے اور کہا خدا کی قسم ہمین معلوم نہین کہ تمنے

له قوله ولقد اعطيت جدلا اي فصاحة وقوة في الكلام بحيث اخرج عن عهدة ما ينسب الي اذا اردت اي في الاعتذار في التخلف

[illegible] تجد علي صدق [illegible] اي تغضب قاله العلامة القسطلاني ١٢

قبل هذا ولقد عجزت ان لا تكون اعتذرت الى رسول

اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو تم اس سے عاجز ہو گئے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون قد

صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کوئی ایسا ہی عذر بیان کر دیتے جیسا اور لوگون نے بیان کر دیا

كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله

تمہارے گناہون کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استغفار

عليه وسلم لك فوالله ما زالوا يؤنبوني حتى اردت

کافی تھی خدا کی قسم لوگ مجھے اسی طرح ملامت کرتے رہے یہانتک کہ مینے ٹھان لی

ان ارجع فاكذب نفسي ثم قلت لهم هل لقي هذا معي

کہ واپس جاکر اپنے آپ کو جھٹلاؤن پھر مینے لوگون سے پوچھا کہ اس حال مین کوئی اور بھی میرا شریک ہے

احد قالوا نعم رجلان قالا مثل ما قلت فقيل لهما مثل

انھون نے کہا ہان دو آدمی اور ہین انکا تمہارا قول ایک ہے اور انکو بھی وہی جواب ملا ہے

ما قيل لك فقلت من هما قالوا مرارة بن الربيع العمري

جو تمہین مینے کہا وہ کون کون ہین جواب دیا مرارۂ بن ربیع عمروی

وهلال بن امية الواقفي فذكروا لي رجلين صالحين

اور ہلال بن امیہ واقفی غرضکہ لوگون نے مجھسے ان دو نیک آدمیون کا ذکر کیا

قد شهدا بدرا فيهما اسوة فمضيت حين ذكروهما

جو جنگ بدر مین حاضر تھے اور جنمین نیک خصلتین تھین جب انکا ذکر آیا تو مین اپنے ارادہ سے باز رہا

لي ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو

٩٥

كلامنا أيها الثلاثة من بين من تخلف عنه فاجتنبنا

منع فرمایا لوگ ہم سے پرہیز کرنے لگے ہم تینون کے ساتھ کلام کرنے سے منجملہ پیچھے رہجانے والون کے

الناس وتغيروا لنا حتى تنكرت في نفسي الأرض فما هي

اور بگڑ گئے یہانتک کہ میرے نزدیک زمین اجنبی بنگئی اور

التي أعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فأما صاحباي

پہلی سی نرہی پھر پچاس رات تک ہم اِسی حالت مین رہے اس اثنا مین وہ دو شخص

فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان وأما أنا فكنت

ذلیل ہوکر گھر مین بیٹھے رویا کیے البتہ مین

أشب القوم وأجلدهم فكنت أخرج فأشهد الصلوة

لوگون مین جوان اور توانا تھا باہر نکلتا مسلمانون کے ساتھ نماز مین

مع المسلمين وأطوف في الأسواق ولا يكلمني أحد

حاضر ہوتا اور بازارون مین پھرتا رہا لیکن مجھسے کوئی کلام نکرتا تھا

وآتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسلم عليه

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر اسوقت سلام کیا کرتا تھا

وهو في مجلسه بعد الصلوة فأقول في نفسي هل

جبکہ آپ نماز کے بعد مجمع مین تشریف رکھا کرتے تھے اور اپنے دل مین کہا کرتا تھا کہ دیکھون

حرك شفتيه برد السلام علي أم لا ثم أصلي قريبا منه

سلام کے جواب مین آپ کے ہونٹ ہلتے ہین یا نہین پھر مین آپکے قریب کھڑا ہوکر نماز پڑھتا

فأسارقه النظر فإذا أقبلت على صلوتي أقبل إلي

اور کنکھیوں سے آپکو دیکھتا جب مین نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھ لیتے

ط قوله هل حرك شفتيه برد السلام علي أم لا ... عليه الصلوة والسلام ... فأسارقه النظر أي أنظر إليه في خفية ...

وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ

اور جب مین آپکی طرف دیکھتا تو منہ پھیر لیتے یہانتک کہ جب مجھپر

مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ

لوگون کی زیادتی حد سے بڑھگئی تو مین ابو قتادہ کے باغ کی دیوار کی طرف چلا

أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ

ابو قتادہ میرے چچا کے بیٹے بھائی اور تمام لوگونسے زیادہ دوست تھے مینے سلام کیا

عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ

خدا کی قسم انہون نے سلام کا جواب نہین دیا مینے کہا اے ابو قتادہ

أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ

مین اللہ کا واسطہ دیکر تمسے پوچھتا ہون کیا تمکو معلوم ہی کہ مین خدا رسول کو دوست رکھتا ہون وہ خاموش رہے

فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ

مینے دوبارہ سوال کیا اور وہ پھر خاموش رہے پھر مینے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا

فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

ابو قتادہ نے کہا اسکا حال خدا رسول ہی کو معلوم ہے یہ سنکر میرے آنسو نکل پڑے اور مین

حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ

وہان سے لوٹ کر اپنی گھر کی دیوار کی طرف چلا کعب بن مالک نے کہا مین ایکدن مدینے کے بازار مین

الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ

چلا جاتا تہا کہ شامیون کے کاشتکارون مین سے جو مدینہ مین غلہ لاکر بیچا کرتے تھے ایک

بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ

کاشتکار کہہ رہا تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کو بتا سکتا ہے

97

ابنِ مالكٍ فطفِقَ النّاسُ يُشيرونَ لهٗ حتّٰى إذا

لوگوں نے اسے میرا پتا بتا دیا یہانتک کہ جب وہ شخص

جاءنِي دفعَ إليّ كتابًا من ملكِ غسّانَ فإذا فيهِ

میرے پاس آیا تو غسان کے بادشاہ کا ایک خط میرے حوالے کیا جس میں لکھا تھا

أمّا بعدُ فإنّهٗ قد بلغنِي أنّ صاحبكَ قد جفاكَ

اما بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرے صاحب نے تجھپر ظلم کیا ہے

ولم يجعلكَ اللهُ بدارِ هوانٍ ولا مضيعةٍ فالحقْ

اور خدا نے تجھے ذلت کے گھر میں نہیں اتارا نہ ایسے مقام میں کہ تیرا حق مارا جائے تو تو

بنا نُواسكَ فقلتُ لمّا قرأتُها وهٰذا أيضًا من

ہمارے پاس چلا آ ہم تیری غمخواری کرنیکو تیار ہیں مینے خط پڑھکر کہا کہ یہ بھی ایک بڑی

البلاءِ فتيمّمتُ بها التّنّورَ فسجرتُهٗ بها حتّٰى إذا

بلا ہے چنانچہ مینے خط کو چولہے میں جھونک دیا یہانتک کہ جب

مضتْ أربعونَ ليلةً من الخمسينَ إذا رسولُ

پچاس راتوں میں سے چالیس آئیں گذرلیں تو دفعۃً

رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يأتيني فقالَ إنّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آکر کہنے لگا

رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يأمرُكَ أن تعتزلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اپنی عورت سے علیحدہ ہو جاؤ

امرأتكَ فقلتُ أُطلّقُها أم ماذا أفعلُ قالَ

مینے کہا اسے طلاق دیدوں یا کیا کروں — کہا

لا بل اعتزلها ولا تقربها وأرسل إلى صاحبيّ

طلاق نہ دو بلکہ اُس سے علحدہ ہو جاؤ اور ہمبستر نہو اور یہی پیام آنحضرت نے میرے دونوں یاروں

مثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي بأهلك فتكوني

کے پاس بھیجا - میں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو اپنے کنبے میں جا کر رہ

عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال كعب

جب تک کہ خدا اس بارہ میں کوئی قطعی فیصلہ کرے (کعب نے) کہا

فجاءت امرأة هلال بن أمية رسول الله صلى

اسکے بعد ہلال بن امیّہ کی عورت نے رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن هلال

علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ اے رسول خدا ہلال بن امیّہ

ابن أمية شيخ ضائع ليس له خادم فهل تكره

ضعیف ہو جانے والا بوڑھا ہے اُسکے پاس کوئی خدمتگار نہیں تو کیا آپ اسبات کو ناپسند رکھتے ہیں

أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربك قالت إنه

کہ میں اُسکی خدمت کروں حضرت نے فرمایا نہیں لیکن وہ تجھسے ہم بستر نہو عورت نے کہا

والله ما به حركة إلى شيء والله ما زال يبكي

خدا کی قسم اُسے کسی چیز کی طرف حرکت نہیں ہوتی بخدا جس وقت سے

منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا فقال

اُسے یہ حادثہ پیش آیا ہے آج کے دن تک برابر رو رہا ہے اسپر

لي بعض أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله

میرے بعض متعلقین نے کہا کہ اگر تم بھی اپنی عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگتے تو تمہین بھی اجازت ملجاتی جیسا کہ ہلال

ابْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ

ابن امیہ کی عورت کو ہلال کی خدمت کرنے کی اجازت ملگئی مینے کہا بخدا مین اپنی عورت کے بارہ مین

فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ مانگونگا اور مجھے کیا معلوم

مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمائین جبکہ مین

اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ

اسکی بابت آپسے اجازت چاہون حالانکہ مین جوان آدمی ہون (اپنی خدمت آپ کرسکتا ہون)

ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً

(الغرض) اسکے بعد دس راتین اور گذر گئین یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوگئین

مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسوقت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا تھا

عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَوٰةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ

جب مینے پچاس راتین گذر جانے کے بعد صبح کے وقت فجر کی نماز پڑھی

لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا

اور مین اپنے ایک گھر کی چھت پر تھا حقیقت مین مین اسوقت

جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ

اسی حالت مین بیٹھا ہوا تھا جسے خدا نے بیان کیا ہے بیشک مجھ پر میری جان اجیرن ہوگئی

نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ

اور زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ ہوگئی کہ سنے

صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ

ایک چلانے والے کی آواز سنی جو کوہ سلع پر چڑھ کر بآواز بلند پکار رہا تھا

يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا

کہ اے کعب بن مالک خوش ہوجا کعب نے کہا میں فوراً سجدہ میں گر پڑا

وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور معلوم کرلیا کہ اب کشائش کا دروازہ کھلا - رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ کی قبولیت کی اسوقت خبر دی جبکہ آپنے

صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا

فجر کی نماز ادا کی آدمی ادہر تو مجھے خوشخبری دینے کے لیئے دوڑے

وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ

اور ادہر میرے دونوں یاروں کے پاس خوشخبری دینے والے ہوپہنچے - ایک شخص میری

رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى عَلَى

گھوڑا دوڑاتا آیا اور قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

چونکہ آواز گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھی (اسلیے گھوڑے سوار سے پیشتر مجھے اُس نے خوشخبری

جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ

جب مجھے وہ شخص خوشخبری دینے آیا جسکی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے

لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ

اُسے اس خوشخبری دینے کے صلے میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر پہنا دیئے - خدا کی قسم

غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا

اُس دن ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کپڑا میری ملکیت میں نہ تھا چنانچہ میں دو کپڑے مانگ کر پہن لیے

وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوا

فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ

لوگوں کا یہ حال تھا کہ جوق جوق میرے سامنے آکر قبول توبہ کی مبارکباد دیتے تھے

يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى

(اور) کہتے تھے خدا کا تجھ پر رحمت کے ساتھ رجوع ہونا مبارک (کعب رض) کہا یہاں تک

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ میں نے مسجد میں جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی

وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ

حالانکہ آپکے گرداگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر فوراً کھڑے ہوکر

عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللّٰهِ

اور میری طرف دوڑ کر آئے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کرکے مبارکباد دی قسم خدا کی

مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا

مہاجروں میں سے طلحہ کے سوا کوئی شخص میرے لیے کھڑا نہیں ہوا اور یہ میں طلحہ کا

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

یہ احسان کبھی نہ بھولونگا کعب کہا جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلام کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ

حالانکہ آپکا چہرہ مبارک مارے خوشی کے چمک رہا تھا کہ کعب تجھے

يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ

اس توبہ کے دن سے خوش ہونا چاہیے جو تیرے پیدا ہونے کے زمانے سے اس وقت تک تمام

اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ

اے رسول خدا (یہ خوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی جانب سے فرمایا

لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نہیں بلکہ خدا کی طرف سے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ

کہ جب خوش ہوتے تھے تو آپکا چہرہ مبارک چمک اٹھتا تھا گویا

قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ

چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا اور ہم اسے خوشی کا سبب جانتے تھے جب میں

بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ

حضرت کے آگے بیٹھا تو عرض کیا اے رسول خدا میری قبولیت توبہ کا شکریہ یہ ہے

اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى

کہ سارے مال سے دست بردار ہو جاؤں (اور اسے) خدا اور رسول خدا کے لیے

رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالص صدقہ کردوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ

کہ تھوڑا سا مال اپنے پاس روک لے کیونکہ یہ تیرے لیئے بہتر ہے میں نے کہا

فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت ا خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں نے اُسے اپنے لیئے رکھہ چھوڑا ہے پھر میں نے کہا اے

اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ

خدا کے رسول خدا نے مجھے سچائی اور راستبازی کی وجہ سے نجات دی اور

تَوْبَتِي أَنْ لَّا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيتُ

میری توبہ یہ ہے کہ جب تک زندہ رہوں سوا سے سچ کے بات نہ کہوں

فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ

قسم خدا کی جب سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ سچ سچ

فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ

بیان کیا ہے اُسوقت سے آج کے دن تک مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں ہوتا جسے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا أَحْسَنَ

سچ بولنے کے صلہ میں خدا نے نعمت عطا کی ہو اور وہ میری جیسی نعمت سے ممتاز ہوا ہو

مِمَّا أَبْلَانِي وَمَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ

اور جب سے کہ میں نے یہ بات

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی آجتک کبھی جھوٹ بولنے کا ارادہ نہیں کیا

كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ

اور مجھے خدا سے امید ہے کہ جبتک زندہ رہونگا وہ مجھے جھوٹ بولنے سے بچاتا رہیگا۔

له قوله ما اعلم احدا من المسلمين ابلاه الله بالصدق المساكنة اى انعم عليه قاله العلامة القسطلانى ١٢

وَاَنزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور خدا تعالے نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ اِلٰى قَوْلِهٖ

لقد تاب اللہ علے النبی والمہاجرین سے

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ

وکونو مع الصادقین تک چند آیتیں نازل فرمائیں قسم خدا کی اللہ نے

نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِي لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي نَفْسِي

ہدایت اسلام کی نعمت کے بعد مجھے کبھی کوئی ایسی نعمت عطا نہیں کی جو میرے نزدیک

مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللّٰهِ اَنْ لَا اَكُونَ كَذَبْتُهُ

پیغمبر خدا کے آگے سچ بولنے سے زیادہ عظمت رکھتی ہو وہ یہ کہ میں آپ سے جھوٹ نہیں بولا

۱۰۵ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ

ورنہ جسطرح اور جھوٹ بولنے والے تباہ ہوئے ہیں میں بھی اسیطرح برباد ہوجاتا کیونکہ خدا نے

لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ

جھوٹ بولنے والوں کو وحی نازل کرتے وقت ایسی بری طرح سے یاد کیا جو یاد کرنیکا حق ہے

فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

چنانچہ خدا بزرگ و برتر نے سیحلفون باللہ لکم

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

اذا انقلبتم الیہم سے فان اللہ لا یرضے

عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا

عن القوم الفاسقین تک اون کی برائی بیان کی ہے کعب نے کہا کہ ہم

أيها الثلثة عن امر أولئك الذين قبل منهم
تینون آدمی ان لوگون کے حکم سے پیچھے چھوڑ دیئے گئے جنکا عذر

رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حلفوا له
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جبکہ انہون نے آپکو خوش کرنے کیلئے قسمین کہائین

فبايعهم واستغفر لهم وارجا رسول الله صلى
حضرت نے انکی بیعت قبول کرکے دعاء مغفرت کی اور ہمارے بارہ مین رسول خدا

الله عليه وسلم امرنا حتى قضى الله فيه فبذلك
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک تاخیر کی کہ خود خدا نے فیصلہ کردیا اسیوجہ سے

قال الله وعلى الثلثة الذين خلفوا وليس للذي
اللہ تعالے نے فرمایا وعلے الثلاثۃ الذین خلفوا اس آیت مین خدا نے

ذكر الله مما خلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه
ہمارا غزوہ سے پیچھے رہجانا مذکور نہین فرمایا بلکہ حضرت کا ہمین پیچھے رکھنا

إيانا وارجاءه امرنا عمن حلف له واعتذر اليه
اور آپکا ہمارے کام کو ان لوگون سے موخر کرنا مذکور فرمایا جنہون نے آپکے خوش رکھنے کو قسمین کہائین اور معذرت کی

فقبل منه رواه البخاري في صحيحه في كتاب
چنانچہ حضرت نے انکی معذرت قبول کی - اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

المغازي في باب حديث كعب بن مالك ورواه
المغازی - حدیث کعب بن مالک کے باب مین اور

مسلم في صحيحه في كتاب التوبة وعن اسحاق
مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب التوبہ مین روایت کیا ہے اسحاق

ابن راشد اَنّ الزّہری حدّثہ قال اخبرنی

ابن راشد سے روایت ہے کہ مجھے زہری نے حدیث بیان کی اور کہا کہ

عبدالرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن

کعب بن مالک کے پوتے عبداللہ کے بیٹے عبدالرحمٰن نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی

ابیہ قال سمعت ابی کعب بن مالک وھو احد

عبداللہ نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک کو سنا۔ اور وہ

الثّلٰثۃ الّذین تیب علیھم انّہ لم یتخلّف عن رسول

اُن تین شخصون مین کے ایک تھے جنپر خدا نے رحمت سے رجوع کی کہ کعب رسول

اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی غزوۃ غزاھا قطّ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی جہاد مین پیچھے نہین رہے

غیر غزوتین غزوۃ العسرۃ وغزوۃ بدر قال

مگر ہان دو غزوون مین ایک غزوہ تبوک دوسرے غزوہ بدر میں کعب نے کہا

فاجمعت صدق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

پس مین نے چاشت کے وقت مصمم قصد کر لیا کہ رسول خدا صلعم سے بالکل سچ سچ کہدونگا

ضحًی وکان قلّما یقدم من سفر سافرہ الّا

اور ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضرت چاشت کے وقت سفر سے واپس نہ آتے ہون

ضحًی وکان یبدأ بالمسجد فیرکع رکعتین

آپکا قاعدہ تھا کہ سفر سے تشریف لاتے وقت پہلے مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے

ونہی النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن کلامی

الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو حکم دیدیا کہ مجھے

ع یعنی غزوۂ عسرہ ہی غزوۂ تبوک ہے قالہ العلامہ القسطلانی ۱۲

۱۷

وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِّنَ

اور میرے دونوں ساتھیوں سے بات نہ کریں۔ اور ہمارے سوا کسی اور

الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا

پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ بات کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ سب نے ہم تینوں کو ملنا چھوڑ دیا

فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ

تو میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ میرا کام بہت طول پکڑ گیا اور

شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی اہم بات نہ تھی کہ مبادا میں اسی حالت میں مر جاؤں اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتُ رَسُولُ اللّٰهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری نماز جنازہ نہ پڑھیں یا خدانخواستہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ

صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاجائیں اور میں اسی حالت میں رہوں

الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

پھر نہ تو مجھے کبھی کوئی بات کرے نہ میرے جنازہ کی نماز پڑھے

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(مگر خدا نے رحم کیا) اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ اسوقت نازل کی

وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَ

جبکہ رات کا تیسرا حصہ باقی رہ گیا تھا اس موقع پر

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے پاس تشریف رکھتے تھے

وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي
حضرت ام سلمہ میرے بارہ مین نہایت خیرخواہی اور اہتمام کرنے والی تھین
أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا
يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ
ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی اُنھون نے فرمایا کیا مین کسیکو بھیجکر اُسے
إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ
خوشخبری دیدون۔ فرمایا اسیوقت لوگ اُمنڈ آ ئینگے اور تمھاری
النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ
باقی رات کی نیند غارت کردینگے یہانتک کہ جب پیغمبر خدا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی تو لوگون کو
اللهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ
ہماری قبولیتِ توبہ کی اطلاع دی حضرت جب خوش ہواکرتے تو آپکا چہرہ مبارک دمکنے لگتا تھا
حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ
گویا چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا ہم تینون شخص جو پیچھے چھوڑے گئے تھے
الَّذِينَ خُلِّفُوا خُلِّفْنَا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ
تو صرف اُس امر سے پیچھے چھوڑے گئے تھے جسے حضرت نے معذرت کرنیوالون سے
هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا
قبول کرلیا تھا جبکہ خدا نے ہماری قبولیت توبہ کی آیت نازل کی

م
قوله يحطمكم الناس [illegible] اى يجتمعون عليكم ويزدحمون [illegible] قاله العلامة القسطلانى فى شرح صحيح البخارى ١٢
١٠٩

التوبة فلما ذكر الذين كذبوا رسول الله صلى

پھر جن پیچھے رہجانے والون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

الله عليه وسلم من المتخلفين واعتذروا بالباطل

سامنے جھوٹ بولا اور بیہودہ عذر کیا تھا جب انکا قرآن مین ذکر ہوا

ذكروا بشر ما ذكر به أحد قال يعتذرون إليكم

تو ایسی بری طرح سے ذکر ہوا جیسا ہونا چاہیے تھا چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا

إذا رجعتم إليهم قل لا تعتذروا لن نؤمن

کہ مسلمانو جب تم لوٹکر واپس جاؤگے تو وہ عذر پیش کرینگے محمد آپ کہدینا کہ باتین بناؤ ہم کسیطرح

لكم قد نبأنا الله من أخباركم وسيرى الله

تمہارا یقین نہ کرینگے۔ خدا نے تمہاری خبرین ہمین بتا دی ہین اور عنقریب خدا ورسول

عملكم ورسوله الآية رواه البخاري في صحيحه

تمہارے عمل دیکھینگے (آخر آیت تک) اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

في كتاب التفسير وقال الله تعالى في سورة

کتاب التفسیر مین روایت کیا ہے۔ اور اللہ تعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا

الأحزاب النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم

کہ پیغمبر مسلمانون پر انکی جانون سے زیادہ حق رکھتے ہین

---

[1] قوله تعالے يعتذرون إليكم الآية مع تفسيرها يعتذرون إليكم في التخلف إذا رجعتم إليهم من الغزو قل لا تعتذروا لن نؤمن لكم نصدقكم قد نبأنا الله من أخباركم أي أخبرنا بأحوالكم وسيرى الله عملكم ورسوله ثم تردون بالبعث إلى عالم الغيب والشهادة أي الله فينبئكم بما كنتم تعملون فيجازيكم عليه قاله في الجلالين تفسير الآية المذكورة وترجمة بالبعض الآيات الأخر التي تليها بعد مع تفسيرها وهي التي تزيد بصيرة في حل معنى هذا الحديث كما ذكر ۱۲

وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

اور پیغمبر کی بیبیاں اُنکی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کلام الٰہی کی رو سے

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھکر آپسمیں ایک دوسرے کے حقدار ہیں

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے سلوک کرو (تو یہ اور بات ہے) یہی حکم

فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ

خدا کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے سورۂ

التَّغَابُنِ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ

تغابن میں فرمایا کہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم مانو۔ پھر اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

تم پھر بیٹھو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے صاف طور پر پہنچا دینا ہے (وادبس)

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِيْ بَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آٹھواں باب اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاۗءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتُ

تمام نبیوں اور پیغمبروں سے برتر ہیں۔ اُن سب پر خدا کے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ تِلْكَ الرُّسُلُ

رب العالمین کی رحمتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا ہے

قال الامام فخر الدین الرازی فی التفسیر الکبیر اجمعت الامۃ علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض وعلی ان

۱۱۱

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ پیغمبر جو ہیں ہمنے بھیجے انہین سے ایک کو ایک پر بزرگی دی انہین کوئی تو وہ ہین جن سے خدا نے باتین کین اور

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

بعض کے درجے اونچے کیئے اور ہمنے مریم کے فرزند عیسے کو کہلے کہلے معجزے دیئے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

اور روح القدس (جبرئیل) سے انکی تائید کی اگر خدا چاہتا تو

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پیغمبرون کے بعد کے لوگ اپنے پاس کہلے ہوئے نشان آئے پیچھے باہم نہ لڑتے

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَ

لیکن ایک نے دوسرے سے اختلاف کیا پہر کوئی ایمان لایا اور کوئی منکر ہوا اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ

اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ

فرمایا خدا نے مجھے وہ پانچ چیزین دی ہین جو مجھسے پیشتر کسیکو نہین دین

بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ

(۱) مہینہ بھر کی راہ سے مخالفون پر میرا رعب رکھتا ہوتی ہے (۲) تمام زمین میرے لیئے سجدہ کی جگہ اور

طَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ

پاک کرنے والی مقرر کیگئی ہے پس میری امت مین جسے نماز کا وقت پاوے

فلیصل واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی

وہاں نماز پڑھ لے (۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کیے گئے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھے

واعطیت الشفاعة وکان النبی یبعث الی قومه

(۴) میں شفاعت کبریٰ کا منصب پاگیا ہوں (۵) ہر پیغمبر صرف اپنی ہی قوم پر بھیجا جاتا تھا

خاصة وبعثت الی الناس عامة رواه البخاری

اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا ہوں اِس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے

فی اول کتاب التیمم ورواه مسلم بمعناه فی اول

کتاب التیمم کے شروع میں اور مسلم نے اسکے معنی میں کتاب المساجد کے اول میں

کتاب المساجد وعن ابی هریرة ان رسول الله

روایت کیا ہے ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چھ چیزوں کے ساتھ تمام انبیا پر برتری رکھتا ہوں

اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب و

(۱) مجھے جوامع کلم عطا ہوئے ہیں (۲) مجھے رعب سے فتح ملی ہے (۳)

احلت لی المغانم وجعلت لی الارض طهورا

میرے لیے مال غنیمت حلال ہیں (۴) میرے لیے تمام زمین پاک کرنے والی اور

ومسجدا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی

سجدہ گاہ ٹھہرائی گئی ہے (۵) میں تمام عالم کا پیغمبر ہوں (۶) میں

النبیون رواه مسلم فی الکتاب المذکور وعنه

خاتم النبیین ہوں اسے مسلم نے کتاب المساجد میں روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ سے مروی ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن

وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ

تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی

وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ

میں ہی اوّل شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت مقبول ہوگی اسے مسلم نے

صَحِيْحِهٖ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْهُ قَالَ

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے ابوہریرہ سے مروی ہے

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ

کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے

فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً

آپکے آگے بکری کا دست رکھا گیا اور آپکو بہت ہی مرغوب تھا آپنے دانتوں سے اسکا گوشت چھڑانا شروع کیا

وَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ

اور فرمایا میں قیامت کے روز تمام لوگوں کا سردار ہوں کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا

بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ

اس روز خدا پہلے پچھلوں کو ہموار و فراخ زمین پر جمع کریگا اس روز

يُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ

انہیں دیکھنے والا دیکھیگا اور بلانے والا سنائیگا سورج انکے بہت ہی قریب ہوجائیگا

الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ

اسوقت بعض لوگ کہیں گے کیا تم اس سختی کو نہیں دیکھتے جسمیں تم مبتلا ہو

فِيهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ

اور جو تکلیف تمہیں پہنچ رہی ہے کیا تم ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے خدا کے پاس

لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ

تمہاری شفاعت کرے - اسپر بعض لوگ کہیں گے ہاں تمہارے باپ آدم ہیں

فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ

چنانچہ آدم کے پاس آکر کہیں گے آدم! تم تمام آدمیوں کے باپ ہو - تمہیں خدا نے

اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ

اپنے یدِ قدرت سے بنایا اور تم میں اپنی روح پھونکی فرشتوں کو حکم کیا

فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

تو انہوں نے تمہیں سجدہ کیا خدا نے تمہیں بہشت میں بسایا تم خدا کے پاس ہماری شفاعت نہیں کرتے

أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ

تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے جسمیں ہم گرفتار ہیں اور جو تکلیف ہمیں پہنچی ہے آدم کہیں گے میرا خدا

الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ

آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو کبھی اس سے پیشتر غضبناک ہوا ہے

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ

نہ اسکے بعد ہوگا - مجھے اُسنے ایک درخت کے کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی

نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى

نفسی نفسی - تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ نوح کے پاس جاؤ -

نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ

لوگ نوح کے پاس آکر کہیں گے - نوح! تم اُن تمام نبیوں میں اوّل ہو

الرسل إلى أهل الأرض وسماك الله

جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے خدا نے تمہارا نام

عبداً شكوراً ألا ترى ما نحن فيه ألا ترى

شکر گزار بندہ رکھا ہے تم ہماری اس مصیبت کو نہیں دیکھتے جس میں ہم گرفتار ہیں اور کیا

إلى ما بلغنا ألا تشفع لنا إلى ربك فيقول ربي

اس رنج کو نہیں دیکھتے جو ہمیں پہنچا ہے؟ تم خدا کے پاس ہماری شفاعت نہیں کرتے؟ نوح جواب دینگے کہ میرا رب

غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثله

آج اس قدر غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک نہ تو کبھی اس سے پہلے ہوا ہے

ولن يغضب بعده مثله نفسي نفسي ائتوا

نہ اس کے بعد ہوگا نفسی نفسی تم پیغمبر آخر الزماں کے پاس جاؤ

النبي فيأتوني فأسجد تحت العرش فيقال

چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں عرش کے تلے سجدہ کرونگا اور مجھ سے کہا جائیگا

يا محمد ارفع رأسك واشفع تشفع وسل

محمد! سر اٹھاؤ شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہوگی مانگو

تعط قال محمد بن عبيد لا أحفظ سائره

تمہیں دیا جائیگا محمد بن عبید کہتے ہیں باقی حدیث مجھے یاد نہیں رہی

رواه البخاري في صحيحه في كتاب الانبياء

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء میں روایت کیا ہے

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله

انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ

علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے روز بنی آدم کا سردار ہوں اور اسپر کوئی ناز نہیں

وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

اسدن میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور اسپر کچھ فخر نہیں اس روز ہر نبی

اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ

آدم اور انکے سوا میرے جھنڈے تلے ہونگے سب سے پہلے

تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ

میری قبر پھٹے گی اور اسپر ذرا ناز نہیں اس حدیث میں بڑا طول طویل

قِصَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ فِيْ اَوَّلِ

قصہ ہے - یہ حدیث ترمذی نے جامع ترمذی کے شروع ابواب المناقب میں

اَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] میرے پانچ نام ہیں

مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ [illegible] اللّٰهُ

محمد [illegible] احمد [illegible] کہ خدا تعالی

[illegible] النَّاسُ

میری [illegible] لوگوں کا حشر [illegible] قدموں پر ہوگا

عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

عاقب یعنی پچھلا پیغمبر اِس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ

کتاب الانبیاء کے اُس باب میں ذکر کیا ہے جو رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں آیا ہے اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ

يَسِيرٍ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ

صحیح مسلم کے کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حطیم میں تھا اور قریش

تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ

شب معراج کی کیفیت مجھ سے پوچھ رہے تھے اُنہوں نے مجھ سے

بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ

بیت المقدس کی وہ نشانیاں پوچھیں جو مجھے خوب یاد نہ تھیں اس پر مجھے اسدرجہ صدمہ ہوا

مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا

کہ اس جیسا کبھی کوئی صدمہ نہیں ہوا تھا فرمایا پس خدا نے بیت المقدس میرے سامنے لاکھڑا کیا

يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي

پھر تو قریش جو نشانی مجھ سے پوچھتے تھے میں فوراً اُسے بتا دیتا تھا اور میں نے

١٩

فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسیٰ علیہ السلام

شب معراج میں اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ میں دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام

قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ

کھڑے نماز پڑھ رہے تھے وہ ایک دبلے پتلے گھنگریالے بالوں کے آدمی تھے جیسے

من رجال شنوءۃ واذا عیسی بن مریم علیہ

قبیلہ شنوءہ کے آدمی ہوتے ہیں اور میں نے مریم کے بیٹے عیسےٰ علیہ السلام

السلام قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا

کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انسے زیادہ مشابہت ہیں

عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم

عروہ بن مسعود ثقفی ہے اور میں نے ابراہیم

علیہ السلام قائم یصلی اشبہ الناس بہ

علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انکے ساتھ تمام لوگوں میں مشابہ تر

صاحبکم یعنی نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارا صاحب ہے آنحضرت نے صاحب سے اپنی ذات مبارک مراد رکھی

فحانت الصلوۃ فاممتہم فلما فرغت من

پھر نماز کا وقت آیا تو میں پیغمبروں کا امام بنا اور جب نماز سے فارغ ہوا

الصلوۃ قال لی قائل یا محمد ھذا مالک

تو کسی کہنے والے نے کہا محمد! یہ مالک ہے

صاحب النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی

دوزخ کا داروغہ اسے سلام کرو میں جو اسکی طرف متوجہ ہوا تو اسی نے پہلے

بالسّلام رواه مسلم في صحيحه في كتاب الايمان

سلام کیا اس حدیث کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے

في باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه

اس باب میں روایت کیا ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر ہے

وسلّم وعن انس بن مالك قال قال رسول الله

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلّى الله عليه وسلّم انا اكثر الانبياء تبعا يوم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے تابعدار سب نبیوں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے

القيٰمة وانا اوّل من يقرع باب الجنّة وعنه

اور سب سے پہلے میں ہی بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا انس ہی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آتي باب الجنّة يوم القيٰمة فاستفتح فيقول الخازن

میں قیامت کے دن بہشت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا داروغہ کہیگا

من انت فاقول محمّد فيقول بك امرت لا افتح لاحد

تم کون ہو میں کہوں گا محمد وہ کہیگا تمہاری ہی نسبت مجھے حکم تھا کہ کسی کے لئے نہ کھولوں

قبلك رواهما مسلم في صحيحه في كتاب الايمان

تم سے پہلے ان دونوں حدیثوں کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے

في باب ... قال قال رسول الله

... سے روایت ہے کہ رسول خدا

١٢٥

لے قولہ صلعم انا اکثر الانبیاء تبعا ... الخ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام آدمیوں سے پہلے نکلوں گا

اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ

جب لوگ زندہ اٹھا کھڑے کیئے جائینگے اور میں انکا خطیب ہونگا جب آئینگے میں ہی انہیں خوشخبری دونگا

اِذَا اَبِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ

جب وہ ناامید ہونگے حمد کا جھنڈا اُسدن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور میں ہی

وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

اپنے رب کے پاس تمام بنی آدم سے برتر ہونگا اور یہ کچھ فخر نہیں ہے اس حدیث کو ترمذی نے

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَنْ اَبِيْ

روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

لوگو! میرے لیئے خدا سے وسیلہ مانگو لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا

وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا

وسیلہ کیا ہے فرمایا بہشت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے

يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ

جسے بجز ایک شخص کے اور کوئی نپائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اسے

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَنْ كَعْبٍ

ترمذی نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور کعب

لیس ھو بمعروف ولا نعلم احدا روی عنہ

معروف ومشہور نہیں ہے اور میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے

غیر لیث بن ابی سلیم وعن ابی بن کعب

لیث بن ابی سلیم کے سوا اس سے روایت کی ہو ابی بن کعب

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جب

یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب

قیامت کا دن ہو گا تو میں سارے پیغمبروں کا امام اور انکا خطیب اور

شفاعتھم غیر فخر رواہ الترمذی وقال ھذا

انکی شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے اسے ترمذی نے روایت کر کے کہا

حدیث حسن صحیح غریب روی الترمذی

حدیث حسن صحیح غریب ہے ترمذی نے

الاحادیث الثلثۃ فی جامعہ فی اول ابواب

تینوں حدیثیں جامع ترمذی کے ابواب المناقب کے شروع میں

المناقب وعن عکرمۃ عن ابن عباس

روایت کی ہیں عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں

قال ان اللہ فضل محمدا صلی اللہ علیہ

کہ ابن عباس نے کہا خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو

وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء فقالوا

تمام پیغمبروں اور آسمان والوں پر بزرگی دی ... نے کہا

يا ابن عباس بم فضله على اهل السماء قال

اے ابن عباس - خدا نے حضرت کو آسمانیوں پر کسطرح برتری دی جواب دیا

ان الله قال لاهل السماء ومن يقل منهم

کہ خدا نے آسمان کے باشندوں کے بارہ میں فرمایا ہے - کہ فرشتوں میں سے جو کوئی یہ کہے

اني اله من دونه فذلك نجزيه جهنم كذلك

کہ میں خدا کے سوا معبود ہوں تو ہم اسکی سزا میں دوزخ دیں گے ایسا ہی

نجزي الظلمين الاية وقال الله تعالى لمحمد

ہم ظالموں کو بدلا دیتے ہیں آخر آیت تک اور خدا تعالی نے محمد

صلى الله عليه وسلم انا فتحنا لك فتحا مبينا

صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے کہ ہمنے تمہیں ایک ظاہر فتح دی ہے

ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما

تاکہ خدا تمہارے سارے اگلے پچھلے گناہ بخشدے

تاخر قالوا فما فضله على الانبياء قال قال

لوگوں نے کہا اچھا پیغمبروں پر آپ کی بزرگی کیا ہے (ابن عباس نے) کہا

الله عز وجل وما ارسلنا من رسول الا

کہ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ ہمنے جس پیغمبر کو بھی بھیجا

بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ

اُسکی قوم ہی کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ اُنکے لیئے واضح طور پر بیان کردے الآیۃ اور خدائے

عَزَّوَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بزرگ و برتر نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى

کہ ہمنے تمہیں تمام عالم کے لیئے بھیجا ہے۔ تو خدا نے آپ کو

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ

جن و انس دونوں کی طرف بھیجا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب

الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا

پیغمبروں کو شفیع لیجانے والا ہوں اور اسپر کوئی ناز نہیں میں خاتم النبیین ہوں اور

فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ

کوئی فخر نہیں میں سب میں پہلے شفاعت کرنیوالا اور سب میں اول مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں

رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ فِيْ اَوَائِلِ سُنَنِهٖ

ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِيْ دَعْوَةِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

نواں باب اُس دعا کے بیان میں جو ہمارے سردار ابراہیم

عَلَيْهِ السَّلَامُ لِبَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کیلئے مانگی تھی

ل قوله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس قال البيضاوي في تفسير الجزء الثاني والعشرين من بعد قوله وما ارسلناك الا كافة للناس الا رسالة عامة لهم من الكف فانها اذا عمتهم فقد كفتهم ان يخرج منها احد منهم ... والكافة ... على الناس ... هذا ما قاله البيضاوي

۱۲۴

وَفِي أَوَّلِ شَأْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اول شان کے بیان میں

وَمِيلَادِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَيِّدُنَا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر میں اور وہ ہمارے سردار

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عبد اللہ کے بیٹے

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ

اور وہ عبد المطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے بیٹے وہ عبد مناف کے بیٹے

ابن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی

وہ قصی کے بیٹے وہ کلاب کے بیٹے وہ مرہ کے بیٹے وہ کعب کے بیٹے وہ لوی کے بیٹے

ابن غالب ابن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ

وہ غالب کے بیٹے وہ فہر کے بیٹے وہ مالک کے بیٹے وہ نضر کے بیٹے ۔ کنانہ کے بیٹے

ابن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن

وہ خزیمہ کے بیٹے وہ مدرکہ کے بیٹے وہ الیاس کے بیٹے وہ مضر کے بیٹے وہ

نزار بن معد بن عدنان کذا قال البخاری

نزار کے بیٹے وہ معد کے بیٹے وہ عدنان کے بیٹے بخاری نے

فی صحیحہ فی کتاب الانبیاء فی ترجمۃ باب

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء کے باب

مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ

مبعث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ میں یوں ہی کہا ہے خدا تعالےٰ نے

تعالی فی البقرۃ واذ یرفع ابراھیم

سورہ بقرہ میں فرمایا کہ جب ابراہیم

القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا

خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسمعیل بھی تو دونوں یوں کہتے تھے الٰہی یہ ہم سے قبول کر

إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

بیشک تو سنتا جانتا ہے — اے ہمارے پروردگار — اور ہم دونوں کو

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

اپنا حکم بردار بنا — اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت اپنی — فرماں بردار ٹھیرا

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ

اور ہمارے حج کے طریقے ہمیں بتا — اور ہم پر رحمت سے رجوع کر — بیشک تو رجوع کرنیوالا

الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

مہربان ہے — خداوندا — اور انہیں — انہی میں کا — ایک رسول اٹھا — کھڑا کر

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ

کہ وہ — انپر — تیری نشانیاں پڑھے — اور انہیں کتاب — اور

الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

دانائی کی باتیں سکھائے — اور شرک و گناہ سے پاک کرے — بیشک تو غالب دانا ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

عرباض — بن ساریہ — رسول خدا

صلى الله عليه [illegible] إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ [illegible] — [illegible] — خدا کے پاس

مَكْتُوبٌ [illegible] خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ

خاتم النبیین — لکھا — اور آدم — [illegible] پڑے ہوئے تھے

فِي طِينَتِهِ [illegible] أُخْبِرُكُمْ [illegible] أَمْرِي دَعْوَةُ

[illegible] — [illegible] خبر — [illegible] — دعا

اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِيْ

ابراہیم کی دعا — عیسٰے کی بشارت — اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں

رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَ

جو اُنہوں نے مجھے جنتے وقت دیکھا — میری والدہ سے ایک نور نکلا

لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

جس سے شام کے تمام محل اُنکے لیے روشن ہوگئے یہ حدیث شرح سنہ میں روایت کیگئی ہے

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ

اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کو ابوامامہ سے روایت کیا ہے پوری حدیث نہیں بلکہ ساخبرکم سے

إِلٰى آخِرِهٖ كَذَا فِيْ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ فِيْ بَابِ

آخر تک — اسیطرح — مشکوٰۃ المصابیح — کے باب

فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

فضائل — سید المرسلین — صلے اللہ علیہ وسلم — میں موجود ہے

سَلَّمَ وَعَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ

ابوسفیان — بن حرب سے روایت ہے — کہ ہرقل بادشاہ نے

أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا

انکی طرف ایک قاصد بھیجا جبکہ ابوسفیان قریش کے قافلہ میں تھے اور قریش اُس مدت میں

بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ملک شام میں تجارت کی غرض سے آئے ہوئے تھے — کہ آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ

علیہ وسلم نے — ابوسفیان — اور کفار قریش سے — صلح کرلی تھی

علے وضع الحرب بعشر سنین وعند ابی نعیم اربع و مرج الاول انتہی کلام العلامۃ القسطلانی ملتقطا ۱۲

فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَ

ابو سفیان اور اوسکے ساتھی ہرقل کے پاس آئے ہرقل اپنی جماعت سمیت ایلیا مین تہا اوس نے اونہین اپنی مجلس مین بلایا

حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ

ہرقل کے گرد و پیش بڑے سردار روم بیٹھے ہتے ازان بعد ہرقل نے اونہین اپنے پاس بلایا اور اپنے مترجم کو طلب کرکے

فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

کہا تم مین سے کون اوس شخص کے رشتہ مین زیادہ قریب ہے

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ

جو اپنے تئین نبی بتاتا ہے ابو سفیان کہتے ہین مین نے کہا۔ رشتہ مین تم مین اوس سے نزدیکتر ہون

نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ

ہرقل نے اپنی جماعت سے کہا ابو سفیان کو میری قریب کرو اور اوسکے ساتھیون کو بھی نزدیک لاؤ

فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

ابو سفیان کے ہمراہیون کو اوس کے پس پشت بٹھاؤ پھر اپنے ترجمان سے کہا

قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ

کہ اس جماعت سے کہہ مین ابو سفیان سے پیغمبر آخر الزمان کی نسبت کچھ پوچھنا چاہتا ہون

فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ

اگر یہ جہوٹ بولے تو تم اسے جہٹلانا ابو سفیان کہتے ہین قسم خدا کی اگر مجہے یہ شرم دامنگیر نہ ہوتی

مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ

کہ لوگ مجہے دروغ گو مشہور کرینگے تو مین حضرت کے حال مین ضرور کچھ جہوٹ بولتا پہر

كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ

ہرقل نے حضرت کے حال مین سے جس بات کو پہلے پوچھا یہ تہی کہ اوسکا نسب تم مین کیسا ہے

فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ الخ رَوَاهُ الْبُخَارِي

مین نے کہا وہ ہم مین نہایت شریف اور عمدہ خاندان کا ہے۔ اسے بخاری نے

فِي أَوَّلِ صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَرَوَاهُ

صحیح بخاری کی ابتدا مین ایک بڑی حدیث کے ضمن مین اور

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ لَكِنَّهُ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین روایت کیا ہے لیکن مسلم کی روایت

انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِ أَبِي سُفْيَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث مین ابوسفیان کے اس قول

حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَعَنْ أَبِي

حتے ادخل اللہ علی الاسلام پر منتہی ہوگئی ہے

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا

فرمایا مین بنی آدم کے اون بہتر اور عمدہ طبقون مین نقل ہوتا آیا ہون جو تمام طبقون مین بہتر تھے

حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ مِنْهُ

یہانتک کہ مین اوس طبقہ مین سے ہوا جس مین ہوا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء کے

فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین روایت کیا ہے

١٣٠

وعن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ مین نے رسول خدا

صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل

صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خدائے بزرگ وبرتر نے

اصطفى كنانة من ولد اسمعيل عليه

کنانہ کو حضرت اسمعیل علیہ الصلوۃ

الصلوة والسلام واصطفى قريشا من

والسلام کی اولاد مین سے شرافت مین چن لیا اور قریش کو

كنانة واصطفى من قريش بني هاشم و

کنانہ کی اولاد مین سے چن لیا پھر قریش مین سے ہاشم کی اولاد کو چن لیا اور

اصطفاني من بني هاشم رواه مسلم في

مجھے ہاشم کی اولاد مین الگ چن لیا اس حدیث کو مسلم نے

صحيحه في اول كتاب الفضائل ورواه

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل مین اور ترمذی نے

الترمذي بمعناه في جامعه في ابواب المناقب

اسی کے معنے مین جامع ترمذی کے ابواب المناقب مین روایت کرکے

وقال هذا حديث صحيح وعن ابن عباس

کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن عباس سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا وَلَدَنِي مِنْ سِفَاحِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ

مین اہل جاہلیت کے فسق وفجور مین سے کسی چیز سے پیدا نہین ہوا

مَا وَلَدَنِي اِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ

بلکہ اوس نکاح سے پیدا ہوا ہون جو نکاح اسلام جیسا تہا اس حدیث کو

الْبَغَوِيُّ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ فِي اٰخِرِ تَفْسِيرِ

بغوی نے معالم التنزیل مین سورہ توبہ کے آخر تفسیر مین روایت کیا ہے

سُورَةِ التَّوْبَةِ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ

مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے

قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور گویا کہ آنہون نے کوئی بات سنی تہی نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوا

علیہ وسلم نے ممبر پر کہڑے ہوکر فرمایا کہ مین کون ہون؟ لوگون نے کہا

اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ

آپ پیغمبر خدا ہین آپ پر سلام ہو فرمایا مین محمد

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

عبد اللہ کا بیٹا عبد المطلب کا پوتا ہون خدا نے مخلوق کو پیدا کیا

الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ

تو مجہے بہترین خلق مین ٹہیرایا پہر اونکے دو گروہ کئے

فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل

تو مجھے اوس گروہ مین ٹھیرایا جو اون مین بہتر تہا پہر اوسکے چند قبیلے کر دیئے

فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا

اور مجھے بہتر قبیلہ مین کیا اسکے بعد اون کے چند گھر مقرر کئے

فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا رواه

اور مجھے بہتر گھر مین ٹھیرایا اور سب سے نیک نفس کیا اسے

الترمذي في جامعه في ابواب المناقب و

ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب المناقب مین روایت کرکے

قال هذا حديث حسن وعن المطلب

کہاہے کہ یہ حدیث حسن ہے مطلب

ابن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه

عبداللہ کے بیٹے قیس بن مخرمہ کے پوتے سے روایت ہے اور وہ اپنے باپ

عن جده قال ولدت انا ورسول الله صلى

اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ مین اور رسول خدا صلے اللہ

الله عليه وسلم عام الفيل قال وسال عثمان

علیہ وسلم دونون واقعۂ فیل کے سال مین پیدا ہوئے راوی کا بیان ہے کہ عثمان

ابن عفان قباث بن اشيم اخا بني يعمر بن ليث

بن عفان نے اشیم کے بیٹے قباث سے پوچھا جو بنی یعمر بن لیث کا بہائی تہا

انت اكبر ام رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ عمر مین تو بڑا ہے یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

فقلت ابن کم کان حسان بن ثابت مقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة فقال ابن ستین وقدمها رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلث وخمسین سنة فسمع حسان ما سمع وهو ابن سبع سنین قال ابن اسحق فلما وضعته امه صلی الله علیه وسلم ارسلت الی جده عبد المطلب انه قد ولد لک غلام فاته فانظر الیه فاتاه فنظر الیه وحدثته بما رأت حین حملت به وما قیل لها فیه وما امرت به ان تسمیه فیزعمون ان عبد المطلب اخذه فدخل به الکعبة فقام

۱۳۴

ازکی وانقعده رضی الله
علیه وسلم ولد یوم الاثنین فی شهر ربیع الاول
والمختلفون فی یوم الولادة بعد ثانی الشهر ام ثامنه ام عاشره ام ثانی عشره
هذا کلام النووی وقال ابو محمد عبد الملک بن هشام قال حدثنا زیاد بن عبد الله
البکائی عن محمد بن اسحاق المطلبی قال ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم
الاثنین لاثنتی عشرة لیلة خلت من شهر ربیع الاول عام الفیل قال ابن اسحق و
حدثنی المطلب بن عبد الله بن قیس بن مخرمة عن ابیه عن جده قیس بن مخرمة
قال ولدت انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفیل فنحن لدتان قال ابن
اسحاق وحدثنی صالح بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف عن یحیی بن عبد الله
بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة الانصاری قال حدثنی من شئت من رجال
قومی عن حسان بن ثابت قال والله انی لغلام یفعة ابن سبع سنین او ثمان
اعقل کل ما سمعت اذ سمعت یهودیا یصرخ باعلی صوته علی اطمة بیثرب یا معشر
یهود حتی اذا اجتمعوا الیه قالوا له ویلک ما لک قال طلع اللیلة نجم احمد الذی
ولد به قال محمد بن اسحق فسالت سعید بن عبد الرحمن
بن حسان بن ثابت

تتمیم حاشیه صفحه ۱۳۳
[illegible] تکلما بما یقول ان
ثم شاق قلبه بکلام ثقیل [illegible] واثنیته فیمن علیک ونرث
الملک العظیم [illegible] ان الکعبة قبلة [illegible]
المقصود من ان [illegible] الاعداء [illegible] قید
وبکیت قبله [illegible] قال الامام الرازی [illegible] من ذلک
ویکب عن الاتمام والمعاصی انتهی ولم یجیء شیء من ذلک [illegible]
آخر الکلام ثم [illegible] ان کانت [illegible]
علی ان قصة الفیل [illegible] ان ذلک وقع [illegible]
اوانه امر آخر سوی تعظیم الکعبة [illegible] کلام الامام الرازی
صلی الله علیه وسلم والاسلام [illegible] والله اعلم [illegible]
القاطعة فلا حاجة الی شیء من ذلک قال فی کتاب الفضائل [illegible]
وقال الامام النووی ان الصحیح [illegible] المشهور وقیل بعد الفیل بثلاث سنة
علیه وسلم ولد عام الفیل علی الصحیح ونقل القاضی عیاض الاجماع
وقیل باربعین سنة [illegible]
علی عام الفیل [illegible]

یدعو الله ویشکر له ما اعطاه ثم خرج به الی امه فدفعه الیها [illegible]

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

جواب دیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اكبر مني وانا اقدم منه في الميلاد قال و

بزرگی میں تو مجھ سے بڑے ہیں اور ولادت میں میں حضرت سے مقدم ہوں

رأيت خذق الطير اخضر محيلا رواه الترمذي

میں نے ان پرندوں کی مینگنیاں متغیر سبزہ رنگ دیکھی ہیں (جنسے اصحاب فیل تباہ ہوئے) اسے ترمذی نے

في جامعه في المناقب في باب ما جاء في

جامع ترمذی کے مناقب کے اوس باب میں روایت کیا ہے جو

ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم وقال هذا

١٣٥ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے بیان میں آیا ہے اور کہا ہے

حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث

یہ حدیث حسن غریب ہے جسے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث سے

محمد بن اسحاق وعن عبد الرحمن بن عمرو

محمد بن اسحاق کے عبد الرحمن بن عمرو

السلمي عن عتبة بن عبد السلمي انه حدثهم

سلمی سے روایت ہے اور وہ عتبہ بن عبد سلمی سے روایت کی کہ عتبہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی

وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے تھا

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا آپ کا ابتدائی حال کیونکر تھا فرمایا

كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقَتْ

میری دایہ بنی سعد بن بکر میں کی ایک عورت تھی تو میں

أَنَا وَابْنٌ لَهَا فِي بَهْمٍ لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا

اور دایہ کا لڑکا اپنے ریوڑ میں گئے اور ہمنے اپنے ساتھ توشہ نہیں لیا تھا

فَقُلْتُ يَا أَخِي اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ أُمِّنَا

میں نے اپنی بھائی سے کہا کہ تم جاکر ہماری ماں کے پاس سے توشہ لے آؤ

فَانْطَلَقَ أَخِي وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ

چنانچہ میرا بھائی تو وہاں سے چل کھڑا ہوا اور میں ریوڑ میں رہا اتنے میں دو سفید

أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

پرندے آئے گویا وہ دو گدھ تھے اون میں سے ایک نے دوسرے سے کہا

أَهُوَ هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي فَأَخَذَانِي

کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں ہاں! پس وہ جھپٹتے ہوئے میری طرف آئے

۱۳۷

فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا فَشَقَّا بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ

اور مجھے پکڑ کر چت لٹا دیا ازاں بعد میرا پیٹ چیرا پھر میرا دل نکالکر اوسے بھی شگاف دیا

فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

اور اسمیں سے خون کی دو سیاہ پھٹکیاں نکالکر ایک نے دوسرے سے کہا

لِصَاحِبِهِ ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ فَغَسَلَ بِهِ جَوْفِي ثُمَّ

مجھے برف کا پانی دے پس اوس پانی سے میرا پیٹ دھویا ازاں بعد

قَالَ ائْتِنِي بِمَاءِ بَرَدٍ فَغَسَلَ بِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ

کہا اب اولے کا دے۔ اوس سے میری دل کو دھویا پھر کہا

ائْتِنِي بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّهُ فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا

اب سکینہ دے اوسے بکھیر میری دل پر چھڑکا پھر ایک نے

لِصَاحِبِهِ حُصْهُ فَحَاصَهُ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ

دوسرے سے کہا اسے سی دے اوسنے سی کر ان نبوت کی انگوٹھی کی مہر لگا دی

النُّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ

پہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ انہین ترازو کے ایک پلہ مین

وَاجْعَلْ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ فِي كِفَّةٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ

اور انکی امت کے ہزار آدمیون کو دوسرے پلہ مین رکھہ رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْأَلْفِ فَوْقِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین اون ہزار آدمیون کو اپنے اوپر دیکھتا تہا

أُشْفِقُ أَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ

تو خوف کرتا تہا کہ اون مین سے بعض مجھپر گر پڑینگے اوسنے کہا اگر تو انکی تمام امت کو

وُزِنَتْ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي قَالَ

انکے ساتہ تولے گا تو بہی انکا پلہ اون سب کو لے جھکے گا۔ پہر وہ دونون مجھے چھوڑ کر چلے گئے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرِقْتُ فَرَقًا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھپر نہایت سخت دہشت طاری ہوی

شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي

چنانچہ مین اپنی مان کے پاس آیا اور جو چیز مین نے دیکھی تہی اوس سے اطلاع دی

لَقِيتُ فَأَشْفَقَتْ أَنْ يَكُونَ قَدِ الْتُبِسَ بِي فَقَالَتْ

میری دایہ کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ شاید میرے ساتہ فریب کیا گیا ہے

أُعِيذُكَ بِاللهِ فَرَحَلَتْ بَعِيرًا لَهَا فَجَعَلَتْنِي عَلَى

چنانچہ اوس نے میرا قصہ سنکر کہا کہ مین تجھے خدا کی پناہ مین دیتی ہون ان بعد اس نے اپنا اونٹ کسا

الرَّحْلِ وَرَكِبَتْ خَلْفِي حَتّٰى بَلَغْنَا اِلٰى اُمِّي فَقَالَتْ

پھر بیچھے پالان پر بیٹھا خود میری پیچھے سوار ہو وہان سے چل نکلی یہانتک کہ میری ماں کے پاس پہنچا کر

اَدَّيْتُ اَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثْتُهَا بِالَّذِي

بی بی! مین نے اپنی امانت اور اپنے ذمہ کو ادا کر دیا اور جو بات مین نے دیکھی تھی بیان کر دی

لَقِيتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنِّي رَاَيْتُ حِينَ

مگر میری والدہ کو اس خبر نے ذرا بھی خوف زدہ نہین کیا اور انہون نے کہا جب یہ پیٹ مین تھے تو مینے دیکھا

خَرَجَ مِنِّي يَعْنِي نُوْرًا اَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ

کہ مجھہ مین سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے تمام محل چمک اوٹھے

الشَّامِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي اَوَائِلِ سُنَنِهِ وَعَنْ

اس حدیث کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع مین روایت کیا ہے

اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُو طَالِبٍ

ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ ابو طالب

اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ملک شام کے ارادہ سے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی

وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوا عَلَى

قریش کے چند مسن لوگون مین ابو طالب کے ساتھ نکلے جب یہ لوگ بحیرا

الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ

راہب کے مقام پر چڑھے تو وہ نیچے اوترا یا ابو طالب اور اوسکے ہمراہیون نے اپنے بوجھ کھولے تو

الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ

راہب انکی طرف متوجہ ہوا حالانکہ اس سے پیشتر جب یہ لوگ ادہر گذرتے تھے تو وہ

إليهم ولا يلتفت ثم قال فهم يحلّون رحالهم

نہ تو انکے پاس ہی آتا تھا۔ التفات ہی کرتا تھا ابو موسی نے کہا یہ لوگ ابھی بوجھ ہی کھول رہے تھے

فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فأخذ

کہ راہب ان کے بیچ مین چلنے لگا یہانتک کہ آکر

بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا

هذا سيد العالمين هذا رسول رب

یہ اہل جہان کا سردار ہے یہ رب العالمین کا پیغامبر ہے

العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال

اسے خدا نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یہ سنکر

له أشياخ من قريش ما علمك فقال إنكم

قریش کے بوڑھوں نے راہب سے کہا یہ تجھے کسطرح معلوم ہوا کہا

حين أشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر

جب تم اس گھاٹی کو طے کرکے اوپر آئے تو نہ تو کوئی پتھر ہی باقی رہا نہ درخت ہی

إلا خر ساجدا ولا يسجدان إلا لنبي وإني

مگر سجدہ مین گر پڑا اور پتھر درخت بجز نبی کے اور کسیکو سجدہ نہین کیا کرتے اور مین

أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف

اسے اوس مہر نبوت سے پہچانتا ہون جو اسکے شانہ کی ہڈی سے نیچے

كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم

سیب جیسی ہے۔ راہب یہ کہکر چلا گیا اور ان لوگون کیلئے کھانا تیار کیا

طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُم بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ

جب کہانا لیکر آیا تو آنحضرت اونٹ چرانے مین مصروف تھے

الْاِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ

راہب نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجکر اونہین بلالو پس آنحضرت تشریف لائے حالانکہ آپ پر

غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ

ایک ابر سایہ کئے ہوئے تہا جب آپ قوم کے پاس آئے تو دیکھتے ہین

قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ

کہ سب لوگ آپ سے پہلے ہی درخت کے سایہ مین بیٹھے ہین جب آپ بیٹھے تو

فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ

١٤١ درخت کا سایہ آپ پر خودبخود جھک پڑا اسپر راہب بولا کہ درخت کے سایہ کو دیکھو

مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ

کہ وہ آپ پر جھک گیا ہے ابو موسیٰ نے کہا کہ راہب اونکے پاس کھڑا ہوا

يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهٖ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ

قسمین دلا دلا کر کہہ رہا تہا کہ وہ حضرت کو روم مین نہ لیجائین کیونکہ

الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ

رومی اگر اونکو دیکھین گے تو اونکی صفت سے فوراً پہچان لینگے پھر اونہین قتل کر ڈالینگے

فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ

اتنے مین راہب نے اچانک سات شخصون کو دیکھا جو روم سے آئے تھے

فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا

راہب نے اون کا استقبال کرکے دریافت کیا کہ تم کس اراده سے آئے ہو رومیون نے جواب دیا

أنّ هذا النبيّ خارجٌ في هذا الشهر فلم

ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں وطن سے باہر نکلا ہے

يبق طريق إلّا بعث إليه بأناس وإنّا قد

تو کوئی ایسا رستہ باقی نہیں رہا جسکی طرف لوگ نہیں بھیجے گئے اور ہم

أُخبرنا خبره بعثنا إلى طريقك هذا فقال

جب اوسکی خبر سے آگاہ کئے گئے تو تیری اس راہ کیطرف بھیجے گئے راہب بولا

هل خلفكم أحدٌ هو خيرٌ منكم قالوا إنّما أُخبرنا

کیا تم سے پیچھے کوئی اور ایسا شخص ہے جو تم سے بہتر ہو رومیوں نے کہا کہ صرف ہمین ساتہ آدمی

خبره بطريقك هذا قال أفرأيتم أمرًا أراد الله

اوس نبی کے ہونے کی خبر تیری اس راہ میں دے گئے ہیں راہب نے کہا بھلا تم بتا سکتے ہو کہ جس کام کو خدا نے

أن يقضيه هل يستطيع أحدٌ من الناس

پورا کرنا چاہا ہو کیا لوگوں میں سے کوئی شخص اوسے روک سکتا ہے

ردّه قالوا لا قال فبايعوا وأقاموا معه قال

کہا کوئی رد نہیں کر سکتا ابو موسی نے کہا کہ اونہوں نے بیعت کی اور اوسکے ساتھ اقامت اختیار کی

أنشدكم بالله أيّكم وليّه قالوا أبو طالب فلم

میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میں اوسکا قریبی رشتہ دار کون ہے کہا ابو طالب پس

يزل يناشده حتّى ردّه أبو طالب وبعث

راہب ابو طالب کو برابر خدا کی قسم دلاتا رہا یہانتک کہ ابو طالب نے حضرت کو وطن کیطرف لوٹا دیا

معه أبو بكر بلالًا وزوّده الراهب من الكعك

اور ابو بکر نے اوسکے ساتھ بلال کو بھیجدیا راہب نے کاک

وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي أَبْوَابِ

اور روغن زیتون کا توشہ ساتھ کیا۔ اس حدیث کو ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب

الْمَنَاقِبِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

المناقب میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ہم اسے بجز اس طریقے کے اور کسیطرح نہیں پہچانتے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِي حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

دسواں باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ

کے حلیہ کے بیان میں۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا

إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ

اور آپ کے بدن مبارک پر سرخ حلہ تھا میں کبھی تو حضرت کیطرف دیکھتا تھا

إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي

اور کبھی چاند کیطرف۔ جابر نے کہا کہ حضرت میری نگاہ میں

عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ

چاند سے زیادہ حسین تھے محمد کے بیٹے عمار بن یاسر کے

ابْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ

پوتے ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے معوذ بن عفرا کی بیٹی ربیع سے کہا

معوذ بن عفراء صفي لنا رسول الله صلى

کہ ہمارے سامنے رسول خدا صلی

الله عليه وسلم فقالت يا بني لو رأيته رأيت

اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کر۔ کہا بیٹا! اگر تو حضرت کو دیکھتا تو دیکھتا

الشمس طالعة رواهما الدارمي في أوائل

کہ سورج نکل رہا ہے ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

سننه وعن أنس بن مالك يصف النبي

انس بن مالک سے روایت ہے حالانکہ وہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من

صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے تھے کہ حضرت تمام لوگوں میں میانہ قد تھے

القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر

نہ تو اسقدر لانبے ہی تھے نہ کوتاہ قد ہی۔ آپ روشن

اللون ليس بأبيض أمهق ولا آدم ليس

رنگ تھے نہ تو بہت سفید ہی تھے نہ بہت گندم گون ہی۔ آپکے بال مبارک نہ تو

بجعد قطط ولا سبط رجل أنزل عليه

بالکل گھنگریالے ہی تھے نہ بالکل سیدھے ہی بلکہ ان دونوں کے بین بین تھے۔ آپ پر وحی اوس وقت نازل ہوئی

وهو ابن أربعين فلبث بمكة عشر سنين

جبکہ چالیس برس کے تھے۔ پس آپ نے دس برس مکہ میں اقامت کی

وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ

اور آنحضرت کی روح مبارک قبض کی گئی حالانکہ آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس

شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعْرًا

بال سفید تھے ربیعہ نے کہا میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک دیکھا

مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرُ

تو وہ سرخ تھا دریافت کرنے کے بعد مجھے جواب دیا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے

مِنَ الطِّيبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الانبیاء پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت کے باب میں

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ

اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل

فِي بَابِ قَدْرِ عُمُرِهِ صلعم مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ

آپ کے اندازۂ عمر کے باب میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے

وَلَيْسَ فِيهِ قَوْلُ رَبِيعَةَ فَرَأَيْتُ الخ وَعَنْهُ قَالَ

لیکن مسلم کی روایت میں ربیعہ کا یہ قول فرأیت الخ نہیں ہے۔ نیز انس سے روایت ہے

كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

آپ کے نصف کانوں تک پہنچتے اس حدیث کو مسلم نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْهُ كَانَ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل مین روایت کیا ہے نیز انس سے روایت ہے

يَضْرِبُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے کندھون تک پہونچتے تھے

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ

قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ مین نے انس بن مالک سے

شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالون مبارک کی کیفیت دریافت کی انہون نے کہا

شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک متوسط درجے کے تھے

لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ

نہ تو اسقدر سیدھے ہی تھے نہ گھونگریالے ہی کبھی تو کانون تک ہتے تھے اور کبھی مونڈھون

رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ

ان دونون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب اللباس

فِي بَابِ الْجَعْدِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

باب الجعد مین روایت کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کے

شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ

بال ماتھے پر چھوڑتے تھے اور مشرک سر کے بالون کے دو حصہ کرکے دونون طرف ڈال لیتے تھے

انسا

۱۴۷

رُؤُسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ

اور اہل کتاب سر کے بال پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے

رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ

جس چیز مین خدا کی طرف سے حکم نکیے جاتے تھے اوسمین اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے

فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چنانچہ آپنے اول اول سدل کیا پھر اپنے مبارک بالونکے دو حصے کر کے سر کے دونون طرف ڈال لیتے تھے

وَسَلَّمَ رَأْسَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الانبیاء باب صفت النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

علیہ وسلم مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب

الْفَضَائِلِ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ

الفضائل مین نقل کیا ہے قتادہ سے روایت ہے کہ مین نے انس سے پوچھا کیا

خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے - کہا نہین بلکہ

كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْبَابِ

کچھ یون ہی سی سفیدی آپکی دونون کنپٹیون مین تھی - اسے بخاری نے باب مذکور مین روایت کیا ہے

المُنْكَوِّرِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ

سر اور ڈاڑہی مبارک کے آگے کے بال سفید مائل بسیاہی تھے جب آپ تیل لگاتے

لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ

تو سپیدی ظاہر نہوتی لیکن جب سر کے بال مبارک پریشان ہوتے تو سپیدی ظاہر ہوجاتی تھے اور

كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ

آپ کی ڈاڑہی مبارک بہت گہن دار تھی۔ اسپر ایک شخص نے کہا کہ حضرت کا چہرہ مبارک شمشیر

السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

جیسا تہا جابر نے کہا نہیں بلکہ آفتاب وماہتاب کی مانند تہا ١٤٩

وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ

اور طباق تہا میں نے مہر نبوت کو آپکے شانہ مبارک کے پاس دیکہا

مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ

کہ کبوتر کے انڈے جیسے تہی (اور) اسکا رنگ آپکے بدن مبارک سے بہت ملتا جلتا تہا

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ الْفَضَائِلِ فِيْ بَابِ

اسے مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل باب

إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ

اثبات خاتم النبوۃ میں روایت کیا ہے براء سے روایت ہے کہ

۱۴۹

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر

وَجْھًا وَّاَحْسَنَھُمْ خُلُقًا لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا

خوب رو تھے اور خلق و عادت میں سب سے زیادہ نیک تھے۔ نہ بہت لانبے ہی تھے نہ

بِالْقَصِیْرِ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ

اتنے ٹھنگنے ہی شعبہ سے روایت ہے اور وہ حکم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

اَبَا جُحَیْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ابو جحیفہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْھَاجِرَةِ اِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ

علیہ وسلم گرم دوپہری میں بطحا کی طرف تشریف لیگئے وہاں وضو کر کے

ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ

ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں

وَبَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِیْہِ

اور آپ کے آگے بھالا گڑا ہوا تھا شعبہ نے کہا اور اس حدیث میں

عَوْنٌ عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ کَانَ یَمُرُّ

عون نے اپنے باپ ابو جحیفہ سے اسقدر اور زیادہ کیا کہ ابو جحیفہ نے کہا

مِنْ وَّرَائِھَا الْمَرْاَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا

کہ بھالے کے پیچھے سے ہو کر عورت گزرتی تھی لوگوں نے کھڑے ہو کر

یَاْخُذُوْنَ یَدَیْہِ فَیَمْسَحُوْنَ بِھَا وُجُوْھَھُمْ

آپ کے مبارک ہاتھ پکڑے اور انہیں اپنے چہروں پر ملنے شروع کئے

قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ

ابو جحیفہ نے کہا مین نے حضرت کا مبارک ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر رکھا

فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ

تو وہ برف سے بہت زیادہ سرد اور مشک سے بڑھکر خوشبودار تھا

الْمِسْكِ رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ

ان دونون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْاَنْبِيَاءِ فِيْ بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

الانبیار باب صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

مین روایت کیا ہے۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک بھرے ہوئے تھے مین نے حضرت کے بعد آپ جیسا کوئی نہین دیکھا

وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک درمیانی حد کے تھے

لَا جَعْدَ وَلَا سَبْطَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

نہ تو محض گھونگریالے ہی تھے نہ بالکل سیدھے ہی اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ فِيْ بَابِ الْجَعْدِ وَعَنْ

کتاب اللباس باب الجعد مین روایت کیا ہے

حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ

حمید سے روایت ہے کہ مین نے انس سے رسول خدا

صلى الله عليه وسلم فقال ما كنت أحب

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی کیفیت دریافت کی۔ کہا میں یہ بات بہت دوست رکھتا تھا

أن أراه من الشهر صائما إلا رأيته ولا

کہ حضرت کو کسی مہینے میں روزہ دار نہ دیکھوں مگر میں آپکو روزہ دار دیکھتا اور

مفطرا إلا رأيته ولا من الليل قائما إلا رأيته

افطار کرنے والا نہ دیکھوں لیکن دیکھتا اور نہ شب کو نماز میں کھڑا دیکھوں مگر دیکھتا

ولا نائما إلا رأيته ولا مسست خزة ولا

اور نہ سوتا دیکھوں مگر دیکھتا! اور میں نے کبھی نہیں چھوا ریشم اور نہ

حريرة ألين من كف رسول الله صلى الله

حریر کو چھوا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ مبارک سے نرم تر ہو

عليه وسلم ولا شممت مسكة ولا عنبرة

اور نہ کبھی وہ مشک وعنبر سونگھا

أطيب رائحة من رائحة رسول الله صلى

جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بو سے زیادہ خوشبودار ہو

الله عليه وسلم رواه البخاري في صحيحه في

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب الصوم في باب ما يذكر من صوم

کتاب الصوم کے اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں

النبي صلى الله عليه وسلم وعن قتادة

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی کیفیت مذکور ہے۔ قتادہ سے روایت ہے

أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ انس نے یہ حدیث بیان کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ

وسلم کسی دعا میں اپنے مبارک ہاتھ بہت اونچے نہیں کیا کرتے تھے

دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ

مگر استسقا کی دعا میں آپ اس دعا میں اسقدر اونچے ہاتھ کرتے تھے

يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ آپ کے مبارک بغلوں کی سپیدی دیکھی جاتی تھی اس حدیث کو بخاری نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب صفتہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ السَّائِبِ

النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے سائب

ابْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ

بن یزید سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئیں اور عرض کیا اے رسول خدا

إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي

میرا بھانجا بیماری میں مبتلا ہوگیا ہے آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں

بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ

برکت کی دعا کی اور وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا

ثم قمت خلف ظهره فنظرت الی خاتم

پھر مین حضرت کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور

بین کتفیه مثل زر الحجلة رواه البخاری

آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت کو چھپر کھٹ کے تکمہ کے مانند دیکھا اسی بخاری نے

فی صحیحه فی کتاب الوضوء ورواه مسلم فی

صحیح بخاری کی کتاب الوضوء مین اور مسلم نے

صحیحه فی کتاب الفضائل فی باب خاتم

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل باب خاتم

النبوة وعن جابر بن سمرة قال رأیت

النبوة مین روایت کیا ہے جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ مین نے

خاتما فی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک مین مہر نبوت کو دیکھا

کانه بیضة حمام رواه مسلم فی الباب

گویا وہ کبوتر کا انڈا ہے اس حدیث کو مسلم نے باب

المذکور وعن ابی جحیفة قال دفعت الی

مذکور مین روایت کیا ہے ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مین

النبی صلی الله علیه وسلم وهو بالابطح فی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دفع کیا گیا حالانکہ آپ موضع ابطح مین

قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فنادی

گرم دوپہری کے وقت قبہ مین تشریف رکھتے تھے اتنے مین بلال نے نکلکر

بالصلوٰة ثم دخل فاخرج فضل وضوء

اذان دی پہر قبہ مین جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقع الناس

وضو سے بچا ہوا پانی لے آئے لوگ اوس پانی پر گرے پڑتے

عليه يأخذون منه ثم دخل فاخرج العنزة

اور تبرکًا اوس مین سے تہوڑا تہوڑا لیتے تھے بلال پہر قبہ مین گئے اور وہان سے بہالا نکال لائے

وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبہ سے باہر تشریف لائے گویا کہ مین

أنظر إلى وبيص ساقيه فركز العنزة ثم صلى

آپکی پنڈلیون مبارک کی چمک کو دیکہتا تہا زان بعد بہالا زمین مین گاڑا پہر آپنے

الظهر ركعتين والعصر ركعتين يمر بين يديه

ظہر کی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑہین حالانکہ آپ کے آگے سے

الحمار والمرأة رواه البخاري في صحيحه في كتاب

گدہا اور عورت دونون گزرتے تھے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الأنبياء في باب صفة النبي صلى الله عليه

الانبیاء باب صفۃ النبی مین صلے اللہ علیہ

وسلم وعن أبي هريرة قال كان النبي

وسلم مین روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم ضخم القدمين حسن

صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پُر اور بہرے ہوئے تھے آپ خوبروی مین

الناس علیہ ای علی فضل وضوئہ علیہ الصلاۃ والسلام یاخذون منہ للتبرک ثم دخل بلال فاخرج العنزۃ بفتح العین المہملۃ والنون والزای عصا طویلۃ فیہا زج وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القبۃ کانی انظر الی وبیص ساقیہ بفتح الواو

الوجه لم أر بعده مثله رواه البخاري في صحيحه

اپنا نظیر نہ کہتے تھے میں نے حضرت کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

في كتاب اللباس في باب الجعد وعن

کتاب اللباس باب الجعد میں روایت کیا ہے۔

أنس قال دخل علينا النبي صلى الله عليه

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آکر

وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت أمي

قیلولہ کیا اس میں آپ کو پسینہ آیا تو میری والدہ

بقارورة فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ

شیشہ لائیں اور اپنی انگلی سے پسینہ پونچھ پونچھ کر اوسمیں جمع کرنے لگیں

النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أم سليم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاگے تو فرمایا اے ام سلیم!

ما هذا الذي تصنعين قالت هذا عرقك

یہ تم کیا کر رہی ہو عرض کیا حضرت! یہ آپ کا پسینہ ہے

نجعله في طيبنا وهو من أطيب الطيب رواه

اسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملاتے ہیں اور اسمیں تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبو ہے اسے

مسلم في صحيحه في كتاب الفضائل في باب

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اوس باب میں روایت کیا ہے

طيب عرقه صلى الله عليه وسلم وعن

جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو کا بیان ہے

حبيب بن خدرة حدثني رجل من بني

حبیب بن خدرہ سے روایت ہے کہ بنی حریش کے ایک مرد نے مجھسے یہ حدیث بیان کی

حريش قال كنت مع ابي حين رجم رسول الله

کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا جب کہ رسول خدا

تعالى صلى الله عليه وسلم ماعز بن مالك

صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کیا

فلما اخذته الحجارة ارعبت فضمني اليه

جب ماعز پر چاروں طرف سے پتھر پڑنے لگے تو میں مرعوب ہوگیا یہ دیکھکر

رسول الله تعالى صلى الله عليه وسلم فسال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چمٹا لیا بس

علي من عرق ابطه مثل ريح المسك وعن

آپ کی بغل مبارک سے خوشبوے مشک جیسا پسینہ مجھپر بہا

ابراهيم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابراہیم سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

يعرف بالليل بريح الطيب رواهما الدارمي

رات کے وقت خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے

في اوائل سننه

سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

الباب الحادی عشر فی اخلاق النبیّ

گیارہوان باب نبی

صلے اللہ علیہ وسلم وشمائلہ قال اللہ تعالے

صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و شمائل کے بیان مین خدا تعالے نے

فی سورۃ آل عمران فبما رحمۃ من اللہ لنت

سورۂ آل عمران مین فرمایا ہے کہ اے پیغمبر یہ خدا ہی کی رحمت کا سبب ہے کہ تم

لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا

اونہین نرم دل ملے اور اگر تم بدخو سخت دل ہوتے تو لوگ بھی کے

من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم

تمہارے پاس سے تتر بتر ہو جاتے تو تم اون سے درگزر کرو اور اونکے لئے بخشش مانگو

وشاورہم فی الامر فاذا عزمت فتوکل

اور کام مین ان سے مشورہ لو لیکن جب عزم کر بیٹھو تو بھروسہ

علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین وقال اللہ

خدا ہی پر کرو بیشک خدا کو بھروسہ کرنے والے بہاتے ہین اور خدا

تعالی فی سورۃ القلم ن والقلم وما یسطرون

تعالے نے سورہ قلم مین فرمایا ن قلم اور اوس چیز کی قسم جسے فرشتے لکھتے ہین

ما انت بنعمۃ ربک بمجنون وان لک لاجرا

کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہین اور بیشک تمہارے لئے

غَيْرُ مَمْنُونٍ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ وَعَنْ

بے انتہا ثواب ہے اور تم بڑے خلق پر پیدا ہوے ہو

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ

علیہ وسلم نہ تو طبعًا فحش گو تھے نہ فحش گوئی مین تکلف کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَعَنْ عَائِشَةَ

کہ تم مین بہتر وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہین عائشہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ

جن دو کامون مین اختیار دیئے گئے تو آپنے وہ کام اختیار کیا جو اونمین بہت آسان تہا جبتک وہ کام

إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ

موجب گناہ نہ ہوتا تہا۔ اگر گناہ کا باعث ہوتا تہا تو آپ اوس سے بہت دور رہتے تھے

وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ

اپنی ذات خاص کے لیے کبھی انتقام نہین لیا ہان جب امر خدا کی حرمت پر غلبہ کیا جاتا تہا

فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

تو آپ اوس حرمت کے سبب خدا کے لئے انتقام لیتے تھے ان دونون حدیثونکو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الانبیاء باب صفة النبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي

علیہ وسلم مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی

كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

کتاب الفضائل مین روایت کیا ہے سماک بن حرب سے روایت ہے

قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ

کہ مین نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمنشینی کرتے تہے کہا ہان

كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي

اکثر ایسا ہوتا تہا کہ حضرت اوس نماز کی جگہہ سے نہ اوٹہتے تہے

يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا

جہان صبح کی نماز پڑہتے تہے جب تک آفتاب نہ نکل آتا تہا

طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ

آفتاب نکل آنے کے بعد آپ وہان سے اوٹہہ کہڑے ہوتے اور لوگ ادہر ادہر کی باتین کرتے

فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى

جاہلیت کے واقعات کا سلسلہ چہیڑ دیتے اور ہنستے بہی پیغمبر خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ

اللہ علیہ وسلم بہی اونکی باتین سنکر مسکراتے تہے اسے مسلم نے کتاب الفضائل کے

١٥٩

في باب تبسّمه صلّى الله عليه وسلّم وعن

اس باب مین روایت کیا ہے جس مین آپ کے مسکرانے کا ذکر ہے

أنس بن مالك قال كنت أمشي مع النبيّ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نبی

صلّى الله عليه وسلّم وعليه برد نجراني

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تہا اور آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے

غليظ الحاشية فأدركه أعرابيّ فجذبه

جس کا حاشیہ نہایت سخت تہا رستہ مین ایک صحرانشین آپکو ملا اور اوسنے نہایت

جذبة شديدة حتّى نظرت إلى صفحة عاتق

سختی کے ساتھ آپ کو چادر پکڑکے کھینچا یہان تک کہ مین نے

النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قد أثّرت بها حاشية

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک اور شانہ کے بیچین دیکھا کہ چادر کے حاشیہ کے گہرے گہرے اثر پڑ گئے ہین

الرداء من شدّة جذبته ثمّ قال مر لي من

بدوی کے کھینچنے کی سختی سے ازان بعد بدوی بولا کہ میرے لیئے حکم کیجئے

مال الله الذي عندك فالتفت إليه فضحك

کہ جو خدا کا مال تمہارے پاس ہے اوسمین سے مجھے بھی دین حضرت اوسکی طرف دیکھکر ہنس پڑے

ثمّ أمر له بعطاء وعن عبد الله قال لمّا كان

اور دینے کا حکم فرمایا عبداللہ سے روایت ہے کہ جب

يوم حنين آثر النبيّ صلّى الله عليه وسلّم

واقعہ حنین کا دن ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

161

أناساً في القسمة أعطى الأقرع بن حابس

مال غنیمت تقسیم کرتے وقت چند آدمیون کو بخشش وعطا مین منتخب کیا اقرع بن حابس کو

مائة من الإبل وأعطى عيينة مثل ذلك

سو اونٹ دیئے اسیطرح عیینہ کو سو اونٹ دیئے

وأعطى أناساً من أشراف العرب وآثرهم

اور اشراف عرب مین سے چند اور آدمیون کو دیکر اونھین

يومئذ في القسمة قال رجل والله إن هذه

اوسدن تقسیم مین مزید عطا کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ اسپر ایک شخص نے کہا خدا کی قسم

لقسمة ما عدل فيها وما أريد فيها وجه

اس تقسیم مین انصاف نہین کیا گیا یا یہ کہا کہ اسمین خدا کی رضامندی کا ارادہ نہین کیا گیا

الله فقلت والله لأخبرن النبي صلى الله عليه

مین نے کہا قسم خدا کی مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی ضرور خبر کرونگا

وسلم فأتيته فأخبرته فقال فمن يعدل

چنانچہ مین نے حضرت کے پاس حاضر ہوکر اسکی خبر کردی آپ نے فرمایا

إذا لم يعدل الله ورسوله رحم الله موسى

جب خدا رسول ہی انصاف نکرینگے تو اور کون انصاف کریگا خدا موسی پر رحم کرے

قد أوذي بأكثر من هذا فصبر رواهما

وہ اس سے بہت زیادہ رنج دیئے گئے مگر صبر کیا ان دونون حدیثون کو

البخاري في صحيحه في كتاب الجهاد في باب

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الجہاد کے اوس باب مین

١٦٢

مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

روایت کیا ہے جس مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ الخ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

مولفۃ القلوب الخ کو دینے کا ذکر ہے اور مسلم نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي بَابِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ

صحیح مسلم کی کتاب الزکاۃ کے باب اعطاء المولفۃ الخ مین

الخ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہون نے خبر دی کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نجد کی طرف ایک غزوہ مین گیا جب رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ

اللہ علیہ وسلم وہان سے لوٹے تو مین بھی آپکے ساتھ لوٹ آیا رستہ مین لشکر اسلام کو

الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ

ایک ایسے میدان مین دوپہر ہوگئی جہان بہت سے اونچے اونچے خاردار درخت تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان نزول فرمایا اور لوگ

يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

درخت کے سایہ کی تلاش مین ادہر ادہر پھیل گئے پیغمبر خدا صلے اللہ

١٦٣

عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه

علیہ وسلم نے درخت ببول کے سایہ تلے نزول فرمایا اور اپنی تلوار اوسمین لٹکادی

ونمنا نومة فاذا رسول الله صلى الله عليه

ہم سب لوگ سوگئے اتنے مین سنتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم يدعونا واذا عنده اعرابي فقال ان

وسلم ہمین بلا رہے ہین اور آپکے پاس ایک بدوی موجود ہے حضرت نے فرمایا

هذا اخترط على سيفي وانا نائم فاستيقظت

کہ اس بدوی نے میرے سوتے مین تلوار کھینچی جب مین جاگا

وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني

تو دیکھتا ہون کہ ہاتھ مین ننگی تلوار لئے کہہ رہا ہے بتاؤ اب مجھسے تمہین کون بچا سکتا ہے

من يمنعك مني قلت الله الله ثلثا ولم

اب مجھسے تمہین کون بچا سکتا ہے مین نے کہا خدا خدا خدا الغرض حضرت نے

يعاقبه وجلس رواه البخاري في صحيحه

اوسے کوئی سزا نہین دی اور وہ آپکے پاس بیٹھ گیا اسی بخاری نے صحیح بخاری کی

في كتاب الجهاد في باب من علق سيفه

کتاب الجہاد کے اوس باب مین روایت کیا ہے جسمین درخت مین تلوار لٹکانے کا ذکر ہے

بالشجر ورواه مسلم بمعناه في صحيحه في

اور مسلم نے اوسی کے ہم معنے صحیح مسلم کے

كتاب الفضائل في باب توكله صلى الله

کتاب الفضائل کے اوس باب مین نقل کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

علیہ وسلم کے توکل کا ذکر ہے ابو سعید خدری سے روایت ہے

قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

کہ علی بن ابی طالب نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یمن سے کچھ سونا بھیجا سونا

فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ

ایک ایسے چمڑے مین رکھا گیا تھا جو سلم کے پتون سے دباغت دیا گیا تھا سونا خاک مٹی سے صاف نہین کیا گیا تھا

فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ

حضرت نے اوس سونے کو چار شخصون مین تقسیم کیا (۱) عیینہ بن بدر

وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا

(۲) اقرع بن حابس (۳) زید الخیل (۴)

عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ

علقمہ یا عامر بن طفیل تھا پس حضرت کے ایک صحابی نے کہا

مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ

کہ ہم اس عطیہ کے ان لوگون سے زیادہ مستحق تھے

قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راوی کا بیان ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی

فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ

تو فرمایا کیا تم مجھے امین نہین جانتے حالانکہ مین صاحب آسمان کا امانت دار ہون

يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ

میرے پاس صبح شام آسمان کی خبر آتی ہے راوی نے کہا یہ سنکر

رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ

ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا جسکی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں گال پھولے ہوئے تھے

الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ

پیشانی ابھری ہوئی تھی ڈاڑھی گھندار تھی سر گھٹا ہوا تھا تہ بند نصف پنڈلی تک

الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ

اوٹھا ہوا تھا۔ پس کہا اے رسول خدا خدا سے ڈرو حضرت نے فرمایا

وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ

تجھے خرابی ہو کیا میں تمام اہل زمین سے اسبات کا زیادہ سزاوار نہیں ہوں کہ خدا سے ڈروں

قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

راوی نے کہا اسکے بعد وہ شخص پیٹھ موڑکر جانے لگا تو خالد بن ولید نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ

اے رسول اللہ کیا مجھے اسکے گردن مارنی نہیں چاہیئے فرمایا نہیں شاید کہ وہ

أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ

نماز پڑھتا ہو خالد نے عرض کیا حضرت بہت سے نمازی

يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ

زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو دل میں نہیں ہوتی رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھے لوگوں کے دلوں کی چھان بین کرنے کا حکم ہوا ہے

عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ

نہ اون کے پیٹ چیرنے کا   راوی کابیان ہے   کہ

ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ

پھر حضرت نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا (حالانکہ وہ پیٹ موڑکر جاچکا تھا)

ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا

کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جنکی زبانین توکلام الٰہی کی تلاوت سے تر ہونگی

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا

مگر اوسکا اثر حلق کے نیچے اترے گا   وہ دین سے اسطرح خارج ہو جائینگے جیسا

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ

تیر شکار سے نکل جاتا ہے   راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے آنحضرت نے یہ بھی فرمایا

أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ اگر بالفرض مین اونہین پاؤن تو ثمودیون کی طرح جڑ پیڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدون اسے بخاری نے

فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْمَغَازِيْ فِيْ بَابِ بَعْثِ

صحیح بخاری کی کتاب المغازی کے اوس باب مین نقل   کیاہے   جس مین

عَلِيٍّ وَخَالِدٍ إِلَى الْيَمَنِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ

علیؓ اور خالدؓ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ذکر ہے اور مسلم نے صحیح مسلم کی

فِيْ كِتَابِ الزَّكَاةِ فِيْ بَابِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ الخ

کتاب الزکاۃ کے باب اعطاء المؤلفۃ الخ   مین روایت کیا ہے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ

ابو   ہریرہ   سے   روایت   ہے   کہ   نبی

١٦٦

قوله ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما [illegible]

صلى الله عليه وسلم طعاما قط ان اشتهاه

صلے الله علیه وسلم نے کبھی کسی مباح کھانے کو برا نہین تبایا اگر طبیعت چاہتی

اکله والا ترکه رواه البخاری فی صحیحه

کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

فی کتاب الانبیاء فی باب صفة النبی صلی الله

کتاب الانبیاء باب صفة النبی صلے الله

علیه وسلم وعن البراء قال رأیت النبی

علیه وسلم مین روایت کیا ہے براء سے روایت ہے کہ مین نے نبی

صلی الله علیه وسلم یوم الاحزاب ینقل

صلے الله علیه وسلم کو واقعۂ احزاب کے دن دیکھا کہ آپ

التراب وقد واری التراب بیاض بطنه

ایک جگہہ سے مٹی اوٹھا کر دوسری جگہہ ڈالتے تھے حالانکہ مٹی نے آپکے پیٹ مبارک کی سفیدی چھپا دی تھی

وهو یقول لولا انت ما اهتدینا ولا تصدقنا

آپ برابر یہہ کہتے جاتے تھے کہ خداوندا اگر تیری ہدایت نہوتی تو ہم نہ کبھی راہ پاتے نہ خیرات کرتے

ولا صلینا فانزلن سکینة علینا وثبت

نہ نماز پڑھتے تو اب ہم پر سکون واطمینان نازل کر اور

الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا

اگر ہم دشمنون سے بھڑین تو ہمین ثابت قدم رکھہ بیشک لوگون نے ہم پر زیادتی کی

اذا ارادوا فتنة ابینا رواه البخاری فی صحیحه

جب وہ کوئی فتنہ برپا کرنا چاہتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

١٦٧

فی کتاب الجہاد فی باب حفر الخندق وروا ہ

کتاب الجہاد کے خندق کھودنے کے باب میں اور

مسلم فی صحیحہ فی باب غزوۃ الاحزاب مع

مسلم نے صحیح مسلم کی غزوہ احزاب کے باب میں

تغیر یسیر وعن ابن عباس قال کان النبی

تھوڑی سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس واجود

صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور

ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبرئیل

رمضان کے مہینے میں تو بہت ہی فیاض ہوتے تھے جب جبرئیل آپکے دیدار کو آتے تھے

وکان جبرئیل یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان

جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپکا دیدار حاصل کرتے

فیدارسہ القرآن فلرسول اللہ صلی اللہ

اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے - پس رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ

علیہ وسلم لوگوں سے نیکی کرنے میں اوس ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے جو مینہ کی خوشخبری لاتی ہے

رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب الانبیاء

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء

فی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب صفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے

١٦٩

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت بردہ (چادر) لیکر آئی

بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ

(سہل نے لوگون کی طرف مخاطب ہوکر) کہا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے جواب دیا گیا

لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ

ہان وہ ایک بنی ہوئی چادر ہے جس مین اوسکا حاشیہ بنا ہوا ہو عورت نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا

اے رسول خدا مین نے آپکو پہنانے کے لئے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے

فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے لیلیا حالانکہ آپ اوسکے حاجت مند تھے

إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ

زان بعد حضرت اوس چادر کا تہ بند کئے ہوئے ہمارے پاس آئے

مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ

قوم مین سے ایک شخص بول اوٹھا کہ ای رسول خدا یہ کپڑا تو مجھے پہنا دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا

فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس مین بیٹھ گئے

ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ

اور جب وہان سے لوٹکر آئے تو اوس چادر کو طے کرکے اوس شخص کے پاس بھیجدیا

الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَلَقَدْ عَرَفْتَ

اسپر قوم نے اوسے کہا کہ تو نے اچھا نہین کیا تو نے حضرت سے اوسے مانگا حالانکہ تجھے معلوم تھا

أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ

کہ حضرت کسی سائل کو محروم نہیں پھیرتے اوس شخص نے کہا قسم خدا کی میں نے حضرت سے اسلیے مانگا

إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ

کہ چادر میرے مرنے کے دن میرا کفن ہو سہل نے کہا پس وہ چادر اوس کا کفن ہوئی

كَفَنَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْبُيُوعِ فِي بَابِ النَّسَّاجِ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ

البیوع باب النساج میں روایت کیا ہے مخرمہ کے بیٹے مسور سے روایت ہے

مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ

کہ میرے باپ مخرمہ نے کہا فرزند من!

بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ

مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ

قبائیں آئی ہیں اور آپ اونہیں تقسیم کر رہے ہیں تو ہمیں حضرت کے پاس لیچل

فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ ہم گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ

آپ کے مکان میں پایا مخرمہ نے مجھسے کہا فرزند من! نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا لے۔ مجھے مخرمہ کی یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی میں نے کہا

أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تمہارے لیئے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کو بلاؤن

فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ

مخرمہ نے کہا فرزند من! حضرت متکبر نہین ہین چنانچہ مین نے آپکو آواز دی اور آپ

وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ

دیبا کی ایسی قبا تہ مین لئے ہوئی تشریف لائے جسمین سونے کی گھنڈیان لگی ہوئی ہتین پس حضرت نے فرمایا

يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ رَوَاهُ

مخرمہ! یہ مین نے تیرے لیئے چہپا رکہا ہے یہ فرماکر آپنے وہ قبا مخرمہ کو دیدی — اسے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ فِي

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب اللباس کے

بَابِ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

باب المزرر بالذہب مین روایت کیا ہے ابن شہاب سے روایت ہے

غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے غزوہ

الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح یعنے فتح مکہ کا غزوہ کیا زان بعد رسول الله صلے الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا

علیہ وسلم اپنے ہمراہی مسلمانون کے ساتھ نکلے اور مسلمانون نے میدان حنین مین جنگ کی

بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ

خدائے بزرگ اور برتر نے اپنے دین اور مسلمانون کی مدد کی

وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ

اس دن صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے

ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِيْ

پھر سو پھر سو ابن شہاب نے کہا مجھے

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰهِ

سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہ صفوان نے کہا قسم خدا کی

لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بہت سی بیش قیمت چیزیں عطا کیں

مَا اَعْطَانِيْ وَاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ

اور حال یہ ہے کہ آپ میری نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھے سو آپ ہمیشہ

يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَعَنْ

مجھے دیتے رہے یہانتک کہ آپ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ دوست ہوگئے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آجاتا

اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ

تو بیشک میں تجھے (اپنے دونوں دست مبارک کیطرف اشارہ کرکے) اتنا اور اسقدر اور اسقدر دیتا

۱۷۳

جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ

بحرین کا مال آنے سے پیشتر ہی انتقال کر گئے آپکے انتقال کے بعد ابوبکرؓ کے پاس

بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى

مال آیا تو انہوں نے ایک منادی کو حکم فرمایا اوس نے چاروں طرف منادی کر دی کہ جس سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عدہ کیا ہو یا جسکا آپ پر کچھ قرضہ ہو

فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

تو وہ سے آنا چاہیے میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آ جاتا

أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى أَبُو بَكْرٍ

تو میں تجھے اسقدر اور اسقدر اور اسقدر دیتا حضرت ابوبکرؓ نے ایک لپ بھر

مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ

ایک دفعہ دیا پھر فرمایا کہ اسے گن میں نے جو گنا تو وہ

خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پانچ سو تھے پس ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس سے دوگنا اور لو اس حدیث کو مسلم نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ فِي بَابِ سَخَائِهِ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اوس باب میں روایت کیا ہے

العلامة القسطلاني في شرح صحيح البخاري ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ

جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا ذکر ہے اور بخاری نے

الْحَدِيثَ الْآخَرَ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْكَفَالَةِ

دوسری حدیث کو صحیح بخاری کی کتاب الکفالہ میں

مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

تھوڑے سے تغیر کے ساتھ نقل کیا ہے ابوبکرؓ کے فرزند عبداللہ سے روایت ہے

عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ

اور وہ ایک عربی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اوس نے کہا میں نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے نزدیک واقعہ حنین کے روز ہجوم کیا

وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى

اور میرے پاؤں میں سخت اور موٹا جوتا تھا تو میں نے اوس سے

رِجْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پاؤں مبارک کچل دیا۔

فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

آپ نے مجھے اوس کوڑے سے جو آپکے دست مبارک میں تھا یونہی سا مار کر فرمایا بسم اللہ

أَوْجَعْتَنِي قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُولُ

تو نے مجھے سخت تکلیف دی وہ شخص کہتا ہے میں رات بھر اپنے نفس کو ملامت کرتا اور دل میں کہتا رہا

أَوْجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دردمند کیا

فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا

خدا خوب جانتا ہے کہ جس حال میں میں نے رات بسر کی۔ جب ہمنے صبح کی

رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ

تو دفعتہً میں نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا فلان کہان ہے میں نے کہا یہ ہے قسم خدا کی

الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ

یہ گستاخی کل مجھی سے ظہور میں آئی تھی تو میں ڈرتا ڈرتا گیا

وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰى

١٧٥ مجھ سے فرمایا کہ کل تو نے ہی اپنے جوتے سے

رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً

میرا پاؤن کچلا تھا اور مجھے تکلیف پہونچائی تھی پھر میں نے تجھے

بِالسَّوْطِ فَهٰذِهٖ ثَمَانُونَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا

کوڑے سے مارا تھا تو لے یہ اسّی دنبیان اوس مارنے کے عوض میں لیجا

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ

زہری سے روایت ہے کہ جبرئیل نے کہا زمین پر جسقدر

أَهْلُ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ إِلَّا قَلَبْتُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ

دس گھر کے مالک ہیں میں نے سب کو آزمایا لیکن

أَحَدًا أَشَدَّ إِنْفَاقًا لِهٰذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

کسی کو اس مال کے خرچ کرنے میں رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں پایا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے

أَوَائِلِ سُنَنِهٖ فِي بَابِ سَخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سنن دارمی کے شروع باب سخاء النبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

علیہ وسلم میں روایت کیا ہے ابو اسحاق سے روایت ہے اور وہ براء سے روایت کرتے ہیں

قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ

کہ براء سے ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ کیا تم

حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حنین کے دن کفار کے مقابلہ سے پیٹھ موڑ گئے تھے براء نے کہا نہیں قسم خدا کی نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ

وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی ہاں جلد باز لوگ پیٹھ موڑ گئے اور

هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوازن نے تیروں سے انکا مقابلہ کیا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث

آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت

يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

یہ ارشاد فرما رہے تھے میں نبی ہوں [illegible] جھوٹا نہیں میں عبد المطلب کا فرزند ہوں

رواه البخاري في صحيحه في كتاب الجهاد

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الجہاد

في باب بغلة النبي صلى الله عليه وسلم

باب بغلۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین

ورواه مسلم بمعناه مع زيادة في كتاب

اور مسلم نے اسی کے ہم معنے کچھ زیادتی کے ساتھ کتاب

الجهاد في باب غزوة حنين وفي آخر حديثه

الجہاد باب غزوۂ حنین مین روایت کیا ہے مسلم کی آخر حدیث مین یہ بھی ہے

قال البراء كنا والله إذا احمر البأس نتقي

کہ براء نے کہا قسم خدا کی جب گھمسان کی لڑائی ہوتی تو ہم حضرت کی طرف پناہ لیتے تھے

به وإن الشجاع منا للذي يحاذي به يعني

اور ہم سب مین زیادہ دلیر وہ شخص ہوتا جو

النبي صلى الله عليه وسلم وعن أنس

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مین آتا انس

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وسلم أنه كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا

وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت جب کوئی بات کہتے تو اسے تین دفعہ دوہراتے

حتى تفهم عنه وإذا أتى على قوم فسلم

یہانتک کہ وہ بات اچھی طرح سمجھ مین آجاتی اور جب آپ کسی قوم کے پاس آتے

عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخاري في

تو ان پر تین دفعہ سلام کرتے اس حدیث کو بخاری نے

صحيحه في كتاب العلم وعن عروة بن

صحیح بخاری کی کتاب العلم میں روایت کیا ہے عروہ بن

الزبير عن عائشة انها قالت الا يعجبك ابا

زبیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ عائشہؓ نے کہا عروہ! کیا تجھے یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ابو

فلان جاء فجلس الى جانب حجرتي يحدث

فلان (یعنے ابوہریرہ) آئے اور میرے حجرے کے ایک کنارے بیٹھ کر

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعني

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگے حالانکہ وہ مجھے سناتے تھے

ذلك وكنت اسبح فقام قبل ان اقضي

اور میں نفل نماز پڑھ رہی تھی مگر قبل اسکے کہ میں اپنی نفل نماز سے فارغ ہوں وہ اٹھ کھڑے ہوئے

سبحتي ولو ادركته لرددت عليه ان رسول

اگر میں انہیں پاتی تو جواب دیتی کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح پے درپے اور جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے

كسردكم رواه البخاري في صحيحه في كتاب

جس طرح تم کرتے ہو اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الانبياء في باب صفة النبي صلى الله عليه

الانبیاء باب صفة النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم مین روایت کیا ہے براسے روایت ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

علیہ وسلم کو نماز عشا مین سورہ والتین والزیتون پڑھتے سنا

وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً

اور مین نے حضرت سے زیادہ خوش آواز یا خوش قرأت اور کسیکو نہین سنا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے باب القراءۃ فی العشا مین روایت کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِيْمَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ

بارہوان باب اوس گمراہی کے بیان مین جس مین لوگ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَفِي بَيَانِ الْوَحْيِ

زمانہ جاہلیت مین مبتلا تھے اور

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْثِهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اوترنے اور آپکے مبعوث ہونے

وَكَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان مین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ هُوَ الَّذِي

خدا تعالے نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے کہ خدا اسنے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ

ان پڑھون مین اونہی مین کا ایک پیغمبر بھیجا جو اون پر

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

خدا کی آیتین پڑہتا اور اونہین پاک کرتا اور قرآن و حکمت سکہاتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَّاٰخَرِيْنَ

اور وہ اس سے پیشتر کہلی گمراہی مین تہے نیز خدا نے اوس پیغمبر کو اون دوسرے لوگون مین

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ذٰلِكَ

مبعوث کیا جو ہنوز مسلمانون سے نہین ملے اور خدا غالب دانا ہے یہ

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

خدا کا فضل ہے جسے چاہتا دیتا ہے اور خدا بڑا ہی فضل والا ہے

الْعَظِيْمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ اُنَاسٌ لِرَسُوْلِ

عبد اللہ سے روایت ہے کہ لوگون نے جناب رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے رسول خدا کیا ہمارا

بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ

اون کامون کی وجہ سے مواخذہ ہوگا جنہین ہم جاہلیت کے زمانہ مین کرتے تہے فرمایا بات یہ ہے کہ جسنے

مِنْكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ اَسَاءَ

تم مین سے اسلام مین نیک کام اختیار کیا اوسکا اون کامون کی وجہ سے مواخذہ نہوگا اور جسنے برائی کی یعنی اسلام مین نیک عمل

اُخِذَ بِعَمَلِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ رَوَاهُ

تو اوس سے اوس کام کے سبب سے مواخذہ کیا جائیگا جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کیا اسے

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے اوس باب مین جس مین اسبات کا ذکر ہے

هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

کہ کیا اعمال جاہلیت پر مواخذہ ہوگا؟ اور دارمی نے

فِي أَوَائِلِ سُنَنِهِ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ فِي بَعْضِ الْأَلْفَاظِ

سنن دارمی کے اول مین تہوڑے سے لفظی تغیر کے ساتہ روایت کیا ہے

وَعَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ مِّنْ بَنِي الْحٰرِثِ بْنِ

سبرہ بن معبد (جو بنی حارث کے قبیلہ مین سے تہا) ابن

أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَخْمٍ عَنِ الْوَضِينِ أَنَّ رَجُلًا

ابی حرام سے (جو قبیلہ لخم مین سے تہا) روایت ہے اور وضین سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا اے رسول

اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ

خدا ہم اہل جاہلیت تہے اور بتون کی پرستش کرنے والے

فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي ابْنَةٌ لِي

رسم مین اولاد کے مارڈالنے کا دستور تہا میری پاس میری ایک لڑکی تہی

فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا

جب وہ ہوشنے اور جواب دینے کے قابل ہوگئی کہ میری آواز دینے اور پکارنے سے خوش ہوتی تہی جب

دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ

مین اوسے پکارتا تہا تو مین نے ایکدن اسے آواز دی اور وہ میری پیچھے لگ لی مین وہان سے گزرکر

حَتّٰى اَتَيْتُ بِهَا بِئْرًا مِّنْ اَهْلِيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَاَخَذْتُهَا

اپنے لوگون کے کنوین پر آیا جو بہت دور نہ تہا تو مین نے

بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ اٰخِرَ عَهْدِيْ

اوسکا ہاتہ پکڑکر کنوین مین ڈالدیا اور اوسکے دیدار کرنے کا میرا آخری زمانہ

بِهَا اَنْ تَقُوْلَ يَا اَبَتَاهُ يَا اَبَتَاهُ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

یہ تہا کہ وہ کہہ رہی تہی اے میرے باپ اے میرے باپ - یہ سنکر رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روئے کہ آپکے مبارک آنکہون سے آنسون بہنے لگے

فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمنشینون مین سے ایک شخص نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْزَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوس سے کہا کہ تونے ناحق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ كُفَّ فَاِنَّهٗ يَسْاَلُ عَمَّا اَهَمَّهٗ

وسلم کو رنجیدہ کیا حضرت نے اپنے ہمنشین سے فرمایا کہ ٹہر جا یہ شخص اوس چیز کو پوچہہ رہا ہے جس نے اسے سخت فکر مند بنا رکہا ہے

ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ حَدِيْثَكَ فَاَعَادَهٗ فَبَكٰى

زان بعد آپنے اوس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس قصہ کو دوبارہ بیان کر اوسنے پہر اپنا قصہ دوہرایا آپ پہر

حَتّٰى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ

یہانتک روئے کہ آنکہون مبارک سے آنسون نکلکر ڈاڑہی شریف پر بہنے لگے زان بعد

قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوْا

فرمایا کہ اہل جاہلیت نے جو کام کئے ہین خدا نے انہین معاف کیا

فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ وَعَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِيْ مَوْلَايَ

اب تو سرے سے عمل کر مجاہد سے روایت ہے کہ مجھسے میرے مولانے بیان کیا

أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوْا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيْهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ

کہ میرے لوگون نے مجھے مکھن اور دودہ کا بڑا سا پیالہ دیکر

إِلَى آلِهَتِهِمْ قَالَ فَمَنَعَنِيْ أَنْ آكُلَ الزُّبْدَ مَخَافَتُهَا

اپنے معبودون کی طرف روانہ کیا مجھے مکھن کے کھانے سے اون معبودون کے خوف نے باز رکھا

قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ

اتنے مین ایک کتے نے آکر مکھن کھا لیا اور دودہ پی لیا پھر

عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافُ وَنَائِلَةُ قَالَ هَارُوْنُ

بتون پر پیشاب کرکے چلدیا اور وہ اساف ونائلہ تھے ہارون نے کہا

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ

زمانہ جاہلیت مین جب کوئی شخص سفر کرتا تو اپنے ہمراہ

أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةٌ لِقِدْرِهِ وَالرَّابِعُ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّيْ

چار پتھر لیلیتا تین تو ہنڈیا رکھنے کے لئے اور چوتھا پرستش کرنے کے لئے

كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ وَعَنْ أَبِي الرَّجَاءِ قَالَ

کتے کی پرورش کرتا اور اپنے فرزند کو قتل کرڈالتا ابو الرجا سے روایت ہے

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبَدْنَاهُ

کہ ہم زمانہ جاہلیت مین جب کوئی اچھا پتھر پاتے اوسکی پرستش کرنے لگتے

وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِنْ رَمْلٍ

اور جب کوئی پتھر نہ ملتا توہم تھوڑی سی ریت جمع کرلیتے

ثم جئنا بالناقة الصفي فنفاج عليها فنحلبها

پہر دودہیلی اونٹنی لاتے اور اوس کے دونون پاؤن چیر کر

على الكثبة حتى نرويها ثم نعبد تلك الكثبة

اوس ریتلی تودہ پر یہانتک دودہ دوہتے کہ اوسے ترکردیتے پہر اوس تودہ کی

ما اقمنا بذلك المكان روى الدارمي الاحاديث

پوجا پرستش کرتے یہانتک کہ اوسی جگہہ اقامت اختیار کرلیتے ان تینون حدیثونکو

الثلثة في اوائل سننه وقال الصفي الكثيرة

دارمی نے سنن دارمی کے شروع مین روایت کرکے کہاہے کہ صفی بہت دودہ والی اونٹنی ہے

الالبان فنفاج يعني الناقة اذا فرجت بين

اور فنفاج کے بیان مین کہاکہ اونٹنی کے دونون پاؤن دودہ دوہنے کے لئے چیرتے ہین

رجليها للحلب والفج الطريق الواسع وجمعه

اور فج کشادہ راہ کو کہتے ہین فج کی جمع

فجاج وقال الله في سورة ال عمران واذ اخذ الله

فجاج آیا کرتی ہے اور اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین فرمایاہے کہ محمد وہ وقت یاد کرو جب خدا نے

ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة

پیغمبرون سے اقرار لیا کہ مین تمہین جو کتاب اور حکمت دون

ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن

پہر تمہارے پاس ایسا پیغمبر آئے جو تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرے تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا

به ولتنصرنه قال ااقررتم واخذتم على ذلكم

اور اوسکی مدد کرنا خدا نے فرمایا کیا تمنے قول کرلیا اور تمنے اس پر میرا عہد لیلیا

١٨٥

اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا

پیغمبروں نے عرض کیا کہ ہمنے اقرار کیا خدا نے فرمایا تو تم گواہ رہو اور میں بھی

مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ

تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس کے بعد موہنہ موڑ جائے گا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

تو وہی سرکش اور فاسقوں میں شمار کیا جائیگا ابوہریرہ سے روایت ہے

قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ

آپ کے لئے کس وقت پیغمبری ثابت ہوئی فرمایا جبکہ آدم روح

وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِهٖ فِیْ

اور بدن کے درمیان تھے اسے ترمذی نے جامع ترمذی کے

الْمَنَاقِبِ فِیْ بَابِ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

مناقب باب فضل النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

وسلم میں روایت کرکے کہاہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

حدیث ابوہریرہ سے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں

هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ

نیز خدا تعالے نے سورہ نساء میں فرمایا ہے کہ ہم نے

إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ

تمہاری طرف ویسے ہی وحی بھیجی جیسے نوح کی طرف بھیجی تھی

وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ

اور نوح کے بعد اور پیغمبروں کی جانب اور بھیجے ابراہیم

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یعقوب کی اولاد

وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

اور بھیجے داؤد کو زبور دی حضرت عائشہ ام المومنین

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے

رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ

رسول خدا آپ کو کسطرح وحی آتی ہے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو مجھے وحی آتی ہے جیسے

١٨٧

صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ

گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے پھر وہ مجھ سے موقوف ہو جاتی ہے

عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا

جبکہ میں وہ یاد کر لیتا ہوں اور کبھی

يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ

میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت میں آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں

قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

عائشہ رضہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اترتی تھی

فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ

سخت جاڑے کے دن میں لیکن جب آپ سے وحی منقطع ہوتی تھی تو آپکی پیشانی مبارک سے

لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ اَوَّلِ صَحِيْحِهِ

پسینہ ٹپکتا تھا اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے اول میں

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ

اور مسلم نے اسی کے ہم معنے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے

الْفَضَائِلِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ

کہ محمد! ہمنے تمہیں راستی و حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بھیجا ہے اور تم سے

عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ

دوزخیوں کی بابت کچھہ پرسش نہوگی اور اللہ تعالیٰ نے

سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

سورہ آل عمران مین فرمایا کہ خدانے اہل ایمان پر بہت بڑا انعام کیا

إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

جب اون مین اون ہی مین کا ایک رسول اوبہا کہڑا کیا جو اونپر

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ

خدا کی آیتین پڑہتا اور اونہین پاک کرتا اور کتاب وحکمت سکہاتا ہے اور

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَقَالَ اللّٰهُ

وہ اس سے پہلے کہلی گمراہی مین تہے اور اللہ

تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ

تعالی نے سورہ مائدہ مین فرمایا کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُوْلُوْا

ہمارا پیغمبر آیا ہے جو رسولون کے توڑا پڑنے پیچہے تمہارے لئے بیان کرتا ہے کبہی تم کہو

مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيْرٌ

کہ ہمارے پاس کوئی خوشی یا ڈر سنانے والا نہین آیا سو تمہارے پاس خوشی

وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَقَالَ اللّٰهُ

اور ڈر سنانے والا آچکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ

تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا

تعالی نے سورہ فرقان مین فرمایا کہ محمد! ہمنے تہین خوشی

وَّنَذِيْرًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ

اور ڈر سنانے والا بہیجا ہے اور خدا تعالی نے سورہ احزاب مین فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا

اے نبی ہمنے بہتین گواہ اور خوشی

وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

او ڈر سنانے والا اور اپنی توفیق سے خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بناکر بہیجا ہے

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ مین ملے عبداللہ بن

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ

عمرو بن العاص سے ملکر کہا کہ مجہے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰيةِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کرو جو توریت مین ہے

قَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰيةِ بِبَعْضِ

جواب دیا ہان قسم خدا کی حضرت بعض اون صفتون کے ساتہ توریت مین موصوف ہین

صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

جو قرآن مین ہین اور وہ یہ ہین اے نبی ہمنے بہتین

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ

گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا اور ان پڑہون کی پناہ بناکر بہیجا ہے تم

عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ

میرے بندے اور میرے پیغمبر ہو جن نے تمہارا نام متوکل رکہا نہ بدخو

وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ

نہ درشت گو نہ بازارون مین چیخنے والا

بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر ولن

بدی کی تلافی بدی سے نہین کرتا لیکن درگزر کرتا اور بخشش کرتا ہے

يقبضه الله حتى يقيم به الملة العوجاء بان

خدا اوسے دنیا سے ہرگز نہ اوٹھائیگا جبتک کہ اوسکی وجہ سے ٹیڑھی ملت سیدہی نکردیگا باین طور

يقولوا لا اله الا الله وتفتح بها اعين عمى و

کہ لوگ کہنے لگینگے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور اندھی آنکھین

اذان صم وقلوب غلف رواه البخاري في

بہرے کان پردے مین چھپے ہوئے دل اوس سے کہل جائینگے اسے بخاری نے

صحيحه في كتاب البيوع في باب كراهية

صحیح بخاری کی کتاب البیوع کے اوس باب مین روایت کیا ہے جسمین

الصخب في السوق وقال الله تعالى في سورة

بازارون مین چلانے کی کراہیت کا ذکر ہے اور اللہ تعالی نے سورہ

السباء وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا

سبا مین فرمایا کہ محمد! ہمنے تمہین دنیا جہان کے تمام لوگون کے لئے خوشی

ونذيرا ولكن اكثر الناس لا يعلمون عن

اور ڈر سنانے والا بہیجا ہے لیکن اسے اکثر لوگ نہین جانتے

ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انه قال والذي نفس محمد بيده لا يسمع

فرمایا. اوس خدا کی قسم جسکے ید قدرت مین محمد کی جان ہے

بی احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني

کہ اس امت میں سے کوئی شخص خواہ یہودی ہو خواہ نصرانی مجھے سنکر

ثم يموت ولم يؤمن بالذي ارسلت به الا كان

مرجائیگا اور جس چیز کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اوسپر ایمان نہ لائیگا تو وہ

من اصحاب النار رواه مسلم في صحيحه

دوزخیوں میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم نے صحیح مسلم کی

في كتاب الايمان في باب وجوب الايمان

کتاب الایمان کے اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں یہ بات کا ذکر ہے کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہے

برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم الى

کہ ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

جميع الناس وقال الله تعالى في سورة الاحزاب

اور اللہ تعالے نے سورۂ احزاب میں فرمایا

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول

کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسیکے باپ نہیں ہیں ہاں خدا کے رسول

الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

اور پیغمبروں کی مہر ہیں اور خدا ہر چیز کو جانتا ہے

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل

فرمایا میرے اور مجھسے پیشتر کے پیغمبروں کی مثال یعنیہ اوس شخص کی مانند ہے

رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ

جس نے ایک گھر بنایا اور اوسے خوب بنایا سنوارا رونق و زینت دی لیکن

لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ

مکان کے گوشہ کی ایک اینٹ کسی جگہہ چھوڑ دی اب آدمیون نے اوسکے چار و نطرف پھرنا شروع کیا

وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ

وہ اوسے دیکھہ دیکھکر تعجب کرتے اور کہتے تھے یہ اینٹ کیون نہین رکھی گئی

اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ رَوَاهُ

حضرت نے فرمایا تو مین ہی وہ اینٹ ہون اور مین ہی خاتم النبیین ہون

الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ بَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ فِيْ

خاتم النبیین مین اور مسلم نے تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھہ

بَعْضِ الْاَلْفَاظِ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْفَضَائِلِ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے

فِيْ بَابِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ

باب خاتم النبیین مین اور ترمذی نے کچھہ کمی بیشی کے ساتھہ

تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ جَامِعِهٖ فِي الْمَنَاقِبِ

جامع ترمذی کے ابواب مناقب مین ابی بن کعب سے روایت کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ فِيْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

تیرھوان باب نبوت کی علامات اور معجزات کے بیان مین

وَالْمُعْجِزَاتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

خدا تعالےٰ نے سورۂ بقر میں فرمایا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

اور بے علم لوگ یعنے اہل کتاب یا مشرکین مکہ کہنے لگے کہ خدا ہمسے کیون نہین بات کرتا یا

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ

ہمارے پاس کوئی نشانی کیون نہین آتی اسیطرح انسے اگلے ان ہی کیسی بات کہہ چکے ہین

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

انسکے دل ایک سے ہین ہمنے اُن لوگون کیلئے نشانیان بیان کردین جنہین یقین ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ

وسلم نے فرمایا گذشتہ پیغمبرون مین سے ہرایک پیغمبر کو اپنے پیشتر کے پیغمبرون کے مانند معجزات دیا گیا

له قوله تعالى وقال الذين لا يعلمون الآية قال في مدارك التنزيل وقال الذين لا يعلمون من المشركين او من اهل الكتاب ونفى عنهم العلم لانهم لم يعملوا به لولا يكلمنا الله بلا واسطة كما يكلم الملائكة وكلم موسى استكبارا منهم وعتوا او تأتينا آية جحودا لان يكون ما اتاهم من آيات الله آيات واستهانة بها كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم اى قلوب هؤلاء ومن قبلهم في العمى قد بينا الآيات لقوم يوقنون اى لقوم ينصفون فيوقنون انها آيات يجب الاعتراف بها والاذعان لها والاكتفاء بها عن غيرها انتهى ما في مدارك التنزيل وقال الامام الرازي في التفسير الكبير تقرير هذه الشبهة التي ذكروها ان الحكيم اذا اراد تحصيل شيء فلا بد وان يختار اقرب الطرق المفضية اليه والبعد بها عن الشكوك والشبهات اذا ثبت هذا فنقول ان الله تعالى يكلم الملائكة وكلم موسى وانت تقول يا محمد انه كلمك والدليل عليه قوله تعالى فاوحى الى عبده ما اوحى فلم لا يكلمنا مشافهة ولا ينص على نبوتك حتى يتاكد الاعتقاد ويزول الشبهة وايضا فان كان تعالى لا يفعل ذلك فلم لا يخصك بآية ومعجزة وهذا منهم طعن في كون القرآن آية ومعجزة لانهم لو اقروا بكونه معجزة لاستحال ان يقولوا هلا يأتينا بآية ثم انه تعالى اجاب عن هذه الشبهة بقوله كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم قد بينا الآيات لقوم يوقنون وحاصل هذا الجواب انا قد ايدنا قول محمد صلى الله عليه وسلم بالمعجزات وبينا صحة قوله بالآيات وهي القرآن وسائر المعجزات فكان طلب هذه الزوائد من باب التعنت انتهى ما في التفسير الكبير ١٢ سه قوله صلعم ما من الانبياء نبي الا اعطى الحديث اختلف في معناه على اقوال احدها ان كل نبي اعطي من المعجزات ما كان مثله لمن كان قبله من الانبياء فآمن به البشر واما معجزتي العظيمة الظاهرة فهي القرآن الذي لم يعط احد مثله فلهذا انا اكثرهم تابعا والثاني معناه ان الذي اوتيته لا يتطرق اليه تخييل السحر وشبهه بخلاف معجزة غيري فانه قد يخيل الساحر بشيء مما يقارب صورتها كما خيلت السحرة في صورة عصا موسى صلى الله عليه وسلم والخيال قد يروج على بعض العوام والفرق بين المعجزة والسحر والتخييل يحتاج الى فكر ونظر وقد يخطي الناظر فيعتقدهما سواء والثالث معناه ان معجزات الانبياء انقرضت بانقراض اعصارهم ولم يشاهدها الا من حضرها بحضرتهم ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القرآن المستمر الى يوم القيامة مع خرقه العادة في اسلوبه وبلاغته واخباره بالمغيبات

١٩٣

[illegible]

أمن عليه البشر وإنما كان الذي أوتيت وحيا
جسپر آدمی ایمان لائے لیکن میرا بڑا معجزہ قرآن ہے

أوحاه الله إلي فأرجو أن أكون أكثرهم تابعا
جسے خدانے مجھپر وحی کیا اسلئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنیوالے

يوم القيمة رواه البخاري في صحيحه في أول
اور پیغمبروں کے تابعداروں سے بہت زیادہ ہونگے۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب فضائل القرآن ورواه مسلم في صحيحه
کتاب فضائل القرآن کے شروع میں اور مسلم نے صحیح مسلم کی

في كتاب الإيمان في باب وجوب الإيمان
کتاب الایمان کے اس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اسبات پر ایمان لانا وجب بتایا گیا ہے

برسالة نبينا صلى الله عليه وسلم إلى جميع
کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عامہ خلایق کی طرف بھیجے گئے ہیں

الناس وعن قتادة عن أنس قال أتي النبي
قتادہ سے روایت ہے اور وہ انس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

صلى الله عليه وسلم بإناء وهو بالزوراء فوضع
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپ مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے

يده في الإناء فجعل الماء ينبع من بين
آپنے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا اور انکی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی بہنے لگا

أصابعه فتوضأ القوم قال قتادة قلت لأنس كم كنتم
تمام لوگوں نے نہایت اطمینان سے وضو کیا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تم کتنے آدمی

قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثَمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہا تین سو یا تین سو کے مقدار۔ اس حدیث کو بخاری نے

فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب علامات

النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ فِيْ

النبوۃ میں اور مسلم نے تھوڑی سے تغیر کے ساتھ

صَحِيْحِهٖ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی

195

الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهٗ

کے آگے چھاگل رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ پانی کیلئے آپ کی طرف دوڑے

قَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ

فرمایا کیا حال ہے عرض کیا نہ تو ہمارے پاس وضو کیلئے پانی ہے

وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي

نہ پینے کے لیے مگر صرف اسقدر جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک

الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ

چھاگل میں رکھا۔ ہاتھ رکھتے ہی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے چشموں کیطرح پانی ابلنے لگا

العيون فشربنا وتوضأنا قلت كم كنتم

تو ہمنے خوب سیر ہو کر پیا اور اچھی طرح وضو کیا میں نے کہا تم کتنے آدمی تھے

قال لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس

کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔ گر ہم

عشرة مائة وعن البراء قال كنا يوم

پندرہ سو آدمی تھے۔ براء سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے

الحديبية أربع عشرة مائة والحديبية

دن ہم چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ

بئر فنزحناها حتى لم نترك فيها قطرة

ایک کنویں کا نام ہے۔ ہمنے اس میں سے یہانتک پانی کھینچا کہ ایک قطرہ تک نہ چھوڑا

فجلس النبي صلى الله عليه وسلم على شفير

تو ان بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کنویں کے کنارہ پر بیٹھکر

البئر فدعا بماء فمضمض ومج في البئر

پانی مانگا پھر آپنے کلی کی اور وہ پانی کنویں میں ڈالدیا

فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا

ہمیں کچھ یون ہی سا انتظار کرنا پڑا کہ کنویں میں یہانتک پانی کھینچا کہ خود بھی سیراب ہوگئے

وروت أو صدرت ركابنا وعن عبد الله

اور ہماری سواریاں بھی سیراب ہو کر اپنی جگہ چلی گئیں۔ عبد اللہ سے روایت ہے

قال كنا نعد الآيات بركة وأنتم تعدونها

انہوں نے کہا کہ ہم لوگ معجزات کو برکت کا سبب شمار کرتے تھے اور تم انہیں

تخوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

تخویف کا باعث شمار کرتے ہو - ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا

وسلم کے ساتھ سفر مین تھے کہ پانی تھوڑ گیا آپنے فرمایا کہ بچے پاس

فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاؤُا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ

کچھہ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ چنانچہ لوگ ایک برتن لائے جسمین تھوڑا سا پانی تھا

فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى

آپنے اُس برتن مین اپنا دست مبارک ڈالکر فرمایا

الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ

لوگو! پاک کرنے والے مبارک پانی پر آؤ - اور برکت خدا کیطرف سے ہے

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ

مین نے پانی کو دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ

اُنگلیون کے بیچ مین سے اُبل رہا تھا - نیز ہم

تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَى الْبُخَارِيُّ

کھانے کی تسبیح کرنا سُنا کرتے تھے حالانکہ وہ کھایا جاتا تھا

الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

ان تینون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ

الانبیا. باب علامات النبوۃ مین روایت کیا ہے

سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک دفعہ قوم کا توشہ تھڑ گیا

وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ محتاج ہوکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فِي نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ

اور اونٹوں کے حلال کرنے کی اجازت مانگی آپنے انہیں اجازت دیدی عمرؓ انسے ملے تو انہوں نے اسکو خبر دی

فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ

حضرت عمر نے کہا بہلا اونٹوں کے بعد تمہاری زندگی کا کیا سامان ہے یہ کہکر آپ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا اے رسول خدا

مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اونٹوں کے ذبح کرنے کے بعد انکی زندگی کا کیا سامان ہے رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَاْتُوْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون مین ندا کر دو کہ

بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَ

وہ اپنا بچا ہوا توشہ لے آئین چنانچہ اسکے لیے چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اور

جَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

لوگون نے بچا ہوا توشہ اسپر لار کہا پیغمبر خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ

اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دعا مانگی اور برکت طلب کی پھر

دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا

آپنے اُنسے اُنکے برتن مانگے پہ مُٹھی بھر کر لوگ لیپن بھر بھر کر لیجانے لگے یہانتک کہ سب فارغ ہو گئے

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زاں بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ

مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور مین خدا کا پیغمبر ہون اسے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي بَابِ الشَّرِكَةِ وَعَنْ جَابِرٍ

بخاری نے صحیح بخاری کی باب الشرکۃ مین روایت کیا ہے۔ جابر سے روایت ہے

أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

وہ کہتے ہین میرے والد کا انتقال ہوا کہ لوگون کا اُنکے ذمہ قرضہ تہا۔ مین نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا باپ اپنے ذمہ قرضہ چھوڑ گیا ہے

وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ

اور میرے پاس بجز اُن پہلون کے اور کچھ نہین جو اُسکے نخلستان سے اُترتے ہین اور وہ

مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ

پہل سالہا سال تک بہی اُسکے قرضہ کو وفا نہین کر سکتے تو آپ میرے ساتھ تشریف لیچلئے

لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ

تاکہ قرضخواہ مجہپر فحش نہ بکین۔ حضرت تشریف لیگئے اور کہجور کے ڈہیر مین سے ایک ڈہیر

بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ

کے گرد گہومے پہر دعا برکت کرکے دوسرے ڈہیر کے گرد گئے اور اُسپر بیٹھ گئے پہر فرمایا

قوله لکی لا یفحش بضم اوله وکسر ثالثه او بفتح اوله وضم ثالثه والوجهان فی الناصریة قاله العلامة القسطلانی وقال فی شرح قوله فمشی حول بیدر من بیادر التمر قال الفیومی البیدر الموضع الذی یداس فیه الطعام انتهی ۱۲

١٩٩

۲۰۰

أَنْ عَوَّهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ

کہ ان کھجوروں کو کھینچ لو ان بعد آپ نے قرضخواہوں کا حق پورا دیدیا اور جسقدر انہیں دیا تھا

مَا أَعْطَاهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اتنا ہی بچ رہا۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَ

کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم ایک موقع پر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکسو تیس آدمی تھے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ

تم میں سے کسیکے پاس کچھ کھانا ہے۔ اتفاق سے ایک شخص کے پاس ایک صاع

طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ

یا صاع کے قریب آٹا تھا تو وہ خمیر کیا گیا۔ پھر ایک مشرک شخص جسکے بال پریشان تھے

طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

قد لانبا تھا بکریوں کا ریوڑ ہانکتا ہوا آیا نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً

علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے بیع یا عطیہ کے طور پر دیتا ہے یا فرمایا ہبہ کے طریق پر

قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ
اُسنے کہا نہیں بلکہ بکاؤ ہے حضرت نے اُس سے ایک بکری خریدی اور وہ ذبح کی گئی

وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ
ازاں بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی کلیجی

الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِيْنَ
بھونے جانے کا ارشاد فرمایا قسم خدا کی ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی ایسا باقی نہیں رہا

وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
جسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ
بکری کی کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر کوئی شخص موجود تھا

شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَالَهٗ
تو اپنے ہاتھ سے کلیجی کا ٹکڑا دیا اور اگر غائب تھا تو اُسکے لیئے اُٹھا رکھا

فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا
پھر آپنے بکری کے گوشت سے بڑے بڑے دو پیالے بھر لیئے اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا

فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ
کھا کر دو بڑے پیالے گوشت کے بھرے ہوئے بچگئے جنہیں ہمنے اونٹ پر لاد لیا

اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ
یا جیسا کہ راوی نے بیان کیا۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْهِبَةِ فِيْ بَابِ قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
الہبہ مشرکوں سے ہدیہ قبول کرنے کے باب میں

٢٠١

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ

اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ صحیح مسلم مین

فِيْ بَيَانِ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِيْ بَابِ

کھانے پینے کے آداب کے بیان باب

إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

اکرام الضیف مین روایت کیا ہے۔ انس بن مالک سے روایت ہے

قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ

کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا مین نے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز نہایت ضعیف و ناتوان سنی ہے

أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ

جس سے مین کہہ سکتا ہون کہ حضرت بھوکے ہین کیا تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟

فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ

ام سلیم نے کہا ہان ہے چنانچہ اُنھون نے جَو کی کئی روٹیان نکالین

ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ

اور اپنی اوڑھنی نکالکر اُسکے بعض حصہ مین تو روٹیان لپیٹین

ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ

میری بغل مین دبادیا اور بعض حصہ کو میرے سر پر لپیٹکر

أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ کی خدمت مین بھیجا

قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه

انس کہتے ہین جب مین اون روٹیون کو لیکر پہونچا تو رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ

علیہ وسلم کو مسجد مین پایا حالانکہ آپکے ساتھ چند آدمی بیٹھے ہین اونکے پاس جا کھڑا ہوا

عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا

أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ

تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ مین نے عرض کیا جی ہان! فرمایا کھانا دیکر؟

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مین نے عرض کیا جی ہان! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

٢٠٣

وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ

اپنے ہمراہیون سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تو اصحاب آپکے ساتھ چلے اور مین

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ

اونکے آگے آگے ہولیا یہانتک کہ ابوطلحہ کے پاس آکر اس واقعہ کی خبر دی

فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابوطلحہ نے کہا ام سلیم! رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہیون سمیت تشریف لاتے ہین اور ہمارے پاس

مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ

اونکے کھلانیکے لیے کافی مقدار کھانا ہے نہین ام سلیم نے کہا خدا اور اوسکا رسول دانا تر ہین

أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یہ کہکر ابو طلحہ روانہ ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ

علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ ابو طلحہ آگے بڑھ آئے اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ

آپنے ام سلیم سے فرمایا۔ اے ام سلیم جو چیز تمہارے

مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ

پاس ہے لیکر چلی آؤ۔ ام سلیم وہی جو کی روٹیاں لے آئیں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں چورہ چورہ کرنیکا حکم فرمایا تو وہ ریزہ ریزہ کی گئیں اور

أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ام سلیم نے کپی سے گھی نچوڑکر اُسے سالن بنادیا۔ زان بعد رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ

اللہ علیہ وسلم نے اُسمیں فرمایا جو خدا نے چاہا یعنے آپنے دعا کی

ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى

پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بُلاؤ اور کہانے کی اجازت دو ابو طلحہ نے دس آدمیوں کو بلایا جب کہا کر

شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ

اور خوب سیر ہو کر چلے گئے تو حضرت نے فرمایا دس اور آدمیوں کو بُلالو۔ ابو طلحہ نے بلالیا

۲۰۴

لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ

جب وہ کھا کر خوب سیر ہو گئے۔ اور چلے گئے تو حضرت نے فرمایا

ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا

اب دس اور آدمیوں کو اجازت دو وابو طلحہ نے انہیں اجازت دی پس انہوں نے کھایا کہ خوب

ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ

ہو کر چلے گئے پھر حضرت نے فرمایا کہ دس اور آدمیوں کو بلا لو غرضکہ تمام لوگوں نے

كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ

خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ لوگ ستر یا اسی

رَجُلًا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ

آدمی تھے۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب جنگ کے لیئے

الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خندق کھودی جارہی تھی تو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں

خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ

سخت بھوک کے آثار دیکھ کر اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہا

هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ

اللہ علیہ وسلم میں سخت بھوک کو محسوس کیا ہے اُس نے

إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ

چمڑے کا ایک برتن میرے سامنے رکھا جس میں تین سیر کے قریب جو تھے اور ہمارے ہاں

الصغيرة من أولاد الضأن قال الجوهري ويطلق على الذكر والأنثى كالشاة انتهى ١٢

بکری کا ایک پلا ہوا بچہ تھا مین نے اُسے ذبح کیا اور عورت نے جو کا آٹا پیسا میر فارغ ہونے تک

فرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ

وہ بھی فارغ ہو گئی اور گوشت کے پارچے کر کے ہنڈیا مین چڑھا دیئے پھر مین رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا۔ میری بی بی نے کہا

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے ہمراہیون کے سامنے مجھے رسوا نہ کیجیو

مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

مین نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا کہ اے رسول خدا

ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

ہمنے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور تین سیر جو کا آٹا پیسا ہے

كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ

جو ہمارے پاس تھے تو آپ اور آپ کے ساتھ چند آدمی تشریف لے چلین

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اور فرمایا اے اہل

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ

خندق جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا ہے تو جلد آؤ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زان بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَاتُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَاتَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى

کہ جب تک مین نہ آؤن تم ہانڈی نہ اُتارنا اور آٹے کو نہ پکانا

اَجِيْئَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پس ادہر تو مین آیا اور اُدہر رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ

وسلم لوگون کو لیکر تشریف فرما ہوئے حتے کہ جب مین اپنی عورت کے پاس آیا

بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ فَاَخْرَجَتْ

تو اُسنے مجھے سرزنش اور ملامت کی مین نے کہا بی بی! مین نے تو وہی کام کیا ہے جو تو نے کہا تہا

لَهٗ عَجِيْنًا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا

پس اُسنے آٹا حضرت کے سامنے رکہدیا آپنے اُسمین اپنا لعاب دہن ڈالکر دعا برکت کی پہر ہنڈیا کا قصد کیا

فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً

اور اُسمین لعاب دہن ڈالکر دعائے برکت کی پہر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ

فَلْتَخْبِزْ مَعِيْ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ فَلَا تُنْزِلُوْهَا

تاکہ وہ میرے سامنے روٹی پکائے۔ ہانڈی مین سے کفگیر سے گوشت نکالو اور اُسے چولہے پر سے اُتارو نہین

وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ

وعوتی لوگ تعداد مین پورے ہزار تہے مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ سب نے کہایا یہانتک کہ اُسے چہوڑ کر

وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ

چلے گئے اور ہماری ہانڈی اُسیطرح گوشت سے بہری جوش مار رہی تہی

عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

آٹا بہی اُتنا ہی موجود تہا اور پکایا جاتا تہا۔ ان دونون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری مین ثابت کیا ہے

أَنَّ أَوَّلَهُمَا فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ

پہلی حدیث کو تو کتاب الانبیا باب علامات

النُّبُوَّةِ وَثَانِيهِمَا فِي كِتَابِ الْمَغَازِي فِي بَابِ

النبوۃ مین اور دوسری کو کتاب المغازی باب

غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَرَوَاهُمَا مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ

غزوۂ خندق مین اور مسلم نے دونون حدیثون کو صحیح مسلم کی

فِي كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ فِي بَابِ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِ

کتاب الاشربہ باب جواز استتباع

الضَّيْفِ الخ وَعَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

الضیف الخ مین روایت کیا ہے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ ابوہریرہ

كَانَ يَقُولُ أَللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ

کہتے تہے اُس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی برحق معبود نہین

كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ

بیشک مین بہوک کی وجہ سے بیہوش ہوکر۔ زمین پر گر گر پڑتا تہا

الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ

اور بہوک کے مارے پیٹ پر پتہر باندہے رکہتا تہا

الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ

ایک دن مین لوگون کے اُس رستہ پر بیٹھ گیا

الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ

جہان سے وہ گذرا کرتے تہے تو حضرت ابوبکر گذرے اور مین نے اُنسے

٢٠٩

عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي

کلام اللہ کی ایک آیت پوچھی اور اس پوچھنے سے میری اتنی ہی غرض تھی کہ وہ میرا پیٹ بھر دیں

فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ

پر ابوبکر گذرے چلے گئے اور میری مراد پر ذرا توجہ نہیں کی۔ پھر عمر گذرے اور اُن سے بھی میں نے

مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ

کتاب اللہ کی ایک آیت دریافت کی ان سے بھی دریافت کرنے کی یہی وجہ تھی کہ مجھے سیر کر دیں مگر وہ بھی چلے گئے

وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور میرے مطلب پر التفات نہیں کیا ازاں بعد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي

وسلم گذرے آپ نے مجھے دیکھکر تبسم کیا اور میری بھوک

وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ

نیز چہرہ کے تغیر کو صاف معلوم کر کے فرمایا۔ ابوہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ

اے رسول خدا فرمایا میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ یہ کہکر آپ وہاں سے گذر گئے اور میں آپکے پیچھے ہولیا

فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ

حضرت نے گھر میں داخل ہونا چاہا تو میں نے اجازت مانگی اور مجھے اجازت ملگئی آپ نے گھر میں داخل ہو کر

لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوا

ایک پیالے میں دودھ پایا۔ فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا

أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ

فلاں مرد یا عورت نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کیا

لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ

لبے رسول خدا حاضر ہوں ارشاد کیا اہل صفہ کو

فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ

میرے پاس بلالا اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے

لَا يَأْوُوْنَ عَلَى أَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا

اونکا ٹھکانا نہ تو اہل و اولاد ہی میں تھا نہ مال ہی میں نہ کسی اور شخص کے گھر میں جب

أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ

حضرت کے پاس صدقہ آتا تھا تو آپ آپ ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور خود

مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَ

اوس میں سے کچھ نہ لیتے تھے ہاں جب ہدیہ آتا تو اونکے پاس پیغام بھیجتے

أَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ

خود بھی اوس میں سے لیتے اور اونہیں بھی شریک کرتے (ابوہریرہ کہتے ہیں) مجھ یہ بات بہت ناگوار معلوم ہوئی

فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ

میں نے اپنے جی میں کہا بھلا اتنا سا دودھ اہل صفہ میں کیا ہوگا

أَحَقُّ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى

میں اس بات کا زیادہ سزاوار تھا کہ اس دودھ سے کچھ لیکر رات دن کی قوت حاصل کرتا

بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِيْ فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى

اہل صفہ آئیں گے تو حضرت مجھ ہی سے دینے کا حکم فرمائینگے پس میں انہیں دیدونگا اور شاید

أَنْ يَبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ

مجھ اس دودھ میں سے کچھ ہی حصہ نہ پہونچے گا چونکہ خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے

٢١١

اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ بُدًّا فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ

کوئی چارہ نہ تھا لہذا میں اہل صفہ کے پاس گیا اور اونہیں بلا لایا

فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا

اہل صفہ نے آکر اجازت مانگی تو حضرت نے اونہیں اجازت دیدی اور وہ

مَجَالِسَهُمْ مِّنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ

گھر میں اپنی اپنی جگہہ قرینے سے بیٹھ گئے حضرت نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ

اے رسول خدا فرمایا یہ دودھ کا پیالہ لیکر انہیں دے میں نے

الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى

پیالہ لیا اور ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب ایک شخص پی کر سیر ہو جاتا

يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الْقَدَحَ

تو پیالہ مجھے واپس دیتا اور میں اوسکے پاس والے شخص کو دیتا جب

فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى

وہ بھی پی کر خوب سیر ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس دیتا یہانتک

اِنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کہ میں سب سے فارغ ہوکر آخر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہونچا حالانکہ

قَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ

تمام قوم اچھی طرح سیر ہو چکی تھی حضرت نے پیالہ لیکر اپنے دست مبارک پر رکھا

عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا هِرٍّ

اور مجھے دیکھہ کر مسکرائے پھر فرمایا ابوہریرہ!

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَ

میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رسول خدا ۔ فرمایا بس اب ہم اور تم ہی باقی رہ گئے ہیں

اَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ

میں نے عرض کیا ہاں اے رسول خدا فرمایا بیٹھ جاؤ

فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ

اور سیر ہو کر پیو ۔ میں بیٹھ گیا اور خوب سیر ہو کر پیا ۔ فرمایا اور پیو میں نے پھر پیا

فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ

غرضکہ آپ یہی فرماتے رہے کہ اور پیو اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس مقدس ذات کی قسم جس نے

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِيْ

آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں اسکی گنجائش نہیں پاتا فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ

فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ

میں نے آپ کو پیالہ دے دیا آپ نے خدا کی حمد کی اور بسم اللہ کہکر بچا ہوا دودھ پی لیا

الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الرِّقَاقِ فِيْ بَابِ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

الرقاق کے اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ

علیہ وسلم کی معاش کیسی تھی مقداد سے روایت ہے کہ میں

اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَ

اور میرے دو رفیق مکہ سے ہجرت کر کے آئے ۔ حالانکہ بھوک کے مارے ہمارے سننے

ط قولہ وقد ذہبت اسماعنا و ابصارنا من الجہد ... فلیس احد منہم یقبلنا ... ان الذین عرضوا ... علیہم ... ۲۱۲ ... صحیح مسلم للامام النووی ... القاموس ... ۱۲

أبصارنا من الجهد فجعلنا نعرض أنفسنا

اور دیکھنے کی قوتیں ہم سے جا چکی تھیں ہم نے اپنے تئیں

على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں پر پیش کرنا شروع کیا

فليس أحد منهم يقبلنا فأتينا النبي صلى الله

مگر ان میں سے کوئی ہمیں قبول نہ کرتا تھا۔ آخر کار ہم نبی صلی اللہ

عليه وسلم فانطلق بنا إلى أهله فإذا ثلاثة

علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر لیگئے وہاں تین

أعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا

بکریاں بندھی ہوئی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

هذا اللبن بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل

ان کا دودھ دوہو یہ ہم تم پیا کریں گے۔ مقداد کہتے ہیں کہ ہم اُن کا دودھ دوہتے

إنسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله

ہم میں سے ہر آدمی اپنا حصہ تو پی لیتا تھا اور نبی صلی اللہ

عليه وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل

علیہ وسلم کا حصہ اوٹھا رکھتے تھے۔ حضرت کا قاعدہ تھا کہ آپ رات کو تشریف لاتے

فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان

اور اسطرح آہستہ سلام کرتے کہ سوتا آدمی نہ جاگتا اور جاگتا سن لیتا

قال ثم يأتي المسجد فيصلي ثم يأتي شرابه

مقداد کا بیان ہے کہ پھر حضرت مسجد میں تشریف لے جاتے اور تہجد کی نماز پڑھکر اپنے دودھ کے پاس آتے

فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلة وقد

اور نوش فرماتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ باوجودیکہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا

شربت نصیبی فقال محمد یاتی الانصار

شیطان نے آکر کہا کہ محمدؐ انصاریوں کے گھر تشریف لے گئے ہیں

فیحفونه ویصیب عندهم ما به حاجة

وہ آپ کی خدمت کریں گے اور آپ وہاں سے کھا پی کر تشریف لائیں گے جس کی وجہ سے

الی هذه الجرعة فاتیتها فشربتها فلما ان

اس دودھ کی حاجت نہ رہیگی چنانچہ میں وہاں آیا اور اسے پی گیا۔ جب

وغلت فی بطنی وعلمت انه لیس الیها سبیل

دودھ میرے پیٹ میں اتر گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب مجھے اس میں کوئی اختیار نہیں رہا

قال ندمنی الشیطان فقال ویحك ما

(مقداد نے کہا) تو مجھے شیطان نے شرمندہ کر کے کہا تجھ پر خرابی ہو

صنعت اشربت شراب محمد صلی الله علیه وسلم

تو نے کیا کیا۔ تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا؟

فیجیئ فلا یجده فیدعو علیك فتهلك

ممکن ہے کہ حضرت بھوکے آئیں اور اپنا حصہ نہ پا کر تیرے حق میں بد دعا کریں پھر تو ہلاک ہو جائے

فتذهب دنیاك وآخرتك وعلی شملة

اور تیری دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو جائیں۔ میرے پاس ایک چادر تھی

اذا وضعتها علی قدمی خرج راسی واذا

جب میں اس سے پاؤں ڈھانکتا تھا تو سر کھل جاتا تھا اور جب

ضعتها على رأسي خرج قدماي وجعل لا

سر ڈھانکتا تہا تو پاؤں کھل جاتے تھے غرضکہ

يجيئني النوم وأما صاحباي فناما ولم

میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونوں رفیق پڑے سوتے تھے اونہوں نے وہ

يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله

نہیں کیا جو میں نے کیا تہا اتنے میں نبی صلی اللہ

عليه وسلم فسلم كما كان يسلم ثم أتى المسجد

علیہ وسلم تشریف لائے اور اوسی دستور سے سلام کیا پھر مسجد میں تشریف لے گئے

فصلى ثم أتى شرابه فكشف عنه فلم يجد

اور نماز پڑھ کر دودھ پینے کو آئے۔ برتن کو جو کہولا تو

فيه شيئا فرفع رأسه إلى السماء فقلت الآن

اوسمیں کچھ نہ پایا۔ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اوٹھایا میں نے دل میں کہا کہ بس اب

يدعو علي فأهلك فقال اللهم أطعم من

حضرت مجھے بد دعا دینگے اور میں ہلاک ہو جاؤنگا سو حضرت نے یوں فرمایا خدایا جو

أطعمني واسق من سقاني قال فعمدت إلى

مجھے کھلائے اوسے روزی دے اور جو مجھے پلائے اوسے سیراب کر میں نے یہ دعا سنکر

الشملة فشددتها علي وأخذت الشفرة

چادر کی طرف قصد کیا اور اوسے جسم پر باندہ لیا اور ایک بڑی سی چھری لیکر

فانطلقت إلى الأعنز أيها أسمن فأذبحها

بکریوں کی طرف چلا کہ ان میں سے جونسی زیادہ فربہ ہو اوسے

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کروں ہاتھ لگاکر جو دیکھتا ہوں تو

حَافِلٌ وَاِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ اِلَى

اون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہیں پس میں نے

اِنَاءٍ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوْا

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے اوس برتن کی طرف قصد کیا جو

يَطْمَعُوْنَ اَنْ يَّحْتَلِبُوْا فِيْهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيْهِ

اس امید پر رکھا گیا تھا کہ اوس میں دودھ دوہا جائے تو میں نے اوس میں

حَتّٰى عَلَتْهُ رُغْوَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہاں تک دودھ دوہا کہ جھاگ اوپر چڑھ آئے پھر میں اوسے رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا فرمایا کیا تم اپنے حصے پی چکے ہو

اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ

میں نے عرض کیا اے رسول خدا آپ نوش کیجئے حضرت نے پیکر

ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ

مجھے دیا میں نے عرض کیا اے رسول خدا اور پیجئے

فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ

آپ نے پھر پیکر مجھے عنایت فرمایا جب میں نے معلوم کرلیا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَاَصَبْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم خوب سیر ہوگئے اور میں نے

قوله حافل ای کثیر اللبن [illegible] قوله حفل کلهن [illegible] رغوة ای زبد اللبن کذا فی مجمع البحار قوله فلما عرفت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی واصبت [illegible]

قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی سوآتک [illegible]

۲۱۷

دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى اُلْقِيْتُ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ

آپ کی دعا کی برکت حاصل ہوگئی تو خوشی کے مارے ہنس دیا یہانتک کہ ہنستے ہنستے زمین پر گر پڑا مقداد نے کہا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ

اے مقداد تیری بدخوئیوں میں سے ایک بدخوئی یہ بھی ہے۔ میں نے عرض کیا اے رسول خدا

مِنْ اَمْرِيْ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ

مجھے ایسا ایسا واقعہ پیش آیا اور میں نے ایسا کیا (یعنی حضور کا حصہ پی گیا اور دوبارہ دودھ دوہا)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوبارہ دودھ دوہونا نہ تھا مگر خدا کے

مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَفَلَا كُنْتَ اٰذَنْتَنِيْ

بزرگ و برتر کی رحمت تھی۔ بھلا تو نے مجھے پیشتر سے کیوں نہیں جتایا

فَنُوْقِظُ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ

کہ ہم اپنے ان دونوں ساتھیوں کو بھی جگا لیتے اور وہ بھی اس رحمت کا دودھ نصیب ہوتا میں نے عرض کیا

وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِيْ اِذَا اَصَبْتُهَا

مجھے اس مقدس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جب آپ نے

وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ رَوَاهُ

اور آپ کے ساتھ میں نے اس رحمت کو پالیا تو مجھے اس بات کی ذرا پروا نہیں کہ وہ لوگوں میں سے کسی اور کو بھی نصیب

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ فِيْ بَابِ

اسے مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الاشربہ باب

اِکْرَامِ الضَّیْفِ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَ

اکرام الضیف میں روایت کیا ہے۔ انس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ

اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

مدینہ والوں کو رسول خدا صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ

علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قحط پہونچا ایکدفعہ حضرت جمعہ کے روز

الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا اے رسول خدا

هَلَكَتِ الْكُرَاعُ وَهَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ

گھوڑے ہلاک ہوگئے بکریاں مرگئیں آپ خدا سے دعا کیجیے

يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ

کہ ہمیں سیراب کرے حضرت نے دست مبارک اوٹھاکر دعا کی انس کہتے ہیں اور آسمان

لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَأَتْ سَحَابًا

شیشہ کی طرح بالکل صاف تھا یعنی بدلی کا نشان تک نہ تھا۔ ایکاایکی ایسی ہوا چلی کہ بادل نظر آئے

ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا

ابر جمع ہوگیا اور آسمان نے اپنے دہانے چھوڑ دیئے ہم وہاں سے نکلکر

نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ

پانی روندتے ہوئے چلے یہانتک کہ اپنے گھروں میں آئے اور

نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ

آئندہ دوسرے جمعہ تک لگاتار پانی پڑتا رہا زاں بعد وہی

الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

یا کوئی دوسرا شخص حضرت کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا اے رسول خدا

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ

تمام گھر ڈوبے گئے خدا سے دعا کیجئے کہ مینہ تھما دے حضرت نے مسکرا کر

ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ

فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہ برسا انس کہتے ہیں میں نے جو ابر کو دیکھا

تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهَا الْإِكْلِيلُ رَوَاهُ

تو وہ پھٹ کر مدینہ کے ارد گرد چلا گیا اور مدینہ تاج سا نظر آنے لگا ہے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب

عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ

علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے ابو سلمہ سے روایت ہے کہ

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ

يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ

ہدیہ تو قبول کر کے اوس میں سے تناول فرمایا کرتے اور صدقہ قبول نہ فرماتے تھے ایک دفعہ

لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً فَتَنَاوَلَ

خیبر کی یہود میں سے ایک عورت نے آپ کے لئے بھنی ہوئی بکری ہدیۃً بھیجی آپ نے

مِنْهَا وَتَنَاوَلَ مِنْهَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ

اور آپ کے ساتھ بشر بن براء نے اوس میں سے تناول کیا پھر نبی

صلى الله عليه وسلم يده ثم قال إن

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے دست مبارک اوٹھا کر فرمایا

هذه تخبرني أنها مسمومة فمات بشر بن

یہ بکری مجھے خبر دے رہی ہے کہ اسمیں زہر قاتل ملا ہوا ہے اتنے میں بشر بن

البراء فأرسل إليها النبي صلى الله عليه وسلم

براء فوت ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو پیام بھیجا

ما حملك على ما صنعت فقالت إن كنت

کہ تجھے اس کام پر کس نے ابھارا اکسایا۔ اوسنے کہا اس سے میری یہ غرض تھی کہ اگر

نبيا لم يضرك شيء وإن كنت ملكا أرحت

آپ نبی ہیں تو آپکو اس سے کچھ نقصان نہ پہونچیگا اور اگر بادشاہ ہیں تو میں

الناس منك فقال في مرضه ما زلت

لوگوں کو تم سے راحت دوں پس حضرت نے مرض وفات میں فرمایا کہ

من الأكلة التي أكلت بخيبر فهذا أوان

میں اس لقمہ کی ہمیشہ تکلیف پاتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا تو یہ وقت

انقطاع أبهري رواه الدارمي في أوائل

میرے دل کی رگ کٹ جانے کا وقت ہے اس حدیث کو دارمی نے

سننه في باب ما أكرم الله النبي صلى الله

سنن دارمی کی شروع میں اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اس بات کا مذکور ہے کہ خدا نے نبی صلی اللہ

عليه وسلم من كلام الموتى وعن جابر

علیہ وسلم کی بزرگی مردوں کے بول اوٹھنے سے ظاہر کی جابر

اِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کَانَ یَقُوْمُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلٰی شَجَرَۃٍ اَوْ نَخْلَۃٍ

جمعہ کے دن کھجور یا کسی درخت کے تنہ پر سہارا دیکر کھڑے ہوا کرتے تھے

فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ

انصاریں کی ایک عورت یا مرد نے عرض کیا یا رسول

اللّٰہِ اَلَا نَجْعَلُ لَکَ مِنْبَرًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا

خدا کیا ہم آپ کے لیئے ایک ممبر طیار کردیں حضرت نے فرمایا تمہاری خوشی چنانچہ انہوں نے

لَہٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ دُفِعَ اِلَی

آپ کے لئے ایک ممبر بنا کھڑا کیا۔ جمعہ کا دن ہوا تو آپ ممبر کیطرف تشریف لیگئے

الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ صِیَاحَ الصَّبِیِّ ثُمَّ

اسپر کھجور کے تنہ نے فریاد کی جیسے کوئی چھوٹا بچہ فریاد کرتا ہے۔ اسکے رونے کی آواز سنکر

نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے اوتر آئے اور اسے چٹا لیا

اِلَیْہِ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ قَالَ کَانَتْ

تو تنہ ویساہی رونا اور سبکیاں لینی شروع کیں جیسا بچہ چپکا کرتے وقت سبکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا

تَبْکِیْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ عِنْدَہَا

وہ کھجور کا تنہ اوس ذکر کے گم ہونے پر روتا تھا جو اپنے پاس سنا کرتا تھا

وَعَنْہُ قَالَ کَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰی جُذُوْعٍ

نیز جابر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر ٹکی ہوئی تھی

مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ إِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ

جب خطبہ پڑھتے تو ان تنوں میں سے جو ستونوں کی جگہ تھے ایک تنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے جب آپ کیلئے

الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ

ممبر بنایا گیا اور آپ اوسپر جلوہ فرما ہوئے تو ہم نے اس تنہ سے

صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى

ایک ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گیابھن اونٹنی کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَاهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

اللہ علیہ وسلم نے آکر اسپر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ چپکا ہو گیا

رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ

ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء

فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ صَالِحِ ابْنِ

باب علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے صالح بن

حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ

حیان ابن بریدہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے اور بہت دیر تک

الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ

کھڑے رہتے یہ طول طویل قیام آپ پر نہایت شاق گذرتا۔ لوگ کھجور کا ایک تنہ لائے

فحفر له و أقيم إلى جنبه قائما النبي صلى

پھر اوس کے لئے زمین کھودی گئی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

الله عليه وسلم فكان النبي صلى الله عليه وسلم

اوسے آپ کے پہلو میں کھڑا کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

إذا خطب فطال القيام عليه استند إليه

جب خطبہ پڑھتے اور بہت دیر تک کھڑے رہتے تو پشت مبارک اوس سے لگا لیتے

فاتكأ عليه فبصر به رجل كان ورد المدينة

اور اوس پر سہارا دیکر کھڑے رہتے۔ پس ایک شخص نے جو مدینہ میں آیا تھا آسے دیکھا

فرآه قائما إلى جنب ذلك الجذع فقال لمن

آنحضرت کو اوس تنہ کے پہلو میں کھڑا دیکھ کر اپنے

يليه من الناس لو أعلم أن محمدا يحمدني في

پاس والے آدمی سے کہا کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہو جاتی کہ محمدؐ اس چیز میں میری تعریف کرینگے

شيء يرفق به لصنعت له مجلسا يقوم عليه

جو آپ کے لئے سودمند واقع ہوگی تو میں آپکے لئے ایک ایسی نشستگاہ بناتا جسپر آپ قیام فرماتے

فإن شاء جلس ما شاء وإن شاء قام فبلغ ذلك

پھر اگر چاہتے بیٹھ جاتے جبتک بیٹھنا منظور ہوتا اور اگر چاہتے کھڑے ہو جاتے یہ خبر

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائتوني به

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا اوسے میرے پاس لے آؤ

فأتوا به فأمر أن يصنع له هذه المراقي

لوگ آپ کے پاس لائے تو فرمایا ہمارے لئے

الثلث او الاربع هي الآن في منبر المدينة

تین یا چار زینے کا ایک ممبر تھا وہ جو اسوقت مدینہ کے ممبر میں ہے

فوجد النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك

(الغرض اس قسم کا ممبر بنایا گیا) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسمیں آسائش پائی

راحة فلما فارق النبي صلى الله عليه وسلم

لیکن جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے تنہ سے مفارقت کرکے

الجذع وعمد الى هذه التي صنعت له جزع

اوس ممبر کیطرف عزم کیا جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا تو تنہ نے

الجذع فحن كما تحن الناقة حين فارقه النبي

جزع فزع شروع کی اور ایسا نالہ کیا جیساکہ اونٹنی کرتی ہے جسوقت کہ نبی

صلى الله عليه وسلم فزعم ابن بريدة عن

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے مفارقت کی ابن بریدہ نے

ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع

اپنے باپ سے یہ بات یقینی طور پر معلوم کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہی

حنين الجذع رجع اليه فوضع يده عليه وقال

تنہ کے نالہ کرنے کی آواز سنی فوراً آپ اوسکی طرف پلٹ آئے اور اسپر اپنا دست مبارک رکھکر فرمایا

اختر ان اغرسك في المكان الذي كنت

چاہے تو اس بات کو پسند کرلے کہ میں تجھے اوسی جگہہ لگادوں جہاں تو تھا

فيه فتكون كما كنت وان شئت ان اغرسك

پھر تو ویسا ہی ہوجائے جیساکہ پیشتر تھا اور چاہے تو تجھے جنت میں لگادوں

فِى الْجَنَّةِ فَتَشْرَبُ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنُ

پہر تو جنت کی نہرون اور چشمون سے سیراب ہو اور تیرا اگنا بہت اچہا ہو

نَبْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَاْكُلُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرِكَ وَنَخْلِكَ

تو پہلے پہولے اور خدا کے دوست تیری پہل اور نخل سے سیر ہو کر کہائین

فَعَلْتُ فَزَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو مین ایسا کرون - راوی کا اعتقاد ہے کہ اوس کہجور کے تنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بتی

وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسَاَلَ النَّبِيُّ

حالانکہ آپ اوس سے کہتے جاتے تہے ہان ہان مین نے ایسا کیا دو بار - جب نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَارَ اَنْ اُغْرَسَهٗ

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نے پوچہا تو فرمایا اوس نے اسبات کو پسند کیا کہ مین اوسے ۲۲۵

فِى الْجَنَّةِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جنت مین لگاؤن - ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ قَبْلَ اَنْ

علیہ وسلم کہجور کے تنہ کے پہلو مین خطبہ پڑہا کرتے تہے اس سے پیشتر

يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ اِلَيْهِ حَنَّ

کہ آپ ممبر کو پسند کرین لیکن جب آپنے ممبر پسند کیا اور اوسکی طرف تشریف لیگئے تو

الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهٗ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ اَحْتَضِنْهُ

کہجور کے تنہ نے ایک نہایت دردآمیز نالہ کیا - آپنے اوسے گلے سے لگایا تو وہ چپکا ہو گیا اور فرمایا کہ اگر مین اوسے گلے سے نہ لگاتا

لَحَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِىْ رِوَايَةِ الطُّفَيْلِ بْنِ

تو قیامت تک نالہ کرتا رہتا طفیل بن

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابی بن کعب جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین او سکہین یون ہے کہ جب رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پہ جلوہ افروز ہونا چاہا تو کہجور کے تنہ کے پاس سے ہوکر گزرنے جب

جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ

اوس سے آگے بڑہے تو وہ بیل کیطرح یہانتک ڈکرایا کہ پہٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پس

إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف لوٹ آئے اور اسے اپنے دست مبارک سے چہوا

بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ

یہانتک کہ وہ خد کرشہ ہوگیا از ان بعد آپنے ممبر کیطرف رخ کیا - راوی کا بیان ہے کہ حضرت کا قاعدہ تہا

إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذَلِكَ

کہ جب نماز پڑہتے تو اوسکی طرف منہ کرکے پڑہتے - جب مسجد ڈہادی گئی تو اس

الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى بَلِيَ

ریشے تنہ کو ابی بن کعب نے لیلیا اور وہ ہمیشہ اونکے پاس رہا یہانتک کہ کہنہ ہوگیا

فَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا وَعَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ

اور گہن اوسے کہا گیا اور چورا چورا ہوگیا ابو الوداک

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو سعید سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ

علیہ وسلم کہجور کے تنہ کے پہلو مین کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا کرتے تہے ایک رومی مرد آپکے پاس آیا

ذُوهُمَّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ فَصَنَعَ

اور عرض کیا میں آپکے لئے ایک ایسا ممبر بنا دوں جسپر آپ خطبہ پڑھا کریں چنانچہ اوسنے

لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ

حضرت کیواسطے ممبر بنایا۔ یہی ممبر جسے تم دیکھتے ہو۔ ابو سعید کا بیان ہے کہ جب نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ

صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کیلئے اوس ممبر پہ کھڑے ہوے تو کھجور کے تنہ نے گویا اپنی لہ کیا

النَّاقَةِ إِلٰى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جیسے اونٹنی اپنے بچہ کیطرف کیا کرتی ہے اوسکا یہ نالہ سنکر رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ

علیہ وسلم کھجور کے تنہ کیطرف اوتر کر آئے اور اوسے اپنے گلے سے لگالیا وہ خاموش ہوگیا۔ پھر آپنے اوسکیلئے گڑھا کھود

وَيُدْفَنَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ

اور اوسکے دفن کیے جانے کا حکم کیا اسحٰق بن ابی طلحہ جو انس

ابْنِ مَالِكٍ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن مالک سے روایت کرتے ہیں اوسمیں یوں ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَلٰى ذٰلِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتّٰى ارْتَجَّ

اوس ممبر پہ بیٹھے تو کھجور کے تنہ نے بیل جیسی آواز نکالی یہانتک کہ

الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد نبوی گونج اوٹھی اوس رنج و غم کیوجہ سے جو اوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر ہوا

فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے اوترکر اوسکے پاس آئے

المنبر فالتزمه وهو يخور فلما التزمه رسول الله

اور اوسے گلے سے لگا لیا حالانکہ وہ بیل جیسی آواز نکال رہا تھا - جب رسول خدا

صلى الله عليه وسلم سكنت ثم قال اما والذي نفس

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے گلے سے لگایا تو چپکا ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے

محمد بيده لو لم التزمه لما زال هكذا الى يوم القيمة

دست قدرت مین محمد کی جان ہے اگر مین اسے گلے سے نہ لگاتا تو قیامت تک یونہی ڈکراتا رہتا

حزنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به

اس رنج واندوہ کی وجہ سے جو اوسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مفارقت پر ہوا ازان بعد

رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفن روى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے دفن کیے جانے کا حکم فرمایا

الدارمي الاحاديث الاربعة في اوائل سننه في باب

ان چارون حدیثون کو دارمی نے شروع سنن دارمی - باب

ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر وقال

ما اکرم النبی صلے اللہ علیہ وسلم بحنین المنبر مین روایت کیا ہے اور

الله تعالى في سورة القمر اقتربت الساعة وانشق

اللہ تعالے نے سورہ قمر مین فرمایا کہ قیامت پاس آگئی اور

القمر وان يروا اية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر

چاند شق ہوگیا - اور اگر یہ لوگ کوئی سا ہی معجزہ دیکھین تاہم روگردانی کرکے کہین یہ ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا

وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ٥

اور ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ زمانہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اوپر تھا

وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے نیچے آرہا - اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اشْهَدُوا وَعَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ

لوگو! گواہ رہو - ابو معمر - عبداللہ سے روایت کرتے ہیں - عبداللہ نے کہا

الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ

کہ چاند شق ہوا اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے تو وہ

فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ

دو ٹکڑے ہوگیا - حضرت نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہو قتادہ

أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمْ

انس سے روایت کرتے ہیں انس نے کہا کہ مکہ والوں نے سوال کیا کہ حضرت انہیں کوئی معجزہ دکھائیں آپ نے انہیں

انْشِقَاقَ الْقَمَرِ رَوَى الْبُخَارِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ

چاند کا شق ہو جانا دکھایا ان تینوں حدیثوں کو بخاری نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ

صحیح بخاری کی کتاب التفسیر سورہ

اقتربت الساعة ورواها مسلم مع تغير يسير في

اقتربت الساعة کی تفسیر مین اور مسلم نے تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھ

بعض الالفاظ في صحيحه في كتاب التوبة في باب

مسلم کی صحیح کتاب التوبہ باب

انشقاق القمر وفي رواية قتادة عن انس عند مسلم

انشقاق القمر مین روایت کیا ہے اور مسلم کے نزدیک جو قتادہ کی روایت انس سے ہے

فاراهم انشقاق القمر مرتين

اوسمین یون ہے کہ حضرت نے اونہین دو دفعہ شق القمر کا معجزہ دکہایا

الباب الرابع عشر في المعراج قال الله تعالى

چودہوان باب معراج کے بیان مین - خدا تعالی نے

في اول سورة بني اسرائيل سبحن الذي اسرى

سورہ بنی اسرائیل کے شروع مین فرمایا کہ خدا عجز کے عیب سے پاک ہے جو

بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى

اپنے بندہ کو راتون رات مسجد حرام سے بیت المقدس کی مسجد تک لیگیا

الذي بركنا حوله لنريه من ايتنا انه هو السميع

جسکے گرد اگرد ہمنے برکتین دی رکہی ہین تاکہ ہم اوسے اپنی قدرت کے چند نمونے دکہائین بیشک وہ سننے والا

البصير وقال الله تعالى في الركوع السادس

دیکہنے والا ہے اور الله تعالی نے سورہ مذکورہ کے چھٹے رکوع مین فرمایا

من السورة المذكورة واذ قلنا لك ان ربك

اور اے پیغمبر اوس وقت کو یاد کرو جب ہمنے تم سے فرمایا کہ تمہارے رب نے

احاط بالناس وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا

لوگون کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور خواب جو ہمنے تمہین دکھایا لوگون

فتنة للناس والشجرة الملعونة في القرآن ونخوفهم

لوگونکی جانچ کا ذریعہ ٹھہرایا اور اسیطرح تھوہر کے درخت کو جسپر قرآن مین لعنت کیگئی ہے اور ہم انہیں

فما يزيدهم الا طغيانا كبيرا ۝ وعن ابن عباس

لیکن ہمارا ڈرانا اونکی سرکشی کو اور بڑھاتا ہے ۔ حضرت ابن عباس سے

في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا

خدا تعالی کے کلام پاک وما جعلنا میں الرؤیا التی ارینک الا

فتنة للناس قال هي رؤيا عين اريها رسول

فتنة للناس کی تفسیر مین روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ ہسسے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به الى بيت

الله صلے الله علیہ وسلم کو اوس رات مین دکھایا گیا جسمین خدا آپکو بیت المقدس تک لیگیا

المقدس قال والشجرة الملعونة في القرآن قال

ابن عباس نے کہا اور وہ درخت جسپر قرآن مین لعنت کی گئی ہے

هي شجرة الزقوم رواه البخاري في صحيحه في

تھوہر کا درخت ہے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب الانبياء في باب المعراج ورواه الترمذي

کتاب الانبیا باب معراج مین اور ترمذی نے

فی جامعه فی تفسیر سورة بنی اسرائیل وقال

جامع ترمذی کے باب تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں روایت کرکے کہا ہے

هذا حدیث حسن صحیح وعن انس ان النبی

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ سے روایت ہے کہ نبی

صلی الله علیه وسلم اتی بالبراق لیلة اسری به

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شب معراج میں براق لایا گیا

ملجما مسرجا فاستصعب علیه فقال له جبرئیل

منہ پر لگام چڑھی ہوئی پشت پر زین کسا ہوا براق نے حضرت سے سرکشی کی تو جبرئیل نے اس سے کہا

أبمحمد تفعل هذا فما رکبک احد اکرم علی الله

کیا تو محمدؐ سے سرکشی کرتا ہے تجھپر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو خدا کے نزدیک حضرت سے زیادہ بزرگ ہو

منه قال فارفض عرقا رواه الترمذی فی جامعه

راوی کا بیان ہے کہ براق نے یہ سنکر پسینہ ڈالدیا۔ اسے ترمذی نے جامع ترمذی کے

فی تفسیر السورة المذکورة وقال هذا حدیث

سورہ مذکورہ کی تفسیر میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث

حسن غریب ولا نعرفه الا من حدیث عبد الرزاق

حسن غریب ہے اور ہم اسے بجز حدیث عبد الرزاق کے اور کسیطرح نہیں پہچانتے

وعن قتادة عن انس بن مالک عن مالک بن

قتادہ انس بن مالک اور وہ مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں

صعصعة ان نبی الله صلی الله علیه وسلم حدثهم

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے احوال سے صحابہ کو اطلاع دی

عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ

کہ جس حالت میں میں حطیم اور کبھی آپ نے یوں فرمایا کہ میں

فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ

حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ دفعۃً ایک آنے والے (جبرئیل) نے آکر سینہ چاک کیا قتادہ کہتے ہیں میں نے انس

يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ

کہتے سنا کہ اوسنے یہاں سے یہاں تک چیر ڈالا پھر میں نے جارود سے کہا

وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى

جو میری پہلو ہی میں بیٹھے تھے کہ انس کی اس سے کیا مراد ہے کہا گلے کے نیچے سے

شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

زیر ناف تک۔ اور میں نے انس کو کہتے سنا کہ سینہ کے اوپر سے زیر ناف تک پھر آپنے

قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا

میرا دل نکالا (ان بعد ایک سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا میرے سامنے لایا گیا

۲۳۳

فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ

پھر میرا دل دھویا گیا اور اوسمین ایمان بھر کر جہاں کا تہاں رکھدیا گیا پھر میرے سامنے ایک سفید جانور لایا گیا

دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ

جو خچر سے نیچا گدہے سے اونچا تہا — جارود نے انس سے کہا

هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خُطْوَهُ

اے ابو حمزہ کیا وہ مرکب براق تہا - انس نے کہا ہاں وہ براق

عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرَئِيلُ

اپنے مد نظر پر قدم ڈالتا تہا سو اوس پر مین سوار کیا گیا اور مجھے جبرئیل لیچلے

حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا

یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا چوکیدار نے کہا یہ کون ہے

قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ

کہا مین ہون جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتہ کون ہیں جبرئیل نے کہا محمد کہا گیا

وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ

اور کیا وہ بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان - کہا گیا خوب ہی آئے اور بہت ہی اچہا

الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ

آنا آئے - چنانچہ دروازہ کہولا گیا جب مین اندر ہوا تو اچانک دیکہتا کیا ہون کہ وہان آدم ہین جبرئیل نے کہا

هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ

یہ تمہارے باپ آدم ہین انہین سلام کیجئے مین نے سلام کیا اور اونہون نے سلام کا جواب دیا

ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

پھر ان بعد کہا — نیک بخت فرزند اور صالح نبی کو مرحبا

٢٣٥

ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ

پھر جبرئیل اوپر چڑھے یہانتک کہ دوسرے آسمان کے پاس آکر اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا چوکیدار بولا

هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ

یہ کون ہے جبرئیل نے جواب دیا مین ہون جبرئیل کہا گیا اور تمہاری ساتھ کون ہین کہا محمد کہا گیا

وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ

اور کیا اونہین بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا گیا - اوسے مرحبا خوب آنا

جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ

آیا چنانچہ دروازہ کہولا گیا جب دوسرے آسمان پر پہنچا تو اچانک یحیی اور عیسی کو دیکہا جو خالہ زاد بہائی تہے

قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ

جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسے ہین انہین سلام کیجئے مین نے سلام کیا اور اونہون نے جواب سلام دیکر

قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ

کہا نیک بخت بہائی اور صالح نبی کو مرحبا - ازان بعد جبرئیل

بِيْ إِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ

مجہے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑہے اور دروازہ کہلوانا چاہا چوکیدار بولا یہ کون ہے، جبرئیل نے کہا

جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ

مین ہون جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتہ کون ہین - کہا محمد - کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہین

إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا

کہا ہان کہا گیا مرحبا اچہا آنا آئے چنانچہ دروازہ کہولا گیا جب

خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

مین وہان پہنچا تو دیکہتا ہون کہ یوسف کہڑے ہین جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہین انہین سلام کیجئے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

مین نے سلام کیا اور اونہون نے سلام کا جواب دیکر کہا نیک بخت بہائی اور صالح نبی کو مرحبا

الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ

اسکے بعد جبرئیل مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا

قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

چوکیدار بولا یہ کون ہے - جبرئیل نے کہا - مین ہون جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہین کہا محمد

قِيْلَ اَوَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ

کہا گیا کیا اونہین بلایا گیا ہے - کہا ہان - کہا گیا مرحبا خوب آنا

جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلٰى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ

آئے چنانچہ دروازہ کہولا گیا جب مین ادریس کے پاس پہنچا تو جبرئیل بولے یہ ادریس ہین

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ

انہین سلام کیجئے مین نے سلام کیا اور اونہون نے سلام کا جواب دیکر کہا نیکبخت بہائی

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ

اور صالح نبی کو مرحبا پہر جبرئیل مجھے لے چڑھے یہانتک کہ پانچوین

الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ

آسمان کے پاس پہنچکر دروازہ کہلوانا چاہا چوکیدار بولا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا گیا اور

مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ

تمہارے ساتھ کون ہین - کہا محمد - کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے مین کہا ہان کہا گیا

مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ

مرحبا خوب آنا آئے - جب وہان پہنچا تو ہارون کو دیکھا

قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے - میں نے سلام کیا - انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى

نیکبخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا - اس کے بعد جبرئیل مجھے لے چڑھے یہاں تک کہ

أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ

چھٹے آسمان کے پاس آکر دروازہ کھلوانا چاہا - چوکیدار بولا یہ کون ہے - کہا میں جبرئیل ہوں

قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں - کہا محمد - کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں کہا ہاں

قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى

بولا مرحبا اچھا آنا آئے جب میں وہاں پہنچا تو موسی کو دیکھتا ہوں

قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

جبرئیل نے کہا یہ موسی ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى

نیکبخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا - جب میں وہاں سے ہٹا تو موسی رو پڑے

قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي

کسی نے کہا موسی! تمہارے رونے کا سبب؟ کہا میں اسلئے روتا ہوں کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي

جسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائینگے

ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ

پھر جبرئیل مجھے ساتویں آسمان کی طرف لے چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا

قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد

پھر کیدار بولا یہ کون ہے - جبرئیل بولے میں ہوں جبرئیل - کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں کہا محمد

قيل وقد بعث اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجئ

کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں - کہا ہاں - بولا مرحبا خوب آنا

جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك

آئے جب میں وہاں پہنچا تو دیکھتا ہوں ابراہیم کھڑے ہیں - جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باپ ہیں

فسلم عليه قال فسلمت عليه فرد السلام قال مرحبا

انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو اوہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى

نیکبخت فرزند اور صالح نبی کو مرحبا پھر میں سدرة المنتہی کیطرف پہنچایا گیا-

فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان

اسکے بیر ایسے تھے جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے جیسے ہاتھیوں کے

الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران

کان جبرئیل نے کہا یہی سدرة المنتہی ہے اور وہاں چار نہریں پڑی بہتی تھیں دو نہریں

باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبرئيل

چھپی دو کھلی میں نے کہا اسے جبرئیل یہ کیا ہیں

قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران

جبرئیل نے کہا کہ چھپی ہوئی دو نہریں بہشت کی نہریں ہیں اور کھلی نہریں

فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم

نیل اور فرات ہیں پھر مجھے بیت المعمور نمودار ہوا

٢٣٨

أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ

پھر ان بعد میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ اور ایک برتن شہد کا بھرا ہوا لایا گیا

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ

میں نے دودھ کا برتن لیلیا تو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین کی صورت ہے جس پر آپ اور آپکی امت ہے

فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلوٰةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ

پھر مجھپر ہر دن میں پچاس وقت کی نمازیں فرض ہوئیں جب میں وہاں سے پلٹا

فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ

تو میرا گزر موسی پر ہوا۔ انہوں نے کہا تمہیں کس چیز کا حکم ہوا میں نے کہا مجھے ہر روز پچاس

صَلوٰةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ

نمازوں کا حکم ہوا ہے موسی بولے کہ تمہاری امت سے ہر روز

صَلوٰةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَ

پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی قسم خدا کی میں تم سے پیشتر لوگوں کو آزما چکا ہوں اور

عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ

بنی اسرائیل کا بڑی بڑی تدبیروں سے علاج کر چکا ہوں تم اپنے رب پاس پلٹ جاؤ

فَسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

اور اپنی امت کیلئے آسانی مانگو۔ چنانچہ میں واپس گیا تو خدا نے مجھسے دس وقت کی نمازیں معاف کر دیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

پھر میں موسی کی طرف پلٹا اور انہوں نے وہی کہا میں پھر خدا کیطرف پلٹ گیا اور خدا نے اور دس نمازیں معاف کر دیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

میں پھر موسی کے پاس پلٹ کر آیا اور انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر خدا کے پاس گیا اور مجھسے اور دس نمازیں معاف کر دیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ

میں پہر موسیٰ کی طرف پلٹ کر آیا اور انہوں نے وہی بات کہی۔ میں پہر خدا کے پاس گیا اور مجھے

صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ

ہر روز دس نمازوں کا حکم ہوا۔ جب پہر میں موسیٰ کی طرف پلٹا تو انہوں نے وہی کہا پہر میں پلٹ گیا تو

بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا

ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ جب میں پلٹ کر موسیٰ کے پاس آیا تو کہا

أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ

تہیں کیا حکم ہوا۔ میں نے کہا ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا کہا تمہاری امت سے

لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ

ہر روز پانچ نمازیں بہی نہ نبہہ سکیں گی کیونکہ میں نے لوگوں کو

قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ

تم سے پہلے آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کا بڑی بڑی تدبیروں سے علاج کر چکا ہوں تو تم

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى

اپنے رب کے پاس پہر جاؤ اور اپنی امت کیلئے آسانی مانگو۔ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے سوال کرتا گیا حتی کہ

اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

میں شرما گیا۔ لیکن میں راضی ہوتا اور تسلیم کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب میں وہاں سے آگے بڑھا

نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي رَوَاهُ

تو ایک منادی نے پکار دیا کہ میں نے اپنا فرض جاری کیا اور اپنے بندوں سے بوجہ ہلکا کر دیا ہے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب معراج میں

ورواه مسلم مع اختصار وتغاير في بعض الفاظ في
اور مسلم نے نہایت اختصار اور کچھ لفظی تغیر کے ساتھ
صحیحه في كتاب الايمان في باب الاسراء وعن ابي سلمة
صحیح مسلم کی کتاب الایمان باب الاسرا مین روایت کیا ہے - ابو سلمہ
ابن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسو
بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہین مین نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ اونہون نے رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبني قريش قمت
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے (معراج کے مقدمہ مین) جھٹلایا تو مین
في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم
حطیم مین کھڑا ہو گیا - خدا تعالی نے بیت المقدس مجھپر ظاہر کیا تو مین لگا اوسکے لئے تونکی خبر دینے
عن اياته وانا انظر اليه رواه البخاري في صحيحه في
اور مین اوسکی طرف دیکھتا جاتا تہا اسے بخاری نے صحیح بخاری کی
كتاب الانبياء في باب الاسراء ورواه مسلم في صحيحه
کتاب الانبیاء - باب اسرا مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی
في كتاب الايمان في باب الاسراء الباب الخامس
کتاب الایمان باب اسرا مین روایت کیا ہے پندرہوان باب
عشر في شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم وكونه صلى
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
الله عليه وسلم رحمة للعالمين قال الله تعالى في
اور آپ کے رحمۃ للعالمین (دنیا جہان کی لئے رحمت) ہونے کے بیان مین خدا تعالی نے

قوله فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه ... ١٢

٢٤١

عن ابن عباس رضي الله عنهما فجيء بالمسجد وانا انظر اليه حتى وضع عند دار عقيل فنعته وانا انظر اليه رواه البزار كذا في القسطلاني ١٢

الرُّكُوعُ التَّاسِعُ مِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنَ اللَّيْلِ

سورہ بنی اسرائیل کے نویں رکوع میں دیا ہے کہ محمد! آپ رات کے ایک حصہ میں

فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

نماز تہجد بھی پڑھا کیجئے یہ تمہاری نماز نفل ہے عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام

مَّحْمُودًا ۝ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

محمود میں پہنچائے - آدم بن علی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رض کو کہتے سنا

إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًى كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ

کہ لوگ قیامت کے روز گروہ گروہ ہو جائینگے - ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے لگ لیگی

نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ

لوگ (انتہائے غم و مصیبت سے) کہینگے کہ اے فلان تو سفارش کر اے شخص تو شفاعت کر حتے کہ

الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ

شفاعت کا سلسلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف منتہی ہوگا - سو یہ وہی روز ہے

يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

کہ خدا آپ کو مقام محمود میں اوٹھا کھڑا کریگا - اسی بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعَنْ

کتاب التفسیر میں سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر میں روایت کیا ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے

قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا وَسُئِلَ عَنْهَا

اس قول عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بیان میں فرمایا - اور آپ سے یہ مقام پوچھا گیا

قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي تَفْسِيرِ السُّورَةِ

فرمایا کہ وہ شفاعت ہے۔ اسے ترمذی نے جامع ترمذی کی سورہ مذکورہ

الْمَذْكُورَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي حَيَّانَ

کی تفسیر مین روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو حیان

التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تیمی سے روایت ہے اور وہ ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے اور وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین

قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ

کہ ایکدفعہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور اوس مین سے آپکے سامنے

الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ

دست کی ہڈی مع گوشت کے رکھی گئی اور یہ آپکو بہت مرغوب تھی آپنے اوسکا گوشت دانتون سے چھوڑا کر کھایا اور فرمایا

أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ

مین قیامت کے روز تمام آدمیون کا سردار ہونگا اور کیا تم جانتے ہو یہ کس لیئے ہے

يَجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اوس روز تمام اگلے پچھلے لوگ ایک ایسی وسیع زمین مین جمع کیے جائینگے

يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ

کہ پکارنے والا اونہین سنا دیگا اور بینائی اونہین محیط ہو جائیگی اور سورج قریب ہو جائیگا

فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ

اوسوقت آدمیون کو وہ سختی و غم پہونچیگا کہ جسکی طاقت نہ رکھین گے

وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ

اور برداشت نکر سکینگے۔ پھر لوگ باہم کہینگے کیا تم اوس سختی کو نہین دیکھتے جو تم پر ٹوٹی ہے

قوله

الا تنظرون من يشفع لكم الى ربكم فيقول

کیا تم کسی ایسے شخص کو نہین دیکھتے جو تمہارے پروردگار سے تمہاری سفارش کرے اسپر

بعض الناس لبعض عليكم بآدم فيأتون آدم

ایک دوسرے سے کہے گا - آدمؑ کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ آدمؑ کے پاس آکر

فيقولون له انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ

کہینگے کہ تم آدمیون کے باپ ہو تمہین خدا نے اپنے ید قدرت سے بنایا اور

فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك

تم مین اپنی روح پہونکی - فرشتون کو حکم کیا تو اونہون نے تمہین سجدہ کیا

اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى

تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو کیا تم اوس مصیبت کو نہین دیکھتے جسمین ہم مبتلا ہین کیا تم

۲

الى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي قد غضب

اوس سختی کو نہین ملاحظہ کرتے جو ہمین پہونچی ہے - آدمؑ کہینگے کہ میرا رب آج

اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

اسدرجہ غضبناک ہے کہ نہ تو ایسا اس سے پہلے ہی کبھی غضبناک ہوا تھا نہ کبھی

بعده مثله وانه قد نهاني عن الشجرة فعصيته

اسکے بعد ہی ہوگا - اوسنے مجھے ایک درخت کے کہانے سے منع کیا تہا تو مینے اوسمین اوسکی نافرمانی کی

نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى نوح

آج میرا ہی نفس اس خیال مین ہے کہ اوسکی سفارش کیجائے تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ نوحؑ کے پاس جاؤ

فيأتون نوحا فيقولون يا نوح انك انت اول الرسل

تو لوگ نوحؑ کے پاس آکر کہینگے نوحؑ تم اون تمام پیغمبرون مین اول ہو جو

إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا

زمینوں کی طرف بھیجے گئے خدا نے تمہارا نام شکر گزار بندہ رکھا

اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ

تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو کیا تم نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں نوح کہینگے

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ

میرا پروردگار آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک نہ تو کبھی اس سے پیشتر ہوا تہا

مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ

نہ اسکے بعد ہوگا اصل بات یہہ ہے

لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي

کہ مجھے ایک مقبول دعا یاد تہی میں نے اپنی قوم پر وہ دعا کی (تو اوسکے سبب سے لوگ غرق ہوگئے) اپنے نفس ہی کی حاجت

اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ

تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ ابراہیم کے پاس جاؤ - سب لوگ

إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ

ابراہیم کے پاس آکر کہینگے - ابراہیم! تم خدا کے نبی اور تمام زمینوں میں اوسکے دوست ہو

مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى

تم اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت کرو کیا تم اوس مصیبت کو نہیں دیکھتے

مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ

جسمیں ہم مبتلا ہیں - ابراہیم کہیں گے کہ میرا پروردگار آج اسقدر غضبناک ہے

غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

کہ نہ تو اس جیسا غضبناک اس سے پیشتر کبھی ہوا تہا نہ اسکے بعد ہی ہوگا

مثلہ وانی قد کنت کذبت ثلث کذبات

اور میں نے دنیا میں تین جھوٹ بولے ہیں (ممکن ہے کہ آج مجھ سے اونکا مطالبہ ہو)

فذکرهن ابو حیان فی الحدیث نفسی نفسی نفسی

چنانچہ ابو حیان نے ایک حدیث میں اونکی تفصیل کی ہے - آج میرا ہی نفس اس قابل ہے کہ اوسکی سفارش کیجاے

اذهبوا الی غیری اذهبوا الی موسی فیاتون موسی

تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ موسی کے پاس جاؤ - پھر سب لوگ موسی کے پاس آکر

فیقولون یا موسی انت رسول الله فضلک الله

کہیں گے موسی! تم رسول خدا ہو خدا نے تمہیں

برسالته وبکلامه علی الناس اشفع لنا الی ربک

اپنی رسالت کلام کے ساتھ لوگوں پر برتری دی ہے - تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو

اما تری الی ما نحن فیه فیقول ان ربی قد غضب

کیا تم اوس سختی کو نہیں دیکھتے جسمیں ہم گرفتار ہیں - موسی کہیں گے میرا پروردگار

الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

آج اسقدر غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو اس سے پیشتر ہی کبھی غضبناک ہوا تھا

بعده مثله وانی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها

نہ اسکے بعد ہی کبھی ہوگا میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کر ڈالا تھا جسکے قتل کا مجھے حکم نہیں ہوا تھا

نفسی نفسی نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی

آج میرا ہی نفس قابل سفارش ہے - تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ

عیسی فیاتون عیسی فیقولون یا عیسی انت

عیسی کے پاس جاؤ - لوگ عیسی کے پاس آکر کہیں گے عیسی! تم

۵ قوله وانی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها بضم الهمزة وسکون الواو ... القبطی المذکور فی آیة القصص ...

۲۴۷

رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ

رسول خدا اور اوسکا کلمہ ہو جسے خدا نے مریم کی طرف ڈالا اور اوسکی طرف کی روح ہو

وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا أَلَا تَرَى

تھنے لوگون سے بچپن کی حالت مین گہوارہ مین باتین کین آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجیے کیا

إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ

اوس شدت و سختی کو نہین دیکھتے جسمین ہم مبتلا ہین۔ عیسےٰ جواب دینگے کہ میرا پروردگار

الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَلَنْ يَغْضَبَ

آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو اس سے پیشتر ہی کبھی غضبناک ہوا تہا

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا

نہ اسکے بعد ہی کبھی ہوگا اور اونہون نے کوئی گناہ ذکر نہین کیا بلکہ یون کہا آج میرا ہی نفس قابل سفارش ہے تم

إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ

کسی اور کے پاس جاؤ جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہین گے محمد! آپ رسول

اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ

خدا اور خاتم النبیین ہین۔ خدا تعالےٰ نے آپکے سارے اگلے

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى

پچھلے گناہ بخشدیئے۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجیے کیا آپ نہین دیکھتے

إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ

کہ ہم کس بلا مین گرفتار ہین تو مین وہان سے چلکر عرش کے نیچے آؤن گا اور

سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ

اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ مین گر پڑونگا - پہر خدا تعالیٰ اپنے تعریفون اور خوبی

الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى اَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ

ثنا کا مجہپر وہ دروازہ کہولدیگا جسے مجہسے بیشتر کسی پر نہین کہولا تہا ازان بعد کہا جائیگا

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

محمد! سر اوٹہائیے مانگیے جو آپ مانگینگے دیئے جائینگے - آپ شفاعت کیجیے - قبول کیجائیگی

فَاَرْفَعُ رَاْسِي فَاَقُوْلُ اُمَّتِي يَا رَبِّ اُمَّتِي يَا رَبِّ

بس مین سر اوٹہا کر کہونگا خداوندا میری امت کو بخشدیجیے خداوندا میری امت کو بخشدیجیے خداوندا

اُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ

میری امت کو بخشدیجیے - کہا جائیگا محمد! آپ اپنی امت کے اون لوگون کو

لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ

جنپر حساب کتاب نہین ہے - بہشت کے دروازون سے داہنے جانب کے دروازہ مین لائیے

الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ

اور وہ اس دروازہ کے علاوہ دوسرے دروازون مین لوگون کے شریک ہونگے

الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ

اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا مجھے اوس مقدس ذات کی قسم جسکے دست قدرت مین میری جان ہے کہ

الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ

جنت کے دروازون کی دونون جانبون مین اسقدر مسافت ہوگی جیسے مکہ اور حمیر مین

اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

یا جیسے مکہ اور بصرے مین - اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

في كتاب التفسير في تفسير سورة بني اسرائيل

كتاب التفسير سورة بني اسرائيل كي تفسير مين

ورواه مسلم مع تغير يسير في بعض الالفاظ

اور مسلم نے بعض الفاظ مين تهوڑے سے تغير کے ساتهہ

في صحيحه في كتاب الايمان في باب اثبات

صحيح مسلم کی كتاب الايمان اثبات الشفاعت کے باب مين روايت کيا ہے

الشفاعة وفي حديثها عن انس عن النبي صلى

اور نيز حديث شفاعت مين انس رض نبي صلے

الله عليه وسلم فياتوني فانطلق حتى استاذن

الله عليه وسلم سے روايت کرتے ہين کہ جب لوگ ميرے پاس آئينگے تو مين خدا کے پاس جاؤنگا يہانتک

على ربي فيوذن فاذا رايت ربي وقعت ساجدا

کہ مين اپنے پروردگار سے پروانگی مانگونگا اور مجهے اجازت ديجائيگی جب مين اپنے رب کو ديکهونگا تو سجده مين گر پڑونگا

فيدعني ما شاء ثم يقال ارفع راسك وسل

پهر خدا جبتک چاہے گا مجهے سجده مين چهوڑ دےگا ازان بعد کہا جائيگا کہ اپنا سر اوٹهائيے اور مانگئے

تعطه وقل تسمع واشفع تشفع فارفع راسي

آپ کو مليگا فرمائيے سنا جائيگا شفاعت کيجئے آپکی شفاعت قبول ہوگی چنانچہ مين سر اوٹهاؤنگا

فاحمده بتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا

اور خدا کی وه تعريف کرونگا جو وه مجهے اوسوقت تعليم ديگا پهر مين شفاعت کرونگا تو خدا ميرے لئے ايک حد لگا ديگا

فادخلهم الجنة ثم اعود اليه فاذا رايت ربي مثله

پس مين اونہين بہشت مين جا داخل کرونگا اسکے بعد پهر مين خداوندی درگاه مين جاؤنگا اور اپنے رب کو پہلے جيسا ديکهونگا

ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ

پہر مین شفاعت کرونگا اور پہر خدا میرے لیے ایک حد لگا دیگا پس مین انہین جنت مین داخل کرونگا ان بعد

الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ

مین تیسری مرتبہ کے بعد چوتھے مرتبہ خداوندی درگاہ مین جاؤنگا اور کہونگا اب دوزخ مین کوئی نہین باقی رہا بجز اسکے کہ جسکو

الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قرآن نے روک رکہا ہے اور اسپر دوزخ مین ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا ہے اسے بخاری نے

فِي صَحِيْحِهٖ فِي اَوَّلِ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ وَقَالَ اِلَّا مَنْ

صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے شروع مین روایت کرکے کہا ہے کہ الا من

حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ يَعْنِي قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَالِدِيْنَ

حبسہ القرآن سے خدائے بزرگ و برتر کا یہ قول مراد ہے خالدین

فِيْهَا وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ فِي بَابِ اِثْبَاتِ

فیہا اور مسلم نے تہوڑے سے تغیر کے ساتھ اثبات شفاعت کے اوس باب مین روایت کیا ہے

الشَّفَاعَةِ الْمَذْكُوْرِ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ

جو اوپر مذکور ہوا۔ حماد سے روایت ہے اور وہ عمرو سے اور عمرو جابر سے روایت کرتے ہین

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ

النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ وَمَا

شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکلینگے گویا کہ وہ ثعاریر ہین حماد کہتے ہین مین نے عمرو سے کہا

الثَّعَارِيْرُ قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهٗ

ثعاریر کیا چیز ہے کہا بلیون کے مشابہ ایک سفید گہاس یا چہوٹی ککڑی اور عمرو کے دانت ٹوٹ گئے تہے

قوله صلعم الضغابیس قال شارح الشفاء معنی الضغابیس صغار القثاء جمع ضغبوس واغصان الثمام والنبوت الذی یخرج فی اصول الثمام یشبه الهلیون استعمل وقال القسطلانی هی صغار القثاء واحدها ضغبوس وقیل هو نبت ینبت فی اصول الثمام یشبه الهلیون یسلق

بیهقی والاسنیت ...
نسخه ١٢

٢٥١

فقلت لعمرو بن دينار يا ابا محمد سمعت جابر بن

تو مین نے عمرو بن دینار سے کہا اسے ابو محمد کیا تمنے جابر بن

عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

عبد اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

يقول يخرج بالشفاعة من النار قال نعم رواه

فرماتے تھے لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکلینگے ابو محمد نے کہا ہان اسے

البخاري في صحيحه في كتاب الرقاق في باب

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الرقاق باب

صفة الجنة والنار ورواه مسلم من قوله قلت

صفة الجنة والنار مین اور مسلم نے حماد کے اس قول قلت

لعمرو بن دينار الى آخر الحديث مع تغير يسير

لعمرو بن دینار سے آخر حدیث تک بعض الفاظ مین تھوڑی تغیر کے ساتھ

في بعض الالفاظ في باب اثبات الشفاعة

اثبات شفاعت کے اوس باب مین روایت کیا ہے جو اوپر

المذكور وعن ابي سعيد قال قال رسول الله

مذکور ہوا ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم ولا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بنی آدم کا سردار ہون اور اسپر

فخر وانا اول من تنشق الارض عنه يوم القيمة

مجھے فخر و ناز نہین اور قیامت کے دن سب سے بیشتر میری ہی قبر شق ہوگی

قوله قال نعم اي سمعته يقول وبهذا يرد ابطال مذهب المعتزلة القائلين بنفي الشفاعة لعصاة المسلمين متمسكين بقوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين واجيب بانها في الكفار وقد تواترت الاحاديث في اثباتها ١٢ القسطلاني ١١

وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ

اور اسپر مجھے ذرا ناز نہیں سب سے پہلے میں ہی شفاعت کرونگا اور اول میری ہی شفاعت مقبول ہوگی اور اسپر مجھے ذرا ناز نہیں

وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ ابْنُ

قیامت کے روز میرے ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اسپر ذرا ناز نہیں اسے ابن

مَاجَةَ فِیْ سُنَنِهٖ فِیْ بَابِ ذِکْرِ الشَّفَاعَةِ مِنْ

ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں ابواب زہد کے باب ذکر شفاعت میں

اَبْوَابِ الزُّهْدِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

روایت کیا ہے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ

ای رسول خدا قیامت کے روز آپکی شفاعت کے ساتھ تمام لوگوں میں نیکبخت زیادہ کون ہے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ

حضرت نے فرمایا اے ابوہریرہ مجھے معلوم تھا

اَلَّا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَوَّلُ مِنْكَ

کہ اس حدیث کی بابت تم سے پہلے کوئی مجھسے سوال نہ کریگا

لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ

کیونکہ میں حدیث پر تمہاری حرص خوب دیکھتا ہوں سنو تمام لوگوں میں زیادہ نیک بخت

بشفاعتي يوم القيمة من قال لا اله الا الله خالصا

میری شفاعت کے ساتھ قیامت کے روز وہ شخص ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور کہا بھی

من قبل نفسه رواه البخاري في صحيحه في كتاب

خلوص دل سے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الرقاق في باب صفة الجنة وعن جابر بن عبد الله

الرقاق باب صفة الجنة میں روایت کیا ہے۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

اذان سننے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے کہ اے خدا اسے اس پوری پکار

والصلوة القائمة ات محمد الوسيلة والفضيلة

اور دائم نماز کے پروردگار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما

وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته حلت له

اور اونہیں مقام محمود میں اوٹھا کھڑا کر جسکا تونے اونہیں وعدہ دیا ہے" تو اوسے

شفاعتي يوم القيمة رواه البخاري في صحيحه في

قیامت کے روز میری شفاعت حاصل ہوگی اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب التفسير في تفسير سورة بني اسرائيل وقال

کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر میں روایت کیا ہے

الله تعالى في الركوع السابع من سورة الانبياء

اور خدا تعالی نے سورہ انبیاء کے ساتویں رکوع میں فرمایا

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

کہ اے محمد ہمنے تمہیں دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ابو صالح سے روایت ہے

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْهِمْ

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں ندا کرتے تھے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

کہ لوگو! میں رحمت اور بھیجا ہوا ہدیہ ہوں اس حدیث کو دارمی نے

فِي أَوَّلِ سُنَنِهِ هٰذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَاهُ فِي هٰذَا التَّأْلِيْفِ

سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے یہ اوس بیان کا خاتمہ ہے جسکا ہمنے اس تالیف میں ارادہ کیا

وَكَانَ الْفَرَاغُ مِنْهُ بِتَوْفِيْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَهْرِ اللهِ

اور اس تالیف سے فراغت خدائے بزرگ و برتر کی توفیق سے خدا کے مہینے

مُحَرَّمِ الْحَرَامِ مِنْ شُهُوْرِ السَّنَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْمِائَةِ

محرم الحرام میں ہوئی جو چوتھی صدی کے ساتویں سال کا مہینہ تھا سید العالمین کی ہجرت کے ہزار سال بعد

الرَّابِعَةِ بَعْدَ الْأَلْفِ مِنْ هِجْرَةِ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ

خدا تعالے آپ پر اور آپکے آل و اصحاب اور امت پر سب پر درود بھیجے

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأُمَّتِهٖ

اور نیز فرشتوں اور نبیوں اور پیغمبروں پر

أَجْمَعِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اپنے رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں

اٰمین	بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	
	سے زیادہ رحم کرنے والے	

ف قوله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعالمين قال الامام البغوي في معالم التنزيل قال ابن زيد يعني رحمة للمؤمنين خاصة فهو رحمة لهم وقال ابن عباس هو

عام في حق من آمن ومن لم يؤمن فمن آمن فهو رحمة له في الدنيا والآخرة ومن لم يؤمن فهو رحمة له في الدنيا بتأخير العذاب عنهم ورفع المسخ والخسف والاستئصال عنهم وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم انما انا رحمة مهداة

فهرس ما في تحفة الاتقياء في فضائل سيد الانبياء من الابواب

صفحه	ابواب
٥	الباب الاول في شفقة سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم على امته
٢٢	الباب الثاني في بيان محبة الله تعالى بالنبي صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم
٢٧	الباب الثالث في اكرام النبي صلى الله عليه وسلم بقتال الملائكة معه صلى الله عليه وسلم
٣١	الباب الرابع في الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والسلام عليه
٤٧	الباب الخامس في توقير النبي صلى الله عليه وسلم
٥٣	الباب السادس في حكم المحبة بالنبي صلى الله عليه وسلم
٧٥	الباب السابع في اتباع النبي صلى الله عليه وسلم
١١١	الباب الثامن في بيان ان النبي صلى الله عليه وسلم افضل الانبياء
[illegible]	والمرسلين عليهم صلوات رب العلمين
١٣٧	الباب التاسع في دعوة سيدنا ابراهيم عليه السلام لبعث النبي صلى الله عليه وسلم وفي اول شان النبي صلى الله عليه وسلم وميلاده
١٤٣	الباب العاشر في حلية النبي صلى الله عليه وسلم
١٥٧	الباب الحادي عشر في اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وشمائله
١٧٩	الباب الثاني عشر فيما كان عليه الناس في الجاهلية من الضلالة وفي بيان الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعثه وكونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين
١٩٣	الباب الثالث عشر في علامات النبوة والمعجزات
٢٣٠	الباب الرابع عشر في المعراج
٢٤١	الباب الخامس عشر في شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم وكونه صلى الله عليه وسلم رحمة للعلمين

یہ کتابیں جدید الطبع ہیں انکے علاوہ بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع مجتبائی دہلی سے مل سکتی ہیں

نام کتاب

صحیح مسلم شریف مع نووی مجتبائی

یہ کتاب پہلے مختلف مطابع میں ناموزون بڑی تقطیع پر چھپ چکی ہے اب اس مطبع میں تقطیع ۲۲×۲۹ بشکل تقطیع بخاری نسخہ مصطفائی کے اس اہتمام سے طبع ہوئی ہے متن بخط نسخ۔ زیر متن اسکی شرح نووی بخط نستعلیق حاشیہ پر نسخوں کا اختلاف بعض ضروری مواقع پر بعید حواشی بمختلف قلمی و مطبوعہ نسخوں سے مقابلہ و صحت کیگئی ہے خط اچھا۔ چھاپہ صاف کاغذ سفید و حنائی موٹا۔

تقریب التہذیب مع المغنی مجتبائی

فن اسماء الرجال میں تقریب نہایت مختصر مشہور مستند۔ اور مقبول کتاب ہے اس سے پہلے جہاں کہیں چھپی۔ نہایت ناموزون اور غلط چھپی لیکن مطبع نے اصل کتاب کا چند صحیح نسخوں سے بہت غور کے ساتھ مقابلہ کرایا پھر ہر شخص کے نام پر حروف اشارات کی تصحیح میں کوشش بلیغ کیگئی ہے کہ جسے علماء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اسکے آخر میں جداگانہ مغنی شامل کیگئی ہے جو کہ علامہ محمد طاہر کی ہے اس کتاب کی خوبی کے متعلق ہمارے دعوے کی دلیل

نام کتاب

صرف مشاہدہ کتاب ہے۔ تقطیع ۲۰×۱۷ بشکل شرح وقایہ مولوی عبد الحی رحمہ۔ کاغذ سفید و حنائی دونوں بہت اچھے ہیں۔

پنج گنج ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت مجتبائی

اردو۔ ہر دو حصہ۔

جسمیں ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ مسمی بہ انیس الارواح حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ مسمی بہ دلیل العارفین و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ مسمی بہ فوائد السالکین۔ و حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ مسمی بہ راحت القلوب۔ و حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ مسمی بہ راحۃ المحبین کے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بزبان اردو بامحاورہ مع مختصر حالات و نقشہ مزارات حضرات خواجگان مندرج ہیں اسکے دوسرے حصہ میں ترجمہ ملفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ مسمی بہ اسرار الاولیاء و ترجمہ ملفوظات حضرت سلطان جی رحمۃ کی فوائد الفواد کا ہے۔

مجموعہ رباعیات۔ سعدی

نام کتاب

حافظ۔ جامی۔ عمر خیام۔ سرمد بیدل کی ردیف وار منتخب رباعیاں۔ ان حضرات کی بعض رباعیاں گو خاص عام کی زبان پر ہیں لیکن اس بیش بہا گنجینہ کو بڑی محنت سے جمع کیا ہے۔ اور وہ رباعیاں لیگئی ہیں جو دینی۔ دنیوی اخلاقی فائدوں اور حقیقی۔ مجازی بیخودی کی کیفیتوں سے لبریز ہیں۔ یہ اُن پاک انفاس درویشوں کی رباعیاں ہیں جنکی زبان کا ایک ایک لفظ جذب القلوب اور ایک ایک حرف صوفیان اہل دل کے نزدیک جان سے زیادہ محبوب ہے کاغذ ولایتی۔

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی

مجتبائی۔ مؤلفہ مولانا محمد ابو الخیر صاحب دربیان فضائل تسبیح و تحمید و تکبیر مولانا نے اسمیں بڑے بڑے نکتہ حدیث و تفاسیر بیان کیے ہیں اور ہر حدیث کا ماخذ لکھدیا ہے اور جو کلمات تسبیح و تحمید لکھے ہیں انکا ہفت روزہ حزب بنایا ہے اور ہر روز کیلئے ایک ایک حزب معین کیا ہے اور جو جسکے متعلق لطائف اور نکات ہیں بحوالہ اسناد درج فرمائے ہیں۔ مولانا کی

تحفۃ الاتقیا فی فضائل سید الانبیا

(مؤلفہ جناب مولوی حافظ محمد عبد الواحد صاحب تلمیذ جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں اگرچہ بہت سی کتابیں متعدد زبانوں اور مختلف صورتوں میں اشاعت پا چکی ہیں لیکن یہ کتاب باوجود اختصار کے اپنی نوعیت خاص اور طرز بیان کے اعتبار سے سب میں ممتاز اور قابل انتخاب ہے۔ مؤلف نے بلحاظ اختلاف مباحث اس میں پندرہ باب قایم کیے ہیں اور ہر باب کے متعلق اول قرآنی آیات پھر متعدد حدیثیں بحوالۂ کتاب یا نقل کی ہیں اور نہایت استناد کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ تمام حدیثیں اُن مستند اور مشہور کتابوں سے منتخب کی ہیں جو جملہ علماء کے نزدیک عام طور پر مسلم الثبوت ہیں مثلاً صحیح بخاری صحیح مسلم سنن اربعہ وغیرہ پھر اسپر خوبی یہ کہ قرآنی آیات کے مطالب معتبر و مستند تفاسیر جیسے بیضاوی۔ جلالین۔ کبیر۔ معالم التنزیل۔ مدارک وغیرہ سے اخذ کرکے اور احادیث کی توضیح شروح حدیث کی مشہور کتابوں مثلاً قسطلانی شرح صحیح بخاری۔ نووی شرح صحیح مسلم وغیرہ کتب سلف مثل احیاء العلوم وغیرہ سے انتخاب کرکے حاشیہ کتاب پر درج کی ہے

فہرست ابواب حسب تفصیل ذیل ہے

باب اوّل رسول خدا کی شفقت اپنی امت پر **ب۲** اللہ تعالی کی محبت رسول خدا کے ساتھ **ب۳** رسول خدا کا اکرام جو فرشتوں کی امداد سے جنگ بدر میں ہوا **ب۴** رسول خدا پر درود بھیجنے کا ذکر **ب۵** رسول خدا کی تعظیم و تکریم **ب۶** رسول خدا کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم **ب۷** رسول خدا کی پیروی کرنے کا ذکر **ب۸** رسول خدا تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں **ب۹** پیغمبر آخر الزمان کی نسبت حضرت ابراہیم کی دعا اور آپ کی ولادت کا ذکر **ب۱۰** حلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ب۱۱** عادات و اخلاق محمدی کا حال **ب۱۲** زمانہ جاہلیت کی گمراہی اور رسول خدا پر وحی اُترنے اور آپکے خاتم الانبیاء ہونے کا ذکر **ب۱۳** نبوت کی علامتیں اور معجزے **ب۱۴** معراج کا بیان **ب۱۵** شفاعت اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا حال۔

مطبع نے سہولت اور رفاہ عام پیش نظر رکھکر متن کی عبارت کسی قدر جلی مع ترجمہ میں اسطور بزبان اُردو سلیس با محاورہ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ طبع کیا ہے کاپی رائٹ محفوظ ہے۔

محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۱۹ھ